اچھے اخلاق سے دشمن کو بھی دوست بنایا جاسکتا ہے۔

مجھے ماہِ رمضان سے پیار ہے

کام لینے کے طریقے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

مسجد، مدرسہ، اسکول، کالج، یونیورسٹی، دفتر، فیکٹری الغرض کسی بھی دینی یا دنیوی ادارے کے منتظمین، مالکان، سُپر وائزرز و دیگر اہم پوسٹوں والے اَفراد اگر اپنے ادارے کے معاملات کو بہتر سے بہترین کرنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ ان باتوں کو پیشِ نظر رکھیں۔

کام کی تقسیم کاری کے حوالے سے چند اہم باتیں: خوب چھان پھٹک کرنے کے بعد اہل کو ہی کام سپرد کیجئے، کیونکہ جو جس کام کی اہلیت (Ability) رکھتا ہے اسے ہی وہ کام سپرد کرنا آپ کو کئی آزمائشوں سے بچا سکتا ہے ✿ خوش اَخلاق ہی کو منصب دیجئے، جو بات بات پر فوراً غصّے میں آجاتا ہو، اسے عوامی معاملات (Public dealing) کی ذِمّہ داری نہیں دینی چاہئے ✿ اپنے ماتحتوں پر دباؤ ڈال کر (یعنی Under Pressure کرکے) کام نہ لیجئے، اعتماد کرتے ہوئے بااعتماد بنا کر کام لیجئے ✿ جسے کوئی منصب دیں تو اسے بااختیار بھی بنایئے، اس سے کام کرنے والے کی صلاحیتیں مزید نکھر کر سامنے آئیں گی ✿ طے شدہ وقت کے بعد تاخیر سے کام کرکے دینے والے ماتحت کی ہو سکے تو حکمتِ عملی کے ساتھ حوصلہ افزائی کیجئے، ورنہ کم از کم وقت پر نہ کرکے دینے کا طعنہ مت دیجئے ✿ ماتحت کو جتنی سہولیات فراہم کی ہیں اُن کے مطابق ہی کام دیجئے، اسے اسباب و طاقت سے زیادہ کام مت دیجئے، ورنہ مجبوری میں وہ کام لے تو لے گا مگر ذہنی اعتبار سے پریشانی کا شکار ہونے کے سبب ان میں سے کوئی ایک کام بھی ہوسکتا ہے ٹھیک سے نہ کرپائے، ایسی صورتِ حال میں وہ کام دینے والے سے بدظن رہنے کے ساتھ ساتھ کسی اور ذریعۂ معاش کا بھی سوچتا رہے گا، جیسے ہی اسے کوئی راستہ مِلا وہ آپ اور آپ کے کام کو "بائے بائے" کہہ دے گا ✿ بار بار ٹھوکر مارنے سے دُھول اُڑتی ہے، جس سے ماحول میں گھٹن پیدا ہوتی اور کام میں دُشواری ہوتی ہے۔ اسی طرح باربار زیادہ پوچھ گچھ کرنے سے کام کی رفتار اور ماتحت کی خود اعتمادی میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ لہٰذا پوچھ گچھ میں اِفراط و تفریط (کمی بیشی) سے بچئے۔

ماتحت جن باتوں سے بدظن و بدگمان ہوتے ہیں: یاد رکھئے! جب کوئی کام آپ کو خود بھی کرنا اور دوسروں سے بھی کروانا ہو (جسے ٹیم ورک کہتے ہیں) تو اس کام کی اہمیت (Importance) مزید بڑھ جاتی ہے، آپ کے ساتھ کام کرنے والے جن باتوں اور عادتوں سے بدظن و بدگمان ہوتے ہیں، ان میں سے چند باتیں ذِکْر کی جاتی ہیں تاکہ احتیاط کی عادت اپناکر نقصان سے بچیں اور فائدے کی طرف بڑھیں۔ بداَخلاقی، بدتمیزی، بلاوجہ سختی کرنا، بےرُخی اپنانا، جھاڑنا، شرمندہ کرنا، نیز آپ کا وقت پر نہ آنا، زیادہ انتظار کروانا، بات توجہ سے نہ سننا، مناسب (Proper) وقت نہ دینا (جس کے سبب وقت لے کر آنے والا بھی مطمئن نہ ہوتا ہو) سامنے والے کی گفتگو کو بلاوجہ و بلاضرورت دلائل و بحث کے ذریعے دبانے یا ٹالنے کی کوشش کرنا وغیرہ۔

بقیہ صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

بفیضانِ نظر سید الائمہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، مجددِ دین و ملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

شوّال المکرم ۱۴۴۱ھ | جلد: 4
جون 2020ء | شمارہ: 7

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی
فون: 2660 :Ext +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی (دار الافتاء اہلِ سنّت دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، 1 / 422، حدیث:3149)

مناجات

یاخدا میری مغفرت فرما
باغِ فِردوس مرحمت فرما

دینِ اسلام پر مجھے یارب
استقامت تُو مرحمت فرما

تُو گناہوں کو کر مُعاف اللہ
میری مقبول مَعذرت فرما

تُو شَرَف زیرِ گنبدِ خضرا
مجھ کو مَرنے کا مرحمت فرما

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ
مجھ کو تُو روزِ آخرت فرما

مُشکلوں میں مِرے خدا میری
ہر قدم پر مُعاونت فرما

ہو نہ عطّار حشر میں رُسوا
بے حساب اس کی مغفرت فرما

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص75

نعت

یہ اِکرام ہے مصطفےٰ پر خدا کا
کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفےٰ کا

یہ بیٹھا ہے سکّہ تمہاری عطا کا
کبھی ہاتھ اُٹھنے نہ پایا گدا کا

سہارا دیا جب مِرے ناخدا نے
ہوئی ناؤ سیدھی پھرا رُخ ہوا کا

ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے
ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا

خدا مدح خواں ہے خدا مدح خواں ہے
مِرے مُصطفےٰ کا مِرے مُصطفےٰ کا

کسی کے جگر میں تو سر پر کسی کے
عجب مرتبہ ہے ترے نقشِ پا کا

بھلا ہے حسنؔ کا جنابِ رضا سے
بھلا ہو الٰہی جنابِ رضا کا

از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
ذوقِ نعت، ص55

منقبت

جسے جلوہ نظر آیا امامِ اہلِ سنّت کا
دل و جاں سے ہوا شیدا امامِ اہلِ سنّت کا

عجم میں دُھوم ہے کس کی شہِ احمد رضا خاں کی
عرب واصف ہوا کس کا امامِ اہلِ سنّت کا

نہیں یارائے فُرقت دفن میں تعجیل ہو یارو
کہ ہے پیشِ نظر جلوہ امامِ اہلِ سنّت کا

بڑی مدّت میں مر مر کر ہوا دن آج یہ حاصل
سرِ بالیں ہوا پھیرا امامِ اہلِ سنّت کا

رضا اپنے غلاموں کو لیے جب پُل سے گزریں گے
تو ہوگا شور اِک برپا امامِ اہلِ سنّت کا

لِوَاءُ الْحَمْد کے نیچے جگہ ہم کو ملے یارب
کریں دل بھر کے نظّارہ امامِ اہلِ سنّت کا

ملے صبر و قناعت کا نہ کیوں حصہ تجھے رضوی
کہ تو ایوب ہے بندہ امامِ اہلِ سنّت کا

از مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
شمائمِ بخشش، ص8

الفاظ و معانی: **ناخدا:** ملّاح (Sailor)۔ **ناؤ:** کشتی (Ship)۔ **مدح خواں:** تعریف کرنے والا۔ **واصف:** تعریف کرنے والا۔ **یارائے فرقت:** جُدائی برداشت کرنے کی طاقت۔ **تعجیل:** جلدی۔ **سرِ بالیں:** سرہانے۔ **بندہ:** غلام (Slave)، خادم۔

گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ﴾ ترجمہ: بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ2، البقرۃ:222)

توبہ بہت عظیم عمل ہے اور اس کے بے شمار فضائل ہیں:

توبہ کرنے والے کو فلاح نصیب ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۳۱)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ18، النور:31)

توبہ کرنے والے کی بُرائیاں نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۷۰)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ19، الفرقان:70)

توبہ کرنے والے سے خدا بہت خوش ہوتا ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے اس کے ساتھ اس کی سُواری بھی ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو پھر وہ سر رکھ کر سو جائے، جب بیدار ہو تو اس کی سُواری جا چکی ہو تو وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ گرمی اور شدتِ پیاس یا جس وجہ سے اللہ چاہے پریشان ہو کر کہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سو رہا تھا پھر سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مر جاؤں پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اس کے پاس اس کی سُواری موجود ہو اور اس پر اس کا توشہ بھی موجود ہو تو اللہ مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، ج2، ص728، حدیث:2358 بحوالہ مسلم، ص1126، حدیث:6955)

چونکہ توبہ نہایت عظیم عبادت اور قربِ خداوندی کا اعلیٰ ذریعہ ہے اس لئے نفس و شیطان انسان سے اپنی دشمنی ثابت کرتے ہوئے اسے توبہ سے دور رکھتے ہیں اور بہت سے حیلے بہانوں اور وسوسوں سے اسے توبہ سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں لوگ توبہ میں تاخیر کرتے رہتے ہیں۔ آیئے! توبہ میں تاخیر کی کچھ وُجوہات جاننے اور ان کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

پہلی وجہ گناہوں کے انجام سے غافل رہنا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں مذکور گناہوں کی سزائیں پڑھے، ان پر بار بار غور کرے اور یہ تصور کرے کہ وہ خود ان سزاؤں سے گزر رہا ہے۔

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

دوسری وجہ دل پر گناہوں کی لذت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ بندہ سوچے کہ جب میں چند سالہ زندگی کے مختصر ایام میں ان لذتوں کو نہیں چھوڑ سکتا تو مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لذتوں (یعنی جنت کی نعمتوں) سے محرومی کیسے برداشت کروں گا؟

نیز جنت کی لذتوں اور نعمتوں کے متعلق پڑھے اور بار بار سوچے اور مقابلہ کرکے دیکھے کہ دنیا کی لذتیں عظیم ہیں یا آخرت کی؟

نیز اس بات پر غور کرے کہ دنیا کی لذتیں ایک انسان کے لئے عُموماً پچاس سے ساٹھ سال تک کی ہوتی ہیں جبکہ جنت کی لذتیں کروڑوں اربوں کھربوں سالوں سے بھی زیادہ عرصے یعنی ہمیشہ کے لئے ہیں تو مجھے ہمیشہ کی لذتیں چھوڑ کر پچاس ساٹھ سال کی لذتوں میں پڑنا چاہیے یا پچاس ساٹھ سال کی لذتوں کو چھوڑ کر کھربوں سال یعنی ہمیشہ کی لذتوں کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔ دوسرے انداز میں یوں سمجھ لیں کہ کسی کو کہا جائے کہ اگر تم ساٹھ ہزار روپے لوگے تو اگلے سال تمہیں کچھ نہیں ملے گا لیکن اگر اِس سال ساٹھ ہزار روپے چھوڑ دو تو اگلے سال ساٹھ کھرب روپے تمہیں دیئے جائیں گے۔ غور کریں کہ ہم کیا سودا کریں گے؟ یقیناً کھربوں روپے لینے کی کوشش کریں گے تو اپنے نفس سے کہیں کہ یہی حال دنیا و آخرت کی لذتوں کا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔

ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تکلف کرکے نیک اعمال اختیار کرے اور رضائے الٰہی کے حُصول اور اس کی عظمت کا بار بار سوچے تو نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔

تیسری وجہ موت کو بھول جانا ہے اور طویل عرصہ زندہ رہنے کی امید ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ آدمی غور کرے کہ دیر ہی سے سہی لیکن موت کا آنا یقینی ہے تو اس یقینی موت کی تیاری کرنی ہی چاہیے نیز ہم دن رات دیکھتے، سنتے ہیں کہ بچپن، جوانی میں ہی ہزاروں انسان مر جاتے ہیں اور یونہی راہ چلتے یا بیٹھے بیٹھے بھی اچانک موت کا شکار ہونے والے کم نہیں ہیں۔ تو کیا معلوم کہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو جائے اور اگلے چند لمحوں یا دنوں ہی میں مر جائیں۔ جتنا موت کو قریب سمجھیں گے اتنا ہی لمبی امیدیں کم ہوں گی۔

چوتھی وجہ رحمتِ الٰہی کے بارے میں دھوکے کا شکار ہونا کہ ”اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم ہے، ہمیں اس کی رحمت پر بھروسا ہے، وہ ہمیں ہر گز عذاب نہیں دے گا۔“ یہ سوچ کر لوگ توبہ پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اس دھوکے کا خاتمہ یوں کیا جائے کہ اپنے اِس ایمان کو یاد کریں کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم بھی ہے اور قہّار و جبّار بھی، اس نے جنت بنائی ہے تو جہنم بھی بنائی ہے، وہ اگر رحمت فرماتا ہے تو دوسری طرف لوگ اس کے غضب کا بھی شکار ہوتے ہیں تو میرے پاس کیا ضمانت ہے کہ مجھ پر رحمت ہی ہوگی، غضب نہیں ہوگا؟ نیز اس دھوکے کا یہ بھی حل ہے کہ اپنے نفس کو سمجھائے کہ خدا کے رحیم و کریم ہونے کو ہم سے زیادہ جاننے والے بلکہ جن کے بتانے سے ہمیں یہ معلوم ہوا وہ ہستیاں یعنی انبیاء و صحابہ و اولیاء تو گناہوں سے بہت زیادہ دور رہتے، توبہ کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے تو ہماری کیا اوقات ہے؟ کیا ہم اُن سے زیادہ رحمتِ الٰہی کو جانتے ہیں؟

پانچویں وجہ بُری صحبت میں مبتلا ہونا۔ حقیقت میں یہ توبہ سے محروم رہنے کی بہت بڑی وجہ ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ ہمت کرکے پہلی فُرصت میں بُری صحبت سے اِجتناب کریں، اگر فوراً چھوڑنا ممکن نہ ہو تو آہستہ آہستہ کم کر دیں اور بالآخر ختم کر دیں مثلاً پہلے دو گھنٹے غفلت والی صحبت میں بیٹھتے تھے تو آدھا آدھا گھنٹا کم کرتے جائیں، پہلے زیادہ لوگوں کے پاس بیٹھتے تھے تو اب کم کے پاس بیٹھنا شروع کر دیں اور مزید اپنی دیگر جائز یا نیک مصروفیات میں اضافہ کرلیں تاکہ بُری صحبت کا وقت ہی نہ ملے۔

چھٹی وجہ گھر، کاروبار، نوکری اور معاشرے کی وجہ سے توبہ سے دوری۔ مثلاً گھر والے بہت سی نیکیوں میں رکاوٹ ہیں یا نوکری میں نماز، داڑھی کی اجازت نہیں ملتی، کاروبار میں اتنے مذہبی لوگوں کو زیادہ لفٹ نہیں ملتی یا معاشرے میں مذاق اڑایا جاتا ہے۔ ان سب کا حل یہ ہے: اولاً تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے حکم اور عظمت پر غور کرے کہ خدا کے حکم پر عمل کرنا چاہیے یا گھر والوں کے؟ نوکری کاروبار کے معاملے میں غور کرے کہ رازِق تو خدا ہے، وہ جس کے لئے چاہے رِزق وسیع کردے اور جس کے لئے چاہے تنگ کردے تو مخلوق سے کیا ڈرنا۔ معاشرے کا مسئلہ ہو تو سوچے کہ اس معاشرے نے نہ تو قبر میں کام آنا ہے اور نہ قِیامت میں تو اس کا کیا لحاظ کرنا تیز معاشرے تو نبیوں، ولیوں کا بھی مذاق اڑاتے رہے لہٰذا اس کی ملامت کو ہرگز نہیں دیکھنا۔

توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ (1) اللہ تعالیٰ کے ڈر، خوف، حیا یا خوشنودی کی وجہ سے ماضی کے گناہ پر شرمندہ ہو۔ (2) حال میں اس گناہ کو فوری چھوڑ دے (3) اور مستقبل میں وہ گناہ دوبارہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔ یہ توبہ کی بنیادی شرائط ہیں جو ہر قسم کے گناہوں کی توبہ میں ضروری ہیں البتہ آگے پھر مزید اَحکام ہیں مثلاً توبہ کے لئے صرف یہی تین چیزیں وہاں کافی ہیں جہاں صرف اللہ تعالیٰ کا حق ضائع کیا ہو اور اس کی کوئی تلافی نہ بنتی ہو جیسے شراب پینا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کرنے کی وہ صورت ہے جس میں تلافی بھی ہوتی ہے جیسے نماز، روزے اور زکوٰۃ، تو پھر سابقہ تین چیزوں کے ساتھ تلافی بصورتِ قضا یا ادا کا جو بھی حکم ہو اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے، مثلاً چھوٹی ہوئی نمازوں، روزوں کی قضا کرے اور چھوڑی ہوئی زکوٰۃ ادا کرے۔

اور اگر توبہ ان گناہوں پر تھی کہ جن کا تعلق بندوں سے بھی ہے، تو اگر وہ توبہ مال میں ظلم کے متعلق ہے تو جس کا جو مال لیا ہے اسے واپس کرے اور جن صورتوں میں مال کسی فقیر کو دینے کا حکم ہے وہاں اس مال کو کسی فقیر کو دیدے اور اگر گناہ کا تعلق لوگوں کی دل آزاری اور آبرو ریزی کے ساتھ ہے تو صاحبِ حق سے معافی مانگے۔ بہر حال اس میں کافی تفصیل ہے۔ اس کے لئے تفصیلی کتابوں مثلاً مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"توبہ کی رِوایات و حکایات"** کا مطالعہ کریں۔ اس مضمون کی تیاری میں بھی اس کتاب سے کافی مدد لی ہے۔

توبہ کی قبولیت کیسے معلوم ہو؟ مُکاشفۃُ القُلُوب میں ہے: ایک عالم سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص توبہ کرے، تو کیا اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: اس میں یقینی حکم تو نہیں دیا جا سکتا، البتہ قبولیت کی کچھ علامات ہیں جیسے وہ یہ حالت و کیفیت دیکھے کہ اس کا نفس گناہوں سے بچا ہوا ہے، اس کے دل سے فخریہ قسم کی خوشی غائب ہے اور دل میں خدا کی یاد موجود ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہو اور فاسقوں سے دوری اختیار کرلے، پھر تھوڑی دنیا کو بھی بہت سمجھے جبکہ آخرت کے بہت عمل کو بھی تھوڑا جانے۔ اپنے دل کو دیکھے کہ خدا کے لازم و مقرر کردہ احکام کی بجا آوری میں مشغول ہے اور وہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا، فکرِ آخرت میں مشغول رہنے والا، اپنے ماضی کے گناہوں پر ہمیشہ غمگین و شرمندہ رہنے والا بن جائے (یہ سب توبہ کے مقبول ہونے کی علامات ہیں)۔ (مکاشفۃ القلوب، ص29)

تَلَفُّظ درست کیجئے

Correct Your Pronunciation

غلط الفاظ	صحیح الفاظ
اَمام/اَمامَت	اِمام/اِمامَت
اِستَقامَت	اِستِقامَت
اَلْزام	اِلْزام
اِستَغاثَہ	اِستِغاثَہ
اِستَقْبال/اَستَقبال	اِستِقْبال

(اردو لغت، جلد 1)

حدیث شریف اور اس کی شرح
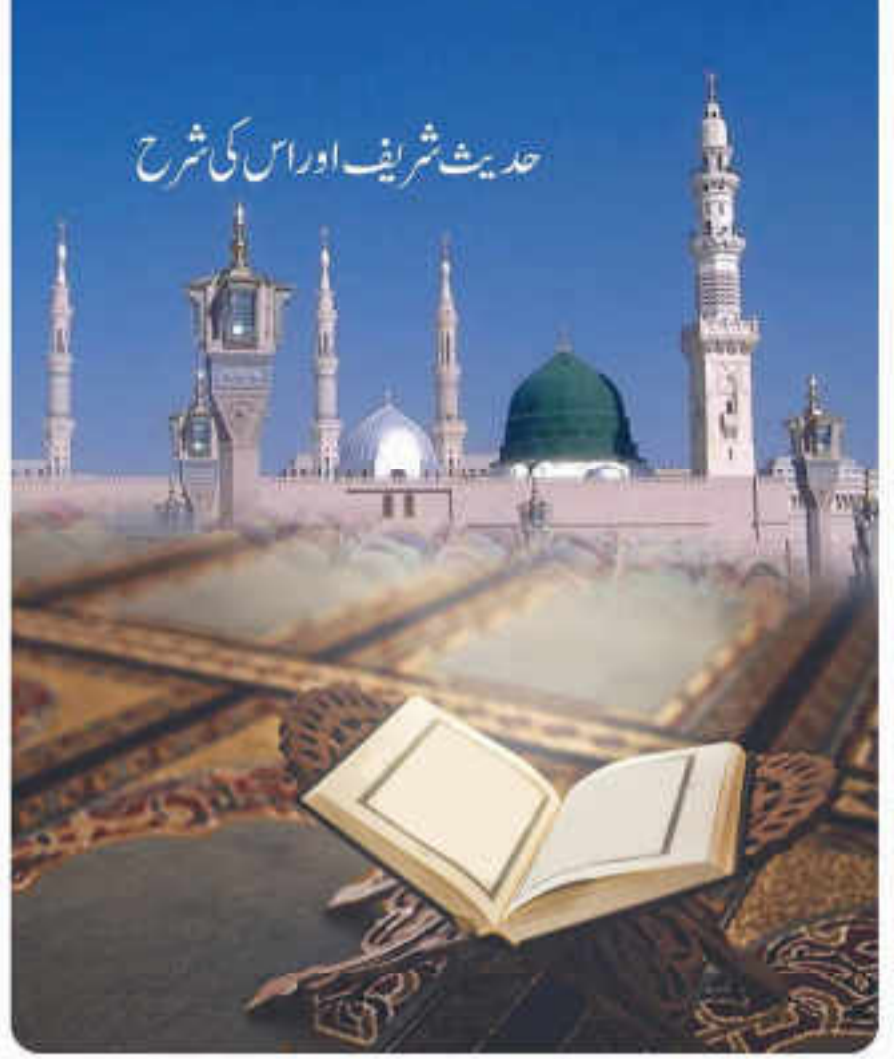
ایمانِ کامل کی نشانی

محمد حمزہ عطاری مدنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ، حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ یعنی تم میں سے کوئی بھی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، 1/16، حدیث: 13)

علمائے کرام و مُحدّثین عُظّام نے اس حدیثِ پاک کے تحت کئی ایسے اُمور کو بیان کیا ہے جن کو اپنے اور دوسرے مسلمان بھائی کیلئے یکساں خیال کرنا چاہئے۔ چنانچہ حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہاں خَیر مراد ہے ہر مسلمان کے لئے دنیا و آخرت کی خیر چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو۔ اس خیر کا ظہور مختلف طریقوں سے ہوتا ہے کسی کے لئے دولت مندی خیر ہے تو کسی کے لئے فقیری خیر، کسی کے لئے خَلْوَت خیر ہے تو کسی کے لئے جَلْوَت خیر، لہٰذا اگر خَلْوَت نشین مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے جَلْوَت چاہے جسے جَلْوَت بہتر ہو تو اس فرمان کے خلاف نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/555)

امام محمد بن عبد الدائم شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ مؤمن اپنے بھائی کو بُرائی سے محفوظ رکھے۔ اگر خود کی مصیبت اور پریشانی کو زیادہ محسوس کرے اور دوسرے مسلمان بھائی کی تکلیف کو ہَلکا جانے یا اپنے لئے بھلائی کے حصول کو دوسرے کے مقابلے میں ترجیح دے تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ (اللامع الصبیح، 1/143)

شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کامل مومن وہی ہے جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ جو بات اپنے لئے ناگوار جانے وہ دوسروں کے لئے بھی ناپسند کرے یعنی آدمی یہ چاہتا ہے کہ ہم آرام، اِعزاز کے ساتھ خوش و خُرّم رہیں، کوئی ہماری توہین و تذلیل نہ کرے کوئی ہمیں تکلیف نہ پہنچائے، کوئی ہمارا حق نہ چھینے غصب نہ کرے، اسی طرح یہ (یعنی ایک مسلمان دوسرے کے لئے) بھی چاہے کہ میرا بھائی اعزاز و اکرام کے ساتھ خوش و خُرّم رہے، نہ اس کی توہین و تذلیل ہو نہ اس کا حق غَصَب کیا جائے، اس سے بطورِ لزوم (لازمی طور پر) یہ بھی سمجھ میں آیا کہ ہر شخص اگر اس کا عادی ہو جائے تو معاشرہ صاف ستھرا رہے گا اور زندگی چَین و اطمینان سے گزرے گی۔ ظاہر ہے کہ لڑائی جھگڑے کی بنیاد یہی ہوتی ہے کہ انسان تنگدِلی سے یہ چاہنے لگتا ہے کہ سب کچھ ہمیں مُیَسَّر ہو اور دوسرے محروم رہیں۔ اس حدیث میں تواضع مُرَوَّت، امدادِ باہمی، ایک دوسرے کے کام آنے اور دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بَلیغ ترین ترغیب ہے۔ حسد، کِینہ، عَداوَت، بُغْض، ایذاء رسانی حق تلفی، دوسرے پر بَرتَری چاہنا اور دوسرے کی تحقیر و تذلیل سے دور رہنے کی انتہائی دل نشین پیرائے میں تلقین ہے۔ اسی لیے عُلماء نے اس حدیث کو بھی "جَوَامِعُ الْکَلِم" اور "اُمُّ الْاَحَادِیْث" میں شمار فرمایا۔ (نزہۃ القاری، 1/315 ملخصاً)

*استاذ دورۃ الحدیث
جامعۃ المدینہ اوکاڑہ

خیال رہے اکثر احادیث میں کچھ کاموں کو اسلام کی عَلامت یا اسلام قرار دیا گیا ہے مثلاً فرمایا گیا: کھانا کھلانا اسلام ہے، مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہے وغیرہ تو ان احادیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس مسلمان میں صرف کھانا کھلانے کی صفت پائی گئی وہ مؤمن کامل ہے اگرچہ بقیہ اعمال و ارکانِ اسلام کی پابندی نہ کرتا ہو، اسی طرح ان احادیث کا یہ مطلب بھی نہیں کہ بس یہ ایک کام ہی اسلامی ہے اور باقی اعمال و اَرکانِ اسلامیہ غیر ضروری ہیں بلکہ کسی ایک کام کو خصوصیت کے ساتھ بیان کر دینے سے شارِع علیہ السّلام کا مقصد اس عمل کی اہمیت (Importance) کا اظہار ہوتا ہے۔ (فیض الباری، 1/187)

اللہ کریم ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائی کے لئے اچھا سوچیں اور اچھا کریں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جُمادَی الاُخریٰ اور رَجَبُ المُرَجّب 1441ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دِلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا:

1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ "کفن کی واپسی" کے 26 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو جنّت میں محل نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 18 لاکھ 61 ہزار 804 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 8 لاکھ 43 ہزار 671 / اسلامی بہنیں: 10 لاکھ 18 ہزار 133) 2 یااللہ! جو کوئی رِسالہ "جہنم کی غذا" کے 20 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے جہنم کے ہر طرح کے عذاب سے محفوظ فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 16 لاکھ 73 ہزار 193 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 7 لاکھ 51 ہزار 489 / اسلامی بہنیں: 9 لاکھ 21 ہزار 704) 3 یااللہ! جو کوئی رِسالہ "اِسمِ اعظم کسے کہتے ہیں؟" کے 29 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کی زبان کو فُضول باتوں سے بچاکر اپنے ذِکر میں لگادے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 15 لاکھ 3 ہزار 928 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 97 ہزار 201 / اسلامی بہنیں: 9 لاکھ 6 ہزار 727) 4 یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ "جنّت کا انوکھا دَرَخت" کے 12 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو نَفْل روزوں کا جذبہ دے اور جنّت کے انوکھے دَرَخت کے پھل جنّت میں کھانا نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 14 لاکھ 43 ہزار 903 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 67 ہزار 917 / اسلامی بہنیں: 7 لاکھ 75 ہزار 986)۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 12 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 جنتیوں کی عمر اور قد کتنا ہو گا؟

سوال: کیا جنّت میں نوجوانوں کا قد حضرتِ آدم علیہ السّلام کے قد کے برابر ہو گا؟

جواب: جنّت میں جو بھی جائے گا چاہے دنیا میں بچہ تھا یا بوڑھا، سب تیس (30) سال کے جوان ہوں گے۔ (ترمذی، 4/254، حدیث: 2571 ماخوذاً، مراٰۃ المناجیح، 7/510) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص جنّت میں جائے گا وہ آدم علیہ السّلام کی صُورت پر ہو گا اور ساٹھ (60) ہاتھ لمبا ہو گا۔ (مسلم، ص1167، حدیث: 7163) ایک ہاتھ تقریباً آدھے گز کا ہوتا ہے تو یوں جنّت میں سب تیس (30) برس اور تیس گز کے معلوم ہوں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 17 رمضان المبارک 1440ھ)

2 میت والے گھر میں پہلی عید پر سوگ منانا کیسا؟

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر گھر میں کسی کا انتقال (Death) ہو جائے تو پہلی عید پر نئے کپڑے نہیں پہننا چاہئے بلکہ چالیسویں کے بعد پہننا چاہئے کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: سوگ تین دن تک ہے، تین دن کے بعد سوگ منانا جائز نہیں، البتہ عورت عِدّت میں ہے تو عدت کے تمام دن عورت کے لئے سوگ کے ہیں، ان دنوں میں عورت کو زیب و زینت اختیار کرنا منع ہے۔ عورت کے علاوہ دیگر گھر والے عید کے دن نئے کپڑے یا پُرانے کپڑوں میں سے جو عمدہ کپڑے ہیں وہ پہنیں، عید منائیں اور مبارک باد پیش کرکے خوشی کا اظہار کریں۔ سوگ کے دن گزر جانے کے بعد پہلی عید پر سوگ یعنی غم منانا اور اس وجہ سے نئے کپڑے یا عمدہ کپڑے نہ پہننا گناہ ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں یا ایسا کرنے کا کہتے ہیں ان کو توبہ کرنی چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 17 رمضان المبارک 1440ھ)

3 نَسوار لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

سوال: کیا منہ میں نَسوار رکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: منہ میں نَسوار رکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اس میں بدبو ہوتی ہے، اسے استعمال کرنے کے بعد اچھی طرح منہ صاف کرکے مسجد میں جانا ہے، اگر منہ سے بدبو آرہی ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 محرم الحرام 1441ھ)

4 بے وُضو شخص کا جنازہ کو کندھا دینا کیسا؟

سوال: بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ دکان وغیرہ پر لوگ بیٹھے سگریٹ وغیرہ پی رہے ہوتے ہیں اور جنازہ گزر رہا ہوتا ہے تو لوگ کام کاج چھوڑ کر بغیر وُضو کئے جنازہ کو کندھا دیتے ہیں اور کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں، کیا یہ جائز ہے یا وُضو کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: نمازِ جنازہ کے لئے وُضو شرط ہے، کندھا دینے کے لئے وُضو شرط نہیں ہے، بے وُضو جنازہ کو کندھا دینا جائز ہے البتہ سگریٹ پینے یا کسی اور وجہ سے منہ میں بدبو ہے تو ایسی صورت

میں منہ کو صاف کرکے ذِکْر و اَذکار دُرودِ پاک یا کلمۂ شہادت وغیرہ پڑھنا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 26 رمضان المبارک 1440ھ)

5 نمازِ جنازہ میں دو تکبیریں رہ جائیں تو کیا کریں؟

سوال: نَمازِ جنازہ میں اگر دو تکبیریں چھوٹ جائیں تو ان کو کیسے مکمل کریں؟

جواب: امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دیں گے۔[1]

(مدنی مذاکرہ، 24 رمضان المبارک 1440ھ)

6 بچّوں کو خوشبو لگانا کیسا؟

سوال: کیا بچّوں کو عطر لگا سکتے ہیں؟

جواب: بالکل لگا سکتے ہیں، عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ بچّوں کو خوشبو لگانے سے جِنّ چِپَٹ جاتے ہیں، ایسا کچھ نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 13 رمضان المبارک 1440ھ)

7 مقتدی قَعدۂ اَخیرہ میں سلام کب پھیرے؟

سوال: اگر مُقتدی قَعدۂ اَخیرہ میں دُرودِ پاک پڑھ رہا ہو اور امام صاحب سلام پھیر دیں تو مقتدی کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: سلام پھیر دینا چاہئے، البتہ اَلتَّحِیّات پڑھ رہا ہو اور امام صاحب سلام پھیر دیں تو اب اَلتَّحِیّات پوری پڑھ کر سلام پھیرے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 15 رمضان المبارک 1440ھ)

8 قراٰنِ کریم کا دل

سوال: قراٰنِ پاک کا دل کس سورت کو کہا جاتا ہے؟

جواب: سورۂ یٰسٓ کو۔

(ترمذی، 4/406، حدیث: 2896- مدنی مذاکرہ، 13 رجبُ المرجب 1440ھ)

9 سوتیلی ماں کے ساتھ عمرے پر جانا

سوال: سوتیلی ماں کے ساتھ عمرے پر جاسکتے ہیں؟

جواب: جاسکتے ہیں کہ سوتیلی ماں محرم ہے، اس سے پردہ نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 18 رمضان المبارک 1440ھ)

10 دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی وجہ

سوال: امام صاحب جُمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان کیوں بیٹھتے ہیں؟

جواب: اس لئے بیٹھتے ہیں کہ سنّت ہے (در مختار، 3/23) اور سنّت میں عظمت ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 18 رمضان المبارک 1440ھ)

11 بدن پر آبِ زَم زَم لگانا کیسا؟

سوال: اگر جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو کیا وہاں پر آبِ زَم زَم شریف لگا سکتے ہیں؟

جواب: لگا سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ آبِ زَم زَم میں شِفا ہے اور اسے پینے اور بدن پر ڈالنے کی ترغیب بھی ہے۔[2] (مدنی مذاکرہ، 15 رمضان المبارک 1440ھ)

12 مینڈک کو مارنا کیسا؟

سوال: کیا مینڈک (Frog) کو مارنا گناہ ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے کہ یہ تسبیح کرتا ہے۔ (معجم اوسط، 3/12، حدیث: 3716)

البتہ مینڈک کھانا حرام ہے (ردالمحتار، 9/508) بِلاضرورت اسے نہیں مار سکتے کیونکہ یہ نہ حملہ کرتا ہے اور نہ کاٹتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 21 رمضان المبارک 1440ھ)

---

(1) مسبوق یعنی (نمازِ جنازہ میں) جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دُعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میّت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دُعائیں چھوڑ دے۔ (بہارِ شریعت، 1/838، 839)

(2) بہارِ شریعت میں صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ عمرہ کے اَحکام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پھر زَم زَم (کے کنوئیں) پر آؤ اور ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچو، ورنہ بھرنے والوں سے لے لو اور کعبہ کو مونھ (منہ) کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیو، ہر بار بِسْمِ اللہ سے شروع کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پر ختم اور ہر بار کعبہ معظمہ کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھ لو، باقی بدن پر ڈال لو یا مونھ (منہ) اور سر اور بدن پر اس سے مسح کر لو اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: زَم زَم جس مراد سے پیا جائے اُسی کے لئے ہے۔

(ابن ماجہ، 3/490، حدیث: 3062، بہارِ شریعت، 1/1105)

بقیہ: فریاد

اگر ان میں سے کوئی ایک بھی عادت آپ کی ذات میں ہو تو خدارا اپنی دنیا وآخرت کی بہتری کے لئے خوب غور فرمائیے اور جلد تر ان قبیح (بُرے) افعال سے جان چُھڑائیے۔ یوں ہی ماتحتوں کے سامنے ان جملوں کی رَٹ لگانے سے بھی پرہیز کیجئے "آپ ہم سے ہیں ہم آپ سے نہیں"، "آپ اِدارے سے ہیں اِدارہ آپ سے نہیں" وغیرہ، اگرچہ یہ دُرست ہے کہ فِی الْوَقت بظاہر آپ کے ملازمین وماتحتوں کے گھر آپ کے پاس کام کرنے کی وجہ سے چلتے ہیں مگر حقیقت میں انہیں بھی روزی وہی ربِّ کریم دیتا ہے جس نے آپ کو مالا مال کیا ہے، وہ اگر اپنی قُدرت سے اسے ملازم اور آپ کو سیٹھ بنا سکتا ہے تو اس کا اُلٹ کرنے سے بھی اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

کئی مسائل کا حل: ان چند باتوں پر عمل کرنے سے کئی مسائل کا حل ہو سکتا ہے، مثلاً (1) اپنی نیند پوری کیجئے، تھکاوٹ یا اُکتاہٹ ہو تو حتَّی الْاِمکان عوامی رابطہ (Public dealing، لین دین گفتگو وغیرہ) نہ کیجئے (2) جو کام آپ کے ذمّے ہیں وہ وقت پر کیجئے (3) حتَّی الْاِمکان ہر وقت چہرہ ہشّاش بشّاش اور مسکراتا رکھئے (4) خود کو گھٹن سے بچائیے، یہ نہیں ہوا؟ یہ نہیں کیا؟ وغیرہ باتوں سے پہلے تو گھٹن ہوگی، پھر غصّہ آئے گا اور پھر نہ ہونے والا کام (یعنی غصے کا اظہار و نفاذ) ہو سکتا ہے (5) ہمّت و صبر اور حکمتِ عملی سے معاملات سلجھائیے (6) یہ ذہن بنائیے کہ میرا کام صرف پہنچانا ہے اور کام کروانے کی کوشش کرنا ہے، کسی کو مجبور کرنا نہیں ہے (7) اپنے دل میں درست معنٰی میں خوفِ خدا پیدا کیجئے تاکہ مسلمانوں کی دِل آزاری سے بچنے کا سامان ہو سکے (8) مُعافی مانگنے کی عادت بنائیے، خفیہ غلطی کی خفیہ اور اعلانیہ غلطی کی اعلانیہ مُعافی مانگئے (9) خَندہ پیشانی کے ساتھ سَلام کو خوب عام کیجئے (10) دوسروں کی عزّت کیجئے اور اچّھے نام سے پکاریئے (11) خود کو مُکافاتِ عمل سے ڈرائیے کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی (12) اللہ کریم کے کرم کو یاد کیجئے کہ ہم سے بھی تو گناہ ہوتے رہتے ہیں، مگر وہ عظمتوں کا مالک، ربِّ کریم ہم سے دَرگُزر فرماتا ہے (13) مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ مبارک و حسنِ اَخلاق نیز آپ کا صبر فرمانا، مُعاف کرنا وغیرہ تصوّر میں لاتے رہا کیجئے (14) ماتحت سے گفتگو کے وقت خود کو اس کی جگہ رکھ کر سوچئے کہ اس وقت آپ اپنے لئے کیسا رویّہ پسند کریں گے؟

چند متفرق مدنی پھول: جو بڑا ہو اُسے بڑا سمجھئے، کسی کو سمجھانے کا انداز نرم ہونا چاہئے، سمجھانے والا نگران ہو یا ماتحت، نرمی بھی اللہ پاک کی رضا کے لئے کیجئے تاکہ ثواب بھی ملے، نرمی کرنے کا مقصد اپنے منصب و عہدے پر برقرار رہنا نہ ہو، اللہ پاک کی رضا کے لئے کام کرنے اور منصب کی سلامتی کے لئے کام کرنے میں فرق ہے، اللہ پاک کی رضا کے لئے حسنِ اخلاق کے پیکر بن جائیے، حوصلہ افزائی کرنا، کام میں ترقی کا سبب بنتا ہے۔ بے رُخی سے دل آزاری بھی ہو سکتی ہے۔ کسی کے سخت رپلائی پر بھی نرمی کیجئے۔ یاد رہے پتھر پتھر سے ٹکرائے تو چنگاری نکلتی ہے۔ اللہ پاک نے ہر مسلمان کو کسی نہ کسی سطح پر دین کا کام کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے، اس سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھائیں، یہ ہم پر ہے کہ ہم "وقت" سے فائدہ اٹھا کر اپنی صلاحیت بڑھا رہے ہیں یا محض وقت گزار رہے ہیں؟ ہر کامیابی اللہ پاک کی مدد اور اس کے فضل و کرم سے ہی حاصل ہوتی ہے، جو کوشش کرتے ہیں، اللہ پاک ان کی مدد فرماتا ہے، جب بلندی ملتی ہے تو اپنی کوششیں بڑھانی ہوتی ہیں تاکہ کامیابی برقرار رہے۔ اگر آپ کی سوچ اُصول و ضابطے کے ساتھ ہو گی تو بکھرنے سے محفوظ رہے گی۔ اس لئے غور و فکر کرکے پورا پلان بنائیے۔ بکھری ہوئی سوچیں کامیابی کی راہ میں رُکاوٹ بن سکتی ہیں۔ بے ہنگم (بلاوجہ کی) سوچیں آپ کا وقت ضائع کریں گی۔ بڑا اپنے بڑے پَن سے ہوتا ہے۔ جیسا جس کا جذبہ (Passion) ہو، ویسا ہی اس کو کام (Task) دیا جائے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ ان باتوں پر عمل کرکے اپنی ذات میں مزید نکھار پیدا کیجئے۔ اللہ پاک اپنی رضا کے لئے ہمیں اچھائیوں کو اپنانے اور بُرائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 شوّالُ المکرّم میں عمرہ کرنے والوں کیلئے حج کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ماہِ شوّال میں ہم مدینہ شریف سے نمازِ عیدُ الفطر پڑھ کر عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ شریف روانہ ہوئے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد دو چار دن کے بعد مکہ شریف سے اپنے وطن پاکستان روانہ ہوئے، کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ جس نے پہلے فرض حج ادا کرلیا ہو وہ تو شوّال میں مکہ شریف جاکر اپنے وطن واپس آسکتا ہے لیکن جس نے ابھی فرض حج ادا نہیں کیا وہ اگر ماہِ شوّال میں مکہ شریف کی حدود میں داخل ہوجائے تو اب بغیر حج کیے واپس نہیں آسکتا، شرعی راہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ بات درست ہے کہ جس نے فرض حج ادا نہیں کیا وہ شوّال کے مہینے میں مکہ شریف گیا تو اب بغیر حج کیے واپس نہیں پلٹ سکتا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حج کی فرضیت کے لیے دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ زادِ راہ پر قدرت ہونا شرط ہے جسے اِستطاعت کے ساتھ بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور زادِ راہ میں مکّۂ مکرمہ تک آنے جانے، وہاں رہنے کے خرچے پر نیز واپس اپنے وطن آنے کے زمانے تک اپنے اور اپنے اہل و عیال کے نان و نفقہ پر حاجتِ اصلیہ سے زائد قدرت ہونا ضروری ہے، لہٰذا ماہِ شوّال میں جو شخص مکّۂ مکرمہ میں موجود ہے اور اس کے پاس یہ تمام خرچے نہیں ہیں تو اس پر حج فرض نہیں ہوا پس حج کی ادائیگی بھی اس پر لازم نہیں تو وہ اپنے وطن واپس آسکتا ہے، اور جب تک استطاعت نہ پائی جائے اس پر حج کی ادائیگی کے لیے آنا لازم نہیں ہوگا، اور اگر اس کے پاس یہ تمام خرچے ہیں تو اس پر حج فرض ہوچکا اور اب اگر ویزہ نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اسے نکال دے گی تو اب وہ محصر کے حکم میں ہوجائے گا تو اس سال وہ وطن واپس آجائے اس وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگا اور آئندہ سال اس پر حج کی ادائیگی لازم ہوگی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصدِّق	مُجیب
مفتی محمد ہاشم خان عطاری	محمد عرفان عطاری

2 مرد کا غیر شرعی انگوٹھی بنانا اور بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ چاندی کی غیر شرعی انگوٹھی مثلاً مردانہ انگوٹھی کہ

ساڑھے چار ماشے سے زائد وزن کی ہو یا دو نگ لگے ہوں بنانا اور بیچنا کیسا؟ نیز ایسی انگوٹھی پہن کر امامت کروانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

چاندی کی غیر شرعی انگوٹھی مثلاً مردانہ انگوٹھی کہ ساڑھے چار ماشے سے زائد وزن کی ہو یا دو نگ لگے ہوں، بنانا اور اس کی خرید و فروخت کرنا ناجائز و گناہ ہے کہ مرد کے لیے ایسی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور ایسی انگوٹھی بنانا اور بیچنا گناہ پر معاونت ہے اور گناہ پر معاونت کرنا گناہ ہے۔

ایسی انگوٹھی پہننے والا شخص فاسق معلن ہے۔ ایسے شخص کو امام بنانا گناہ اور اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کوئی نماز اس کی امامت میں پڑھی ہے تو اس کا لوٹانا واجب ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

3 نابالغ لڑکوں کے کان میں سونے کی بالیاں ڈالنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ لڑکوں کے کان چھدوا کر ان میں سونے کی بالیاں ڈالنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ لڑکوں کے کان چھدوانا حرام ہے اور ان کو سونے کی بالیاں یا سونے کے دیگر زیورات پہنانا حرام ہے اور ان کے کان چھدوانے والے اور زیورات پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

4 مخصوص دکانداروں کو مال بیچنے کی شرط لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک سیلز مین ہے جو اپنی رقم سے کمپنی سے مال خریدتا ہے، کمپنی کا ملازم نہیں ہے، کمپنی مال بیچنے میں یہ شرط لگاتی ہے کہ آپ کا یہ روٹ ہے یعنی مخصوص دکانداروں کو مال بیچنے کی شرط لگاتی ہے۔ کیا یہ بیع جائز ہے؟ اور زید ان مخصوص دکانداروں کے علاوہ کسی کو وہ مال بیچ سکتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ خرید و فروخت جائز ہے اور زید کا اس چیز کو کمپنی کے مقرر کردہ دکانداروں کے علاوہ کو بیچنا بھی جائز ہے کیونکہ عقد میں ایسی شرط بیع کو فاسد کرتی ہے جو عقد کے تقاضے کے خلاف ہو اور اس میں بیچنے والے یا خریدنے والے یا جس چیز کو بیچا گیا ہو اس کا فائدہ ہو جبکہ مذکورہ صورت میں ان تینوں میں سے کسی کا فائدہ نہیں ہے، ایسی صورت میں شرط لغو اور بیع جائز ہوتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبانُ المعظم 1441ھ کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد عمر زاہد (لاہور)، حسان آصف (لاہور)، محمد عبید نواز (لیاقت پور)، انہیں چیک روانہ کر دیئے گئے۔ دُرست جوابات: (1) نوکرانی کا بیٹا، 5/43 (2) مدنی ستارے، 5/41 (3) کبوتر چوک، 9/37 (4) پہلے سلام پھر کلام، 10/34 (5) ڈسٹ بن کیوں ناراض ہوا؟ 20/36۔ **دُرست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** (1) بنتِ رمضان عطاریہ (فیصل آباد) (2) تحریم ارشاد (کراچی) (3) بنتِ شہزاد (گجرات) (4) سید احمد شاہ (چنیوٹ) (5) ایمن شفیع (حیدر آباد) (6) مسعود الحسن (سیالکوٹ) (7) بنتِ سلیم اختر (گوجرانوالہ) (8) بنتِ مجیب (ملتان) (9) بنتِ حفیظ الرحمٰن (ناروول) (10) نافع عدنان (جامشورو) (11) بنتِ غلام یٰسین (قصور) (12) محمد عاقب علی (منڈی بہاؤالدین)۔

گناہوں کا بھیانک انجام

ابنِ جیلانی مدنی*

کسی بھی سوچ یا خواہش کو عملی جامہ پہنانے سے قبل ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ اس کے انجام پر نظر کرلی جائے تو انجام کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی عاقل شخص اس سوچ یا خواہش پر عمل پیرا ہونے یا اسے ترک کرنے کا فیصلہ بآسانی کرسکتا ہے مثلاً قتل کا انجام پھانسی، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا انجام ذلت و جرمانہ پیشِ نظر ہو تو آدمی ان جرائم سے بچ جاتا ہے۔ دنیاوی اُمور کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ اخروی معاملات میں بھی اسی اصول کو زندگی کا حصّہ بنائے تاکہ نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی طرف طبیعت بسہولت مائل ہوجائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! علمائے کرام رحمھم اللہ السّلام نے گناہوں کے بہت سے بھیانک انجام بیان کئے ہیں، انہی میں سے چند ہم بیان کریں گے:

مؤمنین کی نفرت و مذمت کا حقدار: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو مکتوب بھیجا: امابعد! جب بندہ اللہ پاک کی نافرمانی کا کوئی عمل کرتا ہے تو اس شخص کی تعریف کرنے والے لوگ اس کی مذمت کرنے لگتے ہیں۔[1]

حضرت سیّدُنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بندے کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ مؤمنین کے دل اس سے نفرت کرنے لگیں اور اسے اس بات کا شعور بھی نہ ہو۔ حضرت سیّدُنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ: جو بندہ تنہائی میں اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے اللہ پاک مؤمنین کے دِلوں میں اس کے لئے اپنی ناراضی اس طرح ڈال دیتا ہے کہ اسے اس کا شعور بھی نہیں ہوتا۔[2]

پریشانی (Depression) کا سبب: بعض اوقات گناہ کسی بڑی پریشانی کا سبب بھی بن جاتے ہیں، مروی ہے کہ امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ جب مقروض ہوئے اور انہیں قرض کے سبب شدید غم لاحق ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس غم کا سبب چالیس سال پہلے سرزد ہونے والے ایک گناہ کو سمجھتا ہوں۔[3]

بھلائیوں سے محرومی: گناہوں کی ایک نحوست دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محرومی بھی ہے جیسا کہ امام احمد بن علی المعروف ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کہ گناہوں کی نحوست دنیا اور آخرت کی بھلائیاں زائل کر دیتی ہے۔[4]

بُرا خاتمہ: گناہوں کا ایک بھیانک اور ہولناک انجام کفر بھی ہے اور یہ ایسا ہلاکت خیز انجام ہے کہ جس کے نتیجے میں بندہ ہمیشہ کے لئے اللہ پاک کی ناراضی اور عذابِ جہنّم کا مستحق ٹھہرتا ہے، اس حوالے سے بُزُرگانِ دین کے ارشادات ملاحظہ کیجئے:

حضرت سیّدُنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب بنی اسرائیل کو کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو انجام کی پرواہ کئے بغیر اسے کر گزرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جیسے آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔“[5]

امام ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”جو اپنے نفْس کے عُیوب کو نہ جانتا ہو، وہ بہت جلد ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ گناہ کفر کے قاصد ہیں۔“[6] یعنی جیسے (بڑھاپے کے) سفید بالوں کو موت کا قاصد کہا جاتا ہے کہ ان کے بعد اگلی منزل صرف موت ہی ہوتی ہے یوں ہی گناہوں کے عادی کے لئے اگلی منزل کفر ہو سکتی ہے اگر وہ خوفِ خدا سے کام لیتے ہوئے گناہوں سے توبہ نہ کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک حدیثِ مبارکہ کے مطابق گناہ کرنے سے بندے کے دل پر سیاہ دھبا لگا دیا جاتا ہے گناہوں پر اصرار کے سبب یہ سیاہی بھی بڑھتی جاتی ہے اور کفر تک پہنچا دیتی ہے، امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کا قول نقل فرماتے ہیں: ”گناہ کفر کے قاصد ہیں کہ یہ دل میں سیاہی پیدا کر دیتے ہیں (رفتہ رفتہ) یہ سیاہی دل کو ایسے ڈھانپ لیتی ہے کہ پھر وہ کبھی کسی بھلائی کو قبول نہیں کرتا، تب دل ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ اس سے ہر شفقت و مہربانی اور خوف نکل جاتا ہے، اس کے بعد وہ شخص جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے اس پر عمل کرتا ہے، آخر کار ایسا شخص اللہ پاک کے مقابل شیطان کو اپنا ولی (یعنی دوست) بنا لیتا ہے اور شیطان اسے گمراہ کرتا، ورغلاتا، جھوٹی اُمیدیں دلاتا اور جس قدر ممکن ہو کفر سے کم کسی بات پر اس سے راضی نہیں ہوتا۔“[7]

علامہ سیّد احمد زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گناہ ایک ایسی زنجیر ہے جو بندے کو عبادت و نیکی کی طرف چلنے سے روک دیتی ہے، گناہوں کا بوجھ اُمورِ خیر میں جلدی و آسانی اور عبادات میں تازگی کے لئے رُکاوٹ بن جاتا ہے اور گناہوں پر ڈٹے رہنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے پھر تم دل کو اندھیرے اور سختی میں ڈوبا پاؤ گے جس میں خلوص، پاکیزگی، لذت اور حلاوت نام کو نہ ہوگی۔ اگر خدا کا فضْل شاملِ حال نہ ہوا تو رفتہ رفتہ یہ گناہ اُس شخص کو کفر و بدبختی تک پہنچا دیں گے۔[8]

پیارے اسلامی بھائیو! ابلیس لعین اور بلعم بن باعورا کے واقعات میں بھی ہمارے لئے عبرت کا سامان ہے کہ انہوں نے بھی ابتداً خداوندِ جلیل کی نافرمانی سے کی تھی لیکن آخر کار کافر بن کر ہمیشہ کے لئے غضبِ پروردگار کے حقدار بن گئے۔ عقل مند وہی ہے جو جلد از جلد گناہوں سے تائب ہو کر مغفرتِ ربانی کا مستحق بن جائے۔ اللہ پاک ہمیں چھوٹے بڑے سبھی گناہوں سے محفوظ رکھے۔[9]

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

---

(1) کتاب الزھد لابن المبارک، ص66، رقم:200 (2) حلیۃ الاولیاء، 1/275، رقم:704 (3) الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/30 (4) فتح الباری، 5/268، تحت الحدیث: 2079 (5) الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/26 (6) الرسالۃ القشیریۃ، ص137 (7) الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/28 (8) تنبیہ الغافلین مختصر منہاج العابدین، ص24، مخطوطہ (9) مختلف گناہ اور ان کے اخروی عذابات کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب ”جہنم کے خطرات“ اور ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

باتوں سے خوشبو آئے

شرم وحیا علمِ دین حاصل کرنے میں رکاوٹ نہیں

اَنصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں کہ شرم وحیا انہیں دین کی سمجھ حاصل کرنے سے نہیں روکتی۔ (ارشادِ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) (بخاری، 1 / 68)

دنیا اور آخرت کی مثال

دنیا اور آخرت دو سَوکنوں کی طرح ہیں، ان میں سے ایک کو راضی کیا جائے تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ) (حلیۃ الاولیاء، 4 / 53، رقم: 4720)

دنیا میں اللہ پاک کو راضی کرنا

اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے اُسے راضی کر لیا۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ) (منبہات، ص 15)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

نقشِ نعلین شریفین

صدہا (یعنی سینکڑوں) سال سے طَبَقَۃً فَطَبَقَۃً (یعنی ہر زمانے کے) ائمۂ دین وعلمائے معتقدین نعلین شریفین حضور سیّد الکونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے نقشے (Sketches) بناتے اور ان کے فوائدِ جلیلہ و مَنافعِ جزیلہ میں مستقل رسالے تصنیف فرماتے (آئے) ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 24 / 512)

ناجائز تصویر کی نحوست

جہاں تصویرِ ممنوع (یعنی جاندار کے چہرے کی تصویر) رکھی ہو ملائکہ (فرشتے، Angels) اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملائکۂ رحمت نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 24 / 590)

مبارک اوقات میں نیک اعمال کی فضیلت

اوقاتِ فاضلہ (یعنی فضیلت والے اوقات مثلاً شبِ براءت وغیرہ) میں اعمالِ فاضلہ (یعنی فضیلت والے اعمال) زیادہ نورانیّت رکھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 29 / 203)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

قُربِ رسول پانے کا نسخہ

اگر آپ بارگاہِ رِسالت میں مقرّب ہونا چاہتے ہیں تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت، سنّتوں پر خوب عمل اور دُرود شریف کی کثرت کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قُرب مل جائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1441ھ)

ایصالِ ثواب کرنا برکت کا باعث ہے

شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے گناہوں سے بچ کر بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرنا برکت کا باعث، بہت اعلیٰ اور بہت ثواب کا کام ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1441ھ)

دینِ اسلام کی ایک خوبی

دینِ اسلام فتنہ وفساد کی حوصلہ شِکنی اور پیار، اَمن اور بھائی چارے کی حوصلہ اَفزائی کرتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 5 محرم الحرام 1441ھ)

ڈبل اسٹینڈرڈ
(دوہرا معیار)

محمد آصف عطاری مدنی*

شفیق آفس سے گھر واپس آیا تو اپنی بیوی اُمِّ عاطف کو بتایا کہ امّی کا فون آیا تھا، وہ آج شام کو آرہی ہیں اور ایک ہفتہ یہیں ٹھہریں گی۔ یہ سُن کر بیوی کا موڈ خراب ہوگیا، کہنے لگی: آج کل ویسے ہی ہمارا ہاتھ تنگ ہے، میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی، گرمی کے موسم میں تین بچّوں سمیت گھر کے پانچ افراد کا ناشتہ اور کھانا بنانا، گھر کی صفائی ستھرائی کرنا تھکا کر رکھ دیتا ہے، ایسے میں امّی کی اچانک آمد! میں اکیلی کیا کیا کروں گی؟ شفیق یہ باتیں سُن کر کچھ نہیں بولا، بس تھوڑا سا مسکرا دیا۔ شام کو دروازے پر دستک ہوئی، زنانہ آواز سن کر اُمِّ عاطف نے دروازہ کھولا تو سامنے اس کی اپنی ماں یعنی شفیق کی ساس (Mother in law) کھڑی تھیں اور بیگ زمین پر رکھا ہوا تھا۔ اُمِّ عاطف کے منہ سے حیرت اور خوشی کے ملے جُلے جذبات میں نکلا: ”امّی! آپ؟“ اس کی امّی نے جواب دیا: ہاں! کیا شفیق بیٹے نے تمہیں میرے آنے کے بارے میں بتایا نہیں؟ ”ہاں! وہ! بتایا تو تھا“، اس کے منہ سے اِتنا ہی نکل سکا۔ اتنی دیر میں شفیق بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔ شرمندگی کے مارے وہ اپنے شوہر سے نظریں نہیں مِلا سکی بس اتنا پوچھا: آپ نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ میری امّی آرہی ہیں؟ شفیق کہنے لگا: ماں تو ماں ہوتی ہے، تمہاری ہو یا میری! ہمیں دونوں کی خدمت خوش دِلی سے کرنی چاہئے۔ یہ سُن کر اُمِّ عاطف کے کانوں میں اپنی ہی باتیں گونجنے لگیں اور اس کی آنکھیں ندامت سے مزید جھک گئیں۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! یہ فرضی اسٹوری ہمیں بہت کچھ سمجھا رہی ہے، جس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں دوہرے معیار (Double standard) سے گُریز کرنا چاہئے کہ ایک شخص کے لئے ایک اُصول (Principle) اور دوسرے کے لئے کچھ اور! لیکن یہ کڑوی حقیقت (Bitter Truth) ہے کہ ہم اُصول پر چلنے والے کو پسند تو بہت کرتے ہیں لیکن جب اپنی باری آتی ہے تو ہمارے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ بہرحال اُصول سب کے لئے برابر ہونا ضروری ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ خریدنے اور بیچنے کا ترازو (Scale) ایک ہونا چاہئے۔

میں تو ایسا نہیں ہوں! شاید نفسیاتی تقاضے (Psychological requirement) کے تحت ہم اپنے آپ کو کلین قرار دینا شروع کردیں کہ میں تو ایسا نہیں ہوں لیکن میں آپ کے سامنے چند پہلو رکھتا ہوں، انہیں دیکھئے! پھر اپنا احتساب خود کیجئے کہ کہیں میں بھی تو ڈبل اسٹینڈرڈ اپنانے والوں میں سے تو نہیں!

ڈبل اسٹینڈرڈ کی مثالیں: (1) اپنا بچّہ گلی محلے میں کسی بچّے پر ظلم کرے اس کا سر پھوڑ دے، یا گھونسا مار کر اس کے ہونٹ زخمی کردے تو یہ کہہ کر جان چُھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ”ابھی تو یہ بچّہ ہے، بچّوں سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں“ اور یہی سُلوک دوسرا بچّہ ان کے بیٹے کے ساتھ کرے تو اسے ”کم عمر“ ہونے کی رعایت (Concession) دینے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ ڈبل اسٹینڈرڈ کے تحت کچھ یوں تبصرہ (Comment) کرتے دکھائی دیتے ہیں: ”اجی! یہ بچّہ تھوڑی ہے، پلا ہوا سانڈ ہے، جتنا اوپر دکھائی دیتا ہے اُتنا زمین کے اندر ہے۔“ (2) بہو گھریلو کام کاج میں کوئی غلطی کردے تو تبصرہ ہوتا ہے: ”ماں باپ نے کچھ نہیں سکھایا“ اور اپنی بیٹی سسرال میں غلطیاں کرے تو بولیں گے: ”ابھی نئے گھر میں بیاہ کر گئی ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی۔“

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

3 ساس بہو کو کچھ نصیحت کردے، کسی بات پر ٹوک دے، کسی کام سے روک دے تو بہو کا تبصرہ کبھی یوں بھی ہوتا ہے: "ہر وقت میرے پیچھے پڑی رہتی ہیں، میری تو اس گھر میں ذرا بھی نہیں چلتی" جبکہ یہی گفتگو اگر اس کی بھابی اس کی سگی ماں کے بارے میں کرے تو اسے بے ادب و گستاخ اور زبان دراز قرار دینے سے نہیں چُوکتی 4 گھر میں کھانے پینے کی یا کوئی چیز تقسیم (Distribute) کرتے وقت بیٹے کو زیادہ حصہ دینا اور بیٹی کو کم دینا ڈبل اسٹینڈرڈ نہیں تو اور کیا ہے! 5 اگر دفتر یا دکان پر کسی کی کوئی بات ناگوار گزرے تو مسکرا کر ٹال دیں گے اور اگر یہی حرکت گھر پر فیملی کا کوئی فرد کرے تو ببر شیر بن کر دھاڑنا شروع کر دیتے ہیں 6 کلاس میں امیر کا بچّہ غلطی کرے تو ہلکی سی تنبیہ (Warning) کرکے چھوڑ دیتے ہیں اور اگر غریب کے بچّے نے غلطی کی تو ایسی ڈانٹ (Scold) پلاتے ہیں کہ اس کی رُوح تک لرز جاتی ہے 7 امتحانات میں اچھی پوزیشن آجائے تو "بچّہ بڑا ذہین ہے اسے محنت کا پھل ملا ہے" اور اگر نمبر کم آجائیں تو "ٹیچر نے اچھا نہیں پڑھایا" کا شکوہ کرتے دکھائی دیتے ہیں 8 کوئی غلطی کرے تو اسے سزا دلوانے کے لئے دلیلیں دیتے ہیں اور خود سے غلطی ہوجائے تو بچنے کے لئے تاویلیں (بہانے، Excuses) گھڑتے ہیں 9 دوسرا شخص ٹریفک کا اُصول توڑے، سرخ سگنل لائٹ کراس کر جائے، غلط U ٹرن لے لے، ون وے کی خلاف ورزی کرے تو اسے لاپرواہ، جاہل اور خطرناک ڈرائیور قرار دیتے ہیں اور اگر خود یہی حرکتیں کریں تو "جی مجبوری ہے ایمرجنسی ہے!" کی تاویلیں کرکے اپنے دل کو منالیتے ہیں 10 کوئی اور قطار توڑے تو غیر مہذب (Uncivilized)! اور خود توڑیں تو "مجھے بہت جلدی ہے ایمرجنسی میں کہیں جانا ہے۔"

ڈبل اسٹینڈرڈ کے نقصانات: اس کا پہلا نقصان تو یہ ہوسکتا ہے کہ گھر، خاندان، دکان، دفتر وغیرہ میں لوگوں کے آپ کے اخلاقی کردار کے بارے میں تاثرات (Comments) اچھے نہیں رہتے، جس سے آپ کا امیج بگڑ جاتا ہے، ایسے میں جب آپ کسی کو نیکی کی دعوت دینا چاہیں گے، یا غلطی پر سمجھانا چاہیں گے تو آپ کی بات اس پر اثر نہیں کرے گی۔ ایک نقصان یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کے ڈبل اسٹینڈرڈ کا شکار ہونے والے شخص کا دل دُکھ سکتا ہے، اسے تکلیف پہنچ سکتی ہے اور اجازتِ شرعی کے بغیر کسی مسلمان کو تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔

اہم بات: جس شخص کو شریعت نے زیادہ اہمیت دینے، عزت دینے کا کہا ہے وہاں شرعی اُصول پر عمل کرنا ضروری ہے، مُعظّمِ دینی جیسے عالمِ دین، مفتی صاحب، بوڑھے مسلمان، کسی قوم کا مُعزّز فرد وغیرہ۔ **مرتبے کے مطابق سلوک کرو:** نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مرتبوں کے مطابق سلوک کرو۔ (ابوداؤد، 4/261) **سفید بالوں والے کی عزت:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ پاک کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کی جائے۔ (ابوداؤد، 4/344، حدیث: 4843) **مُعزّز شخص کی عزت کرو:** ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا مُعزّز شخص آئے تو اس کا اکرام بجا لاؤ۔ (ابنِ ماجہ، 4/208، حدیث: 3712) **غنی اور مسکین سے الگ الگ سلوک:** حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک سفر میں تھیں، دورانِ سفر آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو کھانا پیش کیا گیا، اسی دوران ایک سائل آیا اور اس نے سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے خادم سے فرمایا: "اسے کھانے میں سے ایک روٹی دے دو۔" پھر ایک شخص سواری پر آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "اسے کھانا پیش کرو۔" عرض کی گئی: آپ نے مسکین کو ایک روٹی دی اور غنی کو کھانا پیش کرنے کا کہا۔ فرمایا: "بے شک اللہ بندوں کو ان کے مرتبے پر رکھتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ان کے ساتھ ان کے مرتبے کے مطابق سلوک کریں مسکین تو ایک روٹی پر راضی ہے جبکہ ہمارے لئے یہ بات نامناسب ہے کہ ہم غنی کو اچھی وضع قطع ہوتے ہوئے ایک روٹی دیں۔"

(احیاء العلوم، 2/718، مترجم)

اللہ پاک ہمیں ڈبل اسٹینڈرڈ (دوہرے معیار) کے غلط انداز کو ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

(قسط:01)

امام صاحب اور کردار و گفتار

راشد علی عطّاری مدنی*

اِمامت کی فضیلت و عظمت اس سے بڑھ کر کیا بیان کی جائے کہ یہ وہ مَنْصب ہے جسے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین نے نبھایا اور اس کے لئے بہترین اَفراد کو منتخب کیا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: روزِ قِیامت تین شخص کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے (ان میں سے) ایک وہ شخص جو قوم کا اِمام رہا اور وہ (یعنی قوم کے لوگ) اس سے راضی تھے۔ (ترمذی، 3/397، حدیث:1993) ایک روایت میں ہے کہ اِمام کو اس قدر اَجر ملے گا جس قدر اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے سب مقتدیوں کو ملے گا۔ (نسائی، ص112، حدیث:643)

ہر شخص امام نہیں بن سکتا چند شرائط تو وہ ہیں جن کا شرعاً پایا جانا لازم ہے جبکہ بہت سے اَوصاف اور کئی خلافِ مُرَوَّت باتوں سے اِجتناب منصبِ امامت کا اَوّلین تقاضا ہے۔ امامت کی شرائط یہ ہیں: 1 مسلمان ہونا 2 بالغ ہونا 3 عاقل ہونا 4 مرد ہونا 5 قراءت صحیح ہونا 6 شرعی معذور نہ ہونا۔ (مزید تفصیل کے لئے اسلامی احکام کی عظیم کتاب بہارِ شریعت جلد1، حصّہ 3، صفحہ 561 تا 575 کا مطالعہ کیجئے۔)

امام نمازِ باجماعت میں بندے اور خالق کے درمیان واسطہ ہوا کرتا ہے، واسطہ جس قدر قوی (یعنی مضبوط) ہوگا اسی قدر مفید ہوگا۔ یہاں ہم اپنے اس مضمون میں ایک مثالی امام کے اوصاف کو 4 حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

1. امام صاحب اور کردار و گفتار
2. امام صاحب اور دَرس و بیان
3. مسجد کی آبادکاری میں امام صاحب کا کردار
4. امام صاحب کا اہلِ علاقہ اور مسجد انتظامیہ کے ساتھ انداز

امام صاحب اور کردار و گفتار

❁ تقویٰ و پرہیز گاری کے بارے میں صرف پڑھ سُن لینا یا پھر بیان کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ عمل بھی ضروری ہے اور تقویٰ تو ہر مؤمن کا وَصْفِ عظیم ہے لہٰذا ایک امام کو تو بدرجۂ اولیٰ اس وصف کو اپنانا چاہئے کہ یہ نمازوں کی قبولیت کا اہم ذریعہ بھی ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو تمہارے بھلے لوگ تمہارے امام ہونے چاہئیں۔ (مستدرک للحاکم، 4/237، حدیث: 5034)

❁ نَماز کی امامت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیابت (یعنی نائب ہونے) کا ایک حصہ ہے، چونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام اوصافِ حمیدہ کے جامع ہیں اس لئے امام کو بھی چاہئے کہ عمدہ اوصاف کو اپنانے کی کوشش کرے اور بُری عادتوں سے بچے، عوامُ النّاس امام صاحب کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتے ہیں کہ وہ ہم سے زیادہ نیک ہیں، ائمۂ کرام کی ذمّہ داری ہے کہ اس اعتماد کو کمزور ہونے سے محفوظ رکھیں، بالخصوص ایسے معاملات جن کی وجہ سے نماز کی ادائیگی پر فرق پڑتا ہو، ان سے بچنا تو بہت ضروری ہے، جیسے علانیہ فِسق و فجور والے کام کرنا مثلاً داڑھی کو ایک مٹھی سے کم کروانا، سرِ عام گالی گلوچ کرنا وغیرہ۔ نیز اپنے ظاہر و باطن، خلوت و جلوت کو ایک جیسا بنائے۔

❁ امام صاحب کو ایسی عادات اور باتوں سے اِجتناب کرنا چاہئے جو مروّت کے خلاف تصور کی جاتی ہیں، جیسے راستے میں عامیانہ طریقے سے کھانا، عوامی مقامات پر روڈ کنارے اِسْتِنجاء کرنا، گٹکا اور سگریٹ نوشی، ہر دوسرے شخص سے اُدھار مانگنا وغیرہ۔

❁ لَین دَین اور کاروبار کے معاملات ہر انسان کے ساتھ

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

جڑے ہوئے ہیں، یوں تو کسی کے لئے بھی ناجائز یا دھوکا دہی پر مشتمل کاروبار کرنا جائز نہیں ہے اور لین دین کے معاملات میں فراڈ کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے، لیکن امام صاحب کا ایسے ناجائز معاملات سے دور رہنا بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ امام صاحب ایک دینی تشخص رکھتے ہیں اور عام مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہوتے ہیں، امام صاحب کے غلط کاروبار یا لین دین کے معاملات میں غلط راہ چلنے کی صورت میں یا تو لوگ عُلَما سے بدظن ہوں گے یا پھر جائز سمجھ کر خود بھی غلط راہ چلیں گے، اس لئے چاہئے کہ امام صاحب کوئی بھی سببِ تہمت بننے والا کام نہ کریں اور نہ ہی اُدھار اور قرض وغیرہ کے لین دین میں نامناسب انداز اختیار کریں۔

❁ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے اہلِ خانہ کی دینی تربیت کا خاص اہتمام کرے، لیکن ایک امام مسجد کو اس حوالے سے بھی بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، امام صاحب کی اَہلیہ اور بچّوں کا دینی سانچے میں ڈھلا ہونا اور بد اَخلاقی والے تمام معاملات سے دور رہنے کی بھرپور کوشش کرنا بھی ضروری ہے، تاکہ امام صاحب کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں کسی رُکاوٹ کا سامنا نہ ہو۔

❁ اندازِ گفتگو اور بول چال ایک انسان کی شخصیت کی پہچان ہوتی ہے، امام صاحب کو چاہئے کہ بدکلامی، گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بہت دور رہے، اسی طرح بولنے میں نرمی، محبت اور اپنائیت کا اظہار کرے۔

❁ امام صاحب کا لباس اور رَہن سَہن بھی نمازیوں اور اہلِ علاقہ پر بہت اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے امام صاحب کو طرزِ زندگی بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسا ہی اپنانا چاہئے اور اسی میں عزّت ہے، لباس میں سادگی بھی ہو، وقار بھی ہو اور صفائی بھی۔ زَرق بَرق اور قسم قسم کی تَراش خَراش والے فیشن ایبل کپڑے پہننے سے چند جوان اور شوخ طبع نمازیوں کی واہ واہ تو مل جائے گی لیکن سنجیدہ لوگوں کی نظر میں امام صاحب قابلِ قدر حیثیت نہ بنا سکیں گے۔ یہی دیکھ لیں کہ زَرق بَرق لباس پہنے ہوئے امام صاحب، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سادگی کا بیان کس طرح کریں گے۔ امام صاحب کو چاہئے کہ حتی الامکان عزّت کا تاج عِمامہ شریف سر پر سجائے رکھیں۔

❁ بعض ائمہ حضرات کی عادت ہوتی ہے کہ کوئی بھی چیز منگوانی ہو تو کسی کو بھی روک کر بول دیتے ہیں کہ "فلاں سے بولو، امام صاحب یہ چیز منگوا رہے ہیں"، اس عادت سے بچنا چاہئے کہ بعض شریر لوگ امام صاحب کا نام استعمال کرکے اپنے مطلب نکالنا شروع کردیتے ہیں جبکہ بدنامی امام صاحب کی ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

❁ سوشل میڈیا، اسمارٹ فونز اور انٹرنیٹ کا دور ہے، کئی امام صاحبان بھی سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں، یاد رکھئے! سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے کہ آپ کا ایک کلک یا لکھا ہوا ایک جملہ لمحہ بھر میں لاکھوں اپنوں اور بیگانوں تک پہنچ جاتا ہے، اس لئے اولاً تو سوشل میڈیا سے دوری ہی اختیار کیجئے اور اگر استعمال کرنا بھی ہو تو صرف دینی کام کے لئے استعمال کیجئے، سوشل میڈیا پر جاری سیاسی و غیر سیاسی کسی طرح کی ابحاث کا حصّہ نہ بنئے، سُوال دَر سوال، اعتراض در اعتراض سوشل میڈیا پر موجود آپ کے مقتدیوں اور اہلِ علاقہ کو آپ سے متنفر بھی کرسکتا ہے۔ احتیاط بس احتیاط!!

❁ آج ہمارے معاشرے میں بدنگاہی کا فتنہ اس قدر عام ہوگیا ہے کہ عوام و خواص اس میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بدنگاہی ابلیس کا زہر آلود تیر ہے، اس کے ذریعہ وہ بہت سے دِین دار اور شریعت کے پابند مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس کے اَخلاق و کردار پر مَنفی اثر ڈالتا ہے، امام مسجد کو چاہئے کہ شیطان کے اس مہلک ہتھیار سے بہت ہوشیار رہے، مساجِد میں بسا اوقات خواتین بچّوں کو دَم کروانے یا بچّوں کا نام رکھوانے وغیرہ کے لئے آجاتی ہیں یا بعض لوگ ایصالِ ثواب کے لئے امام صاحب کو گھر پر بلاتے ہیں، ایسے میں امام صاحب کو چاہئے کہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں اور اگر کسی گھر میں فاتحہ خوانی کے لئے جائیں تو ہمیشہ اس گھر کے مرد کے ساتھ ہی جائیں۔ (بقیہ اگلے شمارے میں)

طاقتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شمار ایسے خصوصی فضائل عطا فرمائے جو مخلوق میں سے کسی اور کے حصے میں نہ آئے۔ آیئے! ان میں سے دو فضائل کا مطالعہ فرمایئے:

1 **وحی کے آغاز کا انوکھا انداز:** وحی نازِل ہونے کی ابتدا کے موقع پر حضرت سیّدُنا جبْرِیلِ اَمین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سینے سے لگا کر تین مرتبہ طاقت بھر دَبایا۔[1] اس طریقے پر وحی کا آغاز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خُصُوصِیّات (Specialties) سے ہے۔[2]

پہلی وحی کے نُزول کی کیفیت: اے عاشقانِ رسول! نُزولِ وحی کے آغاز سے پہلے رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور کئی دن وہاں قِیام (Stay) فرما کر اللہ پاک کی عبادت اور ذِکْر و فِکْر میں مصروف رہتے۔ ایک دن آپ اسی طرح غارِ حرا میں ذِکرِ الٰہی میں مصروف تھے، مبارک دل پر کَیف کا عالَم طاری تھا کہ اچانک جبْرِیلِ اَمین علیہ السّلام خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں جبریل ہوں، مجھے آپ کی خدمت میں یہ پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور پھر اِقْرَاْ کہہ کر پڑھنے کی درخواست پیش کی۔ سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چونکہ محبوبِ حقیقی کی یاد میں سَرشار تھے، یہ گوارا نہ ہوا کہ دوسرے کی جانب توجّہ کی جائے اس لئے انکار کرتے ہوئے فرمایا: مَا اَنَا بِقَارِئٍ یعنی میں نہیں پڑھتا۔ کیونکہ حلاوتِ ذِکْر کا غَلَبہ دوسری جانب متوجہ ہونے کی اجازت نہیں دیتا، لہٰذا جبریلِ امین علیہ السّلام نے اس غلبے کو دور کرنے کی غرض سے پوری طاقت کے ساتھ دَبوچ کر چھوڑ دیا۔ ایک بار دَبوچنے سے اِسْتِغْراق ختم نہیں ہوا تو دوبارہ دَبوچا، دوسری بار بھی اِستغراق مکمل طور پر ختم نہ ہوا تو تیسری بار دَبوچا یہاں تک کہ جب اِستغراق ختم ہوگیا تو پھر جبریلِ امین علیہ السّلام نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا۔[3]

جبریلِ امین علیہ السّلام کی طاقت: حضرت سیّدُنا جبریلِ امین علیہ السّلام کی طاقت کا اندازہ لگانے کیلئے یہ چار مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

1 حضرت سیّدُنا لُوط علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قوم کی بستیاں جڑ سے اُکھاڑ کر اپنے پَروں پر رکھ لیں اور انہیں آسمان کی بلندی تک لے جا کر زمین پر دے مارا۔ 2 بیتُ المقدس میں شیطان

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کو اپنے پَر کے کنارے سے مارا تو وہ ہِند کے دُور دَراز پہاڑوں میں جا کر گرا۔ 3 ایک زور دار چیخ ماری تو حضرت سیّدُنا صالح علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی قوم کے دل پھٹ گئے اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ 4 پلک جھپکنے میں آسمان سے زمین اور زمین سے آسمان پر پہنچ جاتے تھے۔ (4)

طاقتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: پیارے اسلامی بھائیو! جبریلِ امین علیہ السَّلام کی طاقت و قُوّت کا ذِکْر پڑھنے کے بعد اندازہ لگائیے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خُداداد طاقت و قُوّت کا عالَم کیا ہوگا۔ اِسْتِغْراق کی کیفیت سے نکال کر اپنی طرف مکمل طور پر متوجہ کرنے کے لئے جبریلِ امین علیہ السَّلام نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سینے سے لگا کر طاقت بھر دبایا، ایک بار ایسا کرنے سے مقصد حاصل نہ ہوا تو دوسری اور پھر تیسری بار بھی ایسا کرنا پڑا۔

شارحِ بخاری صدرُ العلماء حضرت علّامہ مولانا سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جبریلِ امین علیہ السَّلام اگرچہ زَبَرْدَسْت طاقت رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی طاقت کو سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طاقت کے مُقابل وہی نِسْبَت ہے جو قَطْرہ (Drop) کو دریا کے ساتھ یا ذَرّہ کو آفتاب (Sun) سے۔ دیکھئے! نَبَوِی جسمِ پاک کی طاقت کا یہ عالَم ہے کہ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے گزر تا عَرْشِ بَرِیں پر پہنچا اور جبریلِ امین علیہ السَّلام باوجود شَدِیْدُ الْقُوٰی (یعنی سخت قوتوں والے) ہونے کے سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر رہ گئے۔ جبریلِ امین تو جبریلِ امین، تمام عالَم (Universe) کی طاقتیں نَبَوِی طاقت کے سامنے ہیچ (یعنی بے حقیقت) ہیں۔ قرآن شاہد ہے کہ اللہ کریم نے صِفتِ رَبُوْبِیَّت کے ساتھ تَجَلِّی فرمائی تھی جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام بے ہوش ہو گئے، مگر اَللہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا! سارے عالَم میں صرف ایک یہی وہ طاقت وَر جسم ہے جس کی آنکھوں نے عَینِ ذات کا اس طرح مُشاہَدہ فرمایا کہ چکا چوند (یعنی آنکھوں کے چُندھیانے کی کیفیت) بھی پیدا نہ ہوتے پائی۔ (5)

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہِمَّت پہ لاکھوں سلام (6)

جبریلِ امین علیہ السَّلام کے 3 بار دبانے کی حکمت

حضرت سیّدُنا شیخ عبدُ العزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ جبریلِ امین علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے اس مبارک عمل کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: 1 حضرت سیّدُنا جبریلِ امین علیہ السَّلام نے پہلی مرتبہ اپنے آپ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سینۂ اَقدس کے ساتھ اس لئے لگایا تھا تاکہ اللہ کریم کی دائمی رضا پانے کے لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بارگاہِ خداوندی میں اپنا وسیلہ بنائیں 2 دوسری مرتبہ اس لئے تاکہ اپنے آپ کو حُضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پناہ میں دے دیں 3 جبکہ تیسری مرتبہ اس لئے تاکہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت میں شامل ہو جائیں۔ (7)

اَزَل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حَق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خِدمَت محمد کی (8)

2 **فرشتے پیچھے پیچھے چلتے تھے:** سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیات (Specialties) میں سے ایک یہ ہے کہ جہاں کہیں تشریف لے جاتے نگہبانی اور خدمت کے لئے فرشتے بھی ساتھ جاتے جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ (9) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے فرمایا کرتے تھے: خَلُّوْا ظَهْرِيْ لِلْمَلَائِكَةِ یعنی میری پیٹھ پیچھے کی جگہ فرشتوں کے لئے چھوڑ دو۔ (10)

یہی ہیں جن کو مَلائک سلام کرتے ہیں
انہی کی مَدْح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں (11)

(1) مواہب لدنیہ، 2/272 (2) بشیر القاری، ص111 (3) بشیر القاری، ص109، فتاویٰ شارح بخاری، 1/382 ملخصاً (4) خازن، التکویر، تحت الآیۃ: 20، 4/357 (5) بشیر القاری، ص111 بتصرف (6) حدائق بخشش، ص307 (7) جواہر البحار، 2/282 (8) قبالۂ بخشش، ص258 (9) انموذج اللبیب، ص37، فیض القدیر، 2/246، سرور القلوب، ص222 (10) مسند احمد، 5/216، حدیث: 15281 (11) سامانِ بخشش، ص135۔

وقت گزر جائے گا

شاہ زیب عطاری مدنی*

"وقت گزر جائے گا" ایک ایسا جامع جملہ ہے، جس سے آنے والے وقت کی فکر پیدا ہوتی ہے اور کچھ کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ دیگر لوگوں کی طرح جامعات کے طَلَبہ کے لئے بھی یہ جملہ ایک الارم (Alarm) ہے کہ ان کے پاس وقت مختصر ہے اور کام بہت ہیں۔

طلبہ کا جدول (schedule): عمومی طور پر (جامعۃ المدینہ کے) رہائشی طلبہ کے شب و روز کچھ اس طرح گزرتے ہیں:

بعدِ نمازِ فجر تا 7:40	مدنی حلقہ، ناشتہ، درجہ کی تیاری
7:40 تا 1:00	دعائے مدینہ و درجہ ٹائم
1:00 تا 2:15	وقفہ برائے نماز و طعام
2:15 تا 3:30	تعلیمی حلقہ
3:30 تا عصر	آرام
عصر تا مغرب	مدنی کام
مغرب تا عشاء	عشائیہ (یعنی رات کا کھانا)
بعدِ عشاء	2 گھنٹے تعلیمی حلقہ اور آرام

یہ جدول بہت عمدہ اور اکثریت کی طبیعتوں کا لحاظ کرتے ہوئے مُرتّب کیا گیا ہے، اس پر عمل کرتے ہوئے تعلیم، تربیت، نشاطِ طبیعت (Freshness) اور آرام سبھی چیزوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس جدول کے دائرے میں طَلَبہ کے زیادہ تر دن رات گزرتے ہیں اور یوں کچھ عرصے کے بعد ان کا درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن! درسی کُتُب کے ساتھ ذاتی مُطالَعَہ کی بات کی جائے اور کورس ورک سے ہٹ کر کُتُب بینی کا جائزہ لیا جائے تو کچھ طَلَبہ یہ عذر بیان کرتے ہوئے دامن چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ذاتی مُطالَعَہ کا وقت نہیں ہے، دوسرے کام بہت ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے جدول میں ظاہری طور پر دیگر چیزوں کے لئے وقت نہیں، مگر! یہ نتیجہ صرف سطحی ہے غور کیا جائے اور ذہن بنایا جائے تو مطالعہ کے لئے خاصہ وقت نکل سکتا ہے جیسا کہ:

کلاس شروع ہونے سے پہلے	20 منٹ
ظہر تعلیمی حلقوں کے بعد	30 منٹ
عشائیہ سے پہلے	20 منٹ
عشائیہ کے بعد	20 منٹ
5 نمازوں سے پہلے	ٹوٹل 25 منٹ
جمعرات کا نصف دن	120 منٹ، عصر تا آرام بقیہ کاموں کے ساتھ
جمعہ کا پورا دن	240 منٹ، دیگر کاموں کے ساتھ

مُحدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ مسجد میں حاضر ہوتے اور نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتے۔ (فیضان محدث اعظم پاکستان، ص9) ایک مدنی اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ انہوں نے مغرب تا عشاء کے فارغ ٹائم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اردو فتاویٰ جات، مختلف رسائل ختم کئے، یونہی امتحانات کے دنوں میں بعض کتابوں کی تیاری اس وقت میں بھی کر لیتے تھے۔

پیارے طلبہ کرام! ان تمام چیزوں کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

جدول کو پورا کرنے کے بعد بھی ذاتی مطالعہ کے لئے کم از کم روزانہ 115 منٹ اور ہفتہ میں 935 منٹ مل جاتے ہیں۔ اگر ایک صفحہ پڑھنے میں 7 منٹ لگتے ہوں تو ایک ہفتے میں 133 صفحات، مہینے میں 534 جبکہ بارہ ماہ میں 6 ہزار 411 صفحات کا مُطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس میں رمضان اور دیگر چھٹیوں کے اعتبار سے وقت بڑھایا جائے تو صفحات بڑھ بھی سکتے ہیں۔

یادرہے! یہ حساب تو رہائشی طلبہ کے اعتبار سے تھا یعنی جن کا پہلے ہی کافی وقت علمی اور تربیتی اُمور میں مصروف ہے اور جو طلبہ رہائشی نہیں، روزانہ آتے اور کلاس اٹینڈ کرکے واپس چلے جاتے ہیں وہ عموماً اپنا دن اس قدر مُنَظّم ہو کر نہیں گزار رہے ہوتے لہٰذا اگر وہ شوقِ مطالعہ رکھتے ہیں صرف "وقت نہیں ہے" کے بہانے کی وجہ سے رُکے ہوئے ہیں تو غور کریں جب رہائشی طلبہ اس قدر مصروفیت کے باوجود اتنا کچھ پڑھ سکتے ہیں تو آپ کیوں نہیں بلکہ آپ تو ان سے زیادہ پڑھ سکتے ہیں۔

اے مستقبل کے معمارو! یاد رکھئے! کتابوں کو پڑھے بغیر، مطالعہ سے جی چُرا کر، اِدھر اُدھر کے کاموں میں خود کو مصروف رکھ کر وقت گزارا تو جاسکتا ہے مگر آئندہ کے مسائل کا حَل نکالنے، اُمّت کی راہنمائی کرنے جیسی صلاحیتوں کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آج سُستی کی چادر نہیں اتاریں گے، اپنے ذاتی مطالعہ کو نہیں بڑھائیں گے تو اُمّت کو خوابِ غفلت سے کیسے بیدار کرسکیں گے، مثلِ مشہور ہے "خُفْتَہ را خُفْتَہ کے کُند بیدار" یعنی سویا ہوا شخص سوئے ہوئے کو کیسے جگا سکتا ہے۔ اٹھئے، رَوِش کو بدلئے اور اپنے اسلاف کا طرزِ عمل اپناتے ہوئے وقت کا مقابلہ کیجئے۔

نوٹ: یہ جدول موسم کے اعتبار سے بدلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اوقات میں بھی فرق آتا ہے لیکن جو فرصت والے اوقات بتائے گئے ہیں وہ ردّوبدل ہونے کے بعد مل جاتے ہیں۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کراچی: حسان رضا عطاری (درجہ خامسہ)، غلام ابو حنیفہ عبد القادر (درجہ خامسہ)، حافظ محمد اسامہ عطاری (درجہ سادسہ)، محمد رئیس (درجہ خامسہ)، **مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ سیالکوٹ:** فیصل عطاری (درجہ خامسہ)، امین احمد (درجہ رابعہ)، محمد بنیامین، **متفرق جامعۃ المدینہ (للبنین):** سید تصور حسین شاہ (درجہ سابعہ، جامعۃ المدینہ حیدر آباد)، اویس عطاری (درجہ سابعہ، جامعۃ المدینہ فیضان اوکاڑوی کراچی)، محمد شاف (درجہ اولی، جامعۃ المدینہ فیضان عثمان غنی، کراچی)، غلام مصطفیٰ عطاری (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ ایر مال روڈ، لاہور)، جاوید عبد الجبار (جامعۃ المدینہ فیضان عشق رسول کراچی)، محمد ندیم عطاری (درجہ سادسہ، جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ ساہیوال)، محمد عنصر خان عطاری مدنی (مدرس، جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن)، محمد اریب یامین (درجہ اولی، جامعۃ المدینہ کنزالایمان کراچی)، حافظ افنان عطاری (درجہ ثانیہ، فیضان بخاری لکڑی گراونڈ کراچی)،

مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃ المدینہ للبنات فیضان غزالی کراچی: بنت حبیب الرحمن (درجہ ثانیہ)، بنت حفیظ اللہ خان نیازی، بنت منصور (درجہ ثانیہ)، بنت محمد منصور (درجہ ثانیہ)، **جامعۃ المدینہ للبنات نشاط کالونی لاہور:** بنت محمد اقبال عطاریہ (معلمہ)، بنت محمد عارف عطاریہ (دورہ حدیث شریف)

متفرق جامعات المدینہ (للبنات): ام انس (درجہ اولی، آن لائن درس نظامی)، بنت زاہد حسنی مدنیہ (جامعۃ المدینہ فیضان عطار راولپنڈی)، ام رابعہ عطاریہ (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان عطار جیکسن کالونی کراچی)، بنت بابر حسین (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ پاکستانی بیکری حیدر آباد)، بنت عبد الرزاق (معلمہ، جامعۃ المدینہ 7 چک، غوثیہ ٹاؤن، سرگودھا روڈ فیصل آباد)، بنت سید احسان بخاری (درجہ اولی، جامعۃ المدینہ صدری للبنات فیروزوالا روڈ گوجرانوالہ)، بنت اشرف عطاریہ مدنیہ (جامعۃ المدینہ نقشبندیہ جلالیہ کنزالایمان گوجرہ)، بنت سید عامر عباس (جامعۃ المدینہ عائشہ صدیقہ، گجرات)، بنت سید محمد علی عطاری (درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ عطار المدینہ ملت ٹاؤن کراچی)، بنت محمد ندیم عطاری (جامعۃ المدینہ فیض عطار آگرہ تاج)، بنت عمران شاہ (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ فیضان عبد الغفار بسم اللہ سٹی)، بنت جاوید (فیضان شریعت، جامعۃ المدینہ فیضان مرشد نواب شاہ)، بنت کریم عطاریہ مدنیہ (جامعۃ المدینہ گلشن کالونی واہ کینٹ)، بنت محمد نواز (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ للبنات طیبہ کالونی شادباغ لاہور)، بنت محمد افتخار عطاریہ (درجہ دورہ حدیث شریف، جامعۃ المدینہ للبنات ٹاؤن شپ لاہور)، بنت محمد نعیم (درجہ اولی، جامعۃ المدینہ للبنات نگاہ عطار)، بنت ارشاد (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ للبنات انوار طیبہ مومن آباد)، بنت شیر علی (درجہ رابعہ)، بنت محمد یونس عطاریہ (دورہ حدیث، جامعۃ المدینہ للبنات جہرو)، بنت رشید احمد (درجہ اولی، جامعۃ المدینہ للبنات حاصلپور)، بنت محمد اقبال عطاریہ (درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ للبنات فیضان مرشد کھارادر کراچی)، بنت سلیم (درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ للبنات لیاقت کالونی حیدر آباد)، بنت محمد رزاق (درجہ اولی، جامعۃ المدینہ للبنات معراجکے سیالکوٹ)، بنت اسلام الدین (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ للبنات ممتاز آباد)، بنت ابراہیم عطاریہ (جامعۃ المدینہ للبنات وہاڑی)، بنت محمد علی (جامعہ پاکورہ پیرس روڈ)، بنت عبد الصفور (درجہ سادسہ، جامعہ گلشن مدینہ پٹیالہ)، بنت محمد اکمل (درجہ اولی، چاڑ ڈیفنس)، بنت محمد (درجہ دورہ حدیث، سمن آباد)، بنت انور علی (فیضان مشتاق مدینہ للبنات خیرپور میرس)، بنت غلام نبی عطاریہ (مدرسۃ المدینہ بالغات)، بنت غلام سرور (مدرسۃ المدینہ) بنت فلک ناز (مدرسۃ المدینہ آن لائن ایبٹ آباد)، بنت رفیق، بنت سلیم عطاریہ، بنت عبد الستار (ثانیہ)، بنت عصمت اللہ خان، بنت انوار احمد عطاری، بنت زاہد احمد۔

مہینے کے آخری دن

ابو رجب عطّاری مدنی*

مہینے کے آخری دن تھے، سلمان گھر پہنچا تو چھوٹے بیٹے فاروق کو پھر بُخار تھا، اس کی بیوی کہنے لگی: دو دِن ہوگئے اس کا بُخار اُتر نہیں رہا، کسی ڈاکٹر کو دکھائیں! مگر سلمان نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اسے گھر پر موجود بخار کا سِیرپ اور جوشاندہ وغیرہ پلاؤ، ٹھیک ہوجائے گا کیونکہ ”قبر کا حال مُردہ جانتا ہے“ کے مِصداق سلمان کو پتا تھا کہ اس کی جیب میں پیسے کم ہیں اور تنخواہ ملنے میں ابھی تین دن باقی تھے۔ اسے سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ بیوی نے جگادیا اور کہنے لگی: اُٹھئے! فاروق کا بخار بہت تیز ہوگیا ہے اسے فوراً کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔ بے چینی کی کیفیت میں وہ ڈاکٹر کے کلینک پہنچا، ڈاکٹر نے چیک اَپ کیا اور دوائیاں لکھ دیں۔ سلمان کی جیب میں پڑے 300روپے تو ڈاکٹر کی فیس میں چلے گئے، اب سُوال یہ تھا کہ دوائیاں کیسے خریدی جائیں؟ فاروق کو گھر چھوڑ کر وہ اپنے دوست جمال کے پاس پہنچا تاکہ اس سے کچھ پیسے اُدھار لے کر دوائی کا انتظام کرے، مگر جمال نے بھی شرمندگی سے سر جھکا کر معذرت کرلی کہ سلمان بھائی دَرْاَصْل **مہینے کے آخری دن** چل رہے ہیں، میں نے آج خود اُدھار پر گھر کا راشن لیا ہے۔ سلمان کو اب دوسرے دوست وسیم کی یاد آئی جو قدرے خوشحال تھا، وسیم نے حسبِ توقع اسے ہزار روپے قرض کے طور پر دے دیئے۔ بالآخر میڈیکل اسٹور سے بیٹے کی دوائی خریدی اور گھر پہنچ کر اسے کھلادی۔ کچھ دیر بعد فاروق کی طبیعت سنبھلنا شروع ہوگئی تو اس کی جان میں جان آئی لیکن سلمان اِس سوچ میں پڑگیا کہ آخر کب تک مہینے کے آخری دنوں میں پریشان ہوتا رہوں گا!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! انسان اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے دو طرح سے کماتا ہے:

1. کاروبار (Business) کے ذریعے
2. ملازمت (Job) کے ذریعے

پھر ملازمت کرنے والوں کی بہت بڑی تعداد سفید پوش (Middle Class) ہوتی ہے جو اپنی آمدنی (Income) اور خرچ (Expenditure) کے درمیان توازُن (Balance) قائم کرنے کی کوشش میں رہتی ہے لیکن پھر بھی ان میں سے ایک تعداد مہینے کے آخری دنوں میں مالی اعتبار سے پریشان رہتی ہے۔ اس طرح کے جملوں سے شاید آپ کا بھی واسطہ پڑا ہو کہ ”مہینے کے آخری دن چل رہے ہیں، ہاتھ تنگ ہے، یا کچھ قرض مل جائے گا، تنخواہ ملے گی تو لوٹا دوں گا۔“ ایک سروے رپورٹ کے مطابق ایک ترقی یافتہ ملک میں 48 فیصد اَفراد اپنے اَخراجات کیلئے موجود رقم اور مہینے کے آخر میں اس کے نہ بچنے کی وجہ سے پریشان ہی دکھائی دیتے ہیں چاہے ان کی تنخواہ کتنی ہی ہو! پھر پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں یہ تعداد کم ہوگی یا زیادہ؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ بہت سے افراد سوچتے ہیں کہ مہینے کے اختتام میں جو مسائل سامنے آتے ہیں ان کا سامنا کرنے والے وہ واحد شخص ہیں لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہوتی ہے کیونکہ اس پریشانی سے چند ایک کے سوا

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

شاید ہی کوئی تنخواہ دار بچتا ہو۔

پریشانی کی 5 وُجوہات اور اُن کا حل

مہینے کے آخری دِنوں میں مالی پریشانی کی ممکنہ طور پر کئی وُجوہات (Reasons) ہوسکتی ہیں، جن کے زیادہ تر ذِمّہ دار ہم خود ہوتے ہیں، اگر ہم تھوڑی احتیاط کریں تو مہینے کے آخری دِنوں میں پریشانی سے کافی حد تک بچ سکتے ہیں، آیئے بعض وُجوہات اور ان کے حل کا جائزہ لیتے ہیں:

1 **ایڈوانس تنخواہ لے لینا:** ہاتھ تنگ ہو اور دفتر سے ایڈوانس ملنے کی سہولت بھی موجود ہو تو سب سے آسان اور باوقار حَل (Solution) اسی کو تصور کیا جاتا ہے کہ تنخواہ میں سے کچھ رقم ایڈوانس لے لی جائے۔ لیکن اس کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ جو سیلری (پہلی تاریخ کو وُصول کرنے کی صورت میں) 30 دن استعمال ہونی تھی (اس کا کچھ حصہ مثلاً پانچ دن پہلے وُصول کرنے کی وجہ سے) اب 35 دن تک چلانی ہوگی۔ دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ایڈوانس لینے کی عادت بنالینے والے شخص کا مہینا 30 سے زیادہ دن کا ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا ہاتھ اکثر تنگ ہی دکھائی دیتا ہے۔ اس لئے خود پر پابندی لگائیں کہ میں نے ایڈوانس سیلری ہرگز نہیں لینی، اگر کسی مہینے بہت زیادہ مجبوری کی وجہ سے لینی بھی پڑے تو ذہن بنالیں کہ اب اسی رقم میں مجھے 30 سے زیادہ دن گزارنے ہیں۔

2 **گیس بجلی کا بِل زیادہ آنا:** اگر کسی مہینے گیس یا بجلی وغیرہ کا بِل توقع سے کہیں زیادہ آجائے تو مہینے کے آخری دنوں میں ہاتھ تنگ ہونا یقینی سی بات ہے۔ اب جو ہوا سو ہوا! اگلے مہینے پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں تو اپنے گھر میں گیس و بجلی کے خرچ پر باریکی سے غور کریں اور بچت کے طریقے اپنائیں، راحت پائیں۔ عالمی اسلامی اِسکالر امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "**بجلی استعمال کرنے کے مدنی پھول**" (27 صفحات) پڑھنا اس حوالے سے بہت فائدہ مند ہے۔

3 **چادر دیکھ کر پاؤں نہ پھیلانا:** اپنی آمدنی کو سامنے رکھ کر خرچ کرنے والا سُکھی رہتا ہے اور جو شخص چادر دیکھ کر پاؤں نہیں پھیلاتا وہ پریشانی سے دوچار رہتا ہے، غیر اہم یا غیر ضروری چیزیں خریدلینا، سالگرہ یا شادی میں شریک ہونے کے لئے نئے اور مہنگے لباس ہی خریدنا، حیثیت سے بڑھ کر گھر کی آرائش و زیبائش (Decoration) کا سامان خریدنا، آئے دن مُرغن کھانے پکانا، گھر پر پکانے کے بجائے ہوٹلوں سے کھانا منگوانے کی عادت مہینے کے آخری دنوں میں ٹینشن کا سبب ہوسکتی ہے۔

4 **قرض لینے کی عادت:** ضرورتاً قرض (Loan) لینے میں حرج نہیں لیکن بعضوں نے ہر مسئلے کا حل قرض کو سمجھ رکھا ہے، کسی بھی چیز کے خریدنے کا دل چاہا تو جھٹ سے قرض لے لیا، پھر جب محدود تنخواہ (Limited salary) میں قرض چکانا پڑتا ہے تو باقی بچنے والی رقم سے مہینے کے آخری دن گزارنا مشکل ہوجاتا ہے۔

5 **بچت کا غلط اندازہ لگانا:** ایسا بہت سے لوگوں کے ساتھ ہوا ہوگا کہ 20 یا 22 تاریخ کو حساب لگایا کہ پہلی تاریخ کو اتنی رقم بچ جائے گی، پھر اس بچت سے کچھ زیادہ ہی سیر و تفریح کرلی یا کسی اور کام میں خرچ کرڈالے، لیکن بعد میں جب زمینِ حقیقت پر قدم لگے تو پتا چلا کہ اندازے غلط نکلے اور پھر مہینے کے آخری دن پریشانی میں گزرے۔ آپ ایسا نہ کیجئے بلکہ بچت کنفرم ہونے کے بعد ہی اسے خرچ کیجئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آمدنی اور گھریلو اَخراجات میں توازُن (Balance) برقرار رکھنے کے لئے **گھریلو بجٹ** بنالینا بہت مُفید ہے۔ اس کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جُمادَی الاُخریٰ 1441ھ کے شمارے کے صفحہ 15 پر موجود مضمون "**گھریلو بجٹ کیوں نہیں بناتے؟**" ضرور پڑھئے۔

اللہ پاک ہمیں دُنیاوی و اُخروی پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قصاص برحق ہے

مفتی محمد قاسم عطاری*

اسلام میں قِصاص کا حکم موجود ہے اور قِصاص کی ایک صورت جان کے بدلے جان بھی ہے۔ دوسری طرف دنیا کے بہت سے ممالک میں سزائے موت (Death Sentence) پر پابندی ہے اور بہت سی تنظیمیں سزائے موت کے خلاف احتجاج اور اس پر اعتراض کرتی ہیں۔ اس اعتبار سے سزائے موت پر ہونے والے اعتراضات اسلام کے اِس حکم پر بھی وارِد ہوتے ہیں۔ اس لئے اس پر ہم کچھ تفصیلی کلام کرتے ہیں:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قصاص کا حکم سابقہ آسمانی دینوں اور کتابوں میں بھی موجود ہے چنانچہ بائبل عہد نامہ قدیم میں قصاص کا ذکر ان الفاظ سے کیا گیا ہے: تم ایک زندگی کے بدلے دوسری زندگی لو۔ تم آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ، پیر کے بدلے پیر۔ جلے کے بدلے جلاؤ، کھرَچ کے بدلے کھرچ کرو اور زخم کے بدلے زخم۔ (عہد نامہ قدیم، باب خروج 21، آیت 23 تا 25) دوسری جگہ بائبل عہد نامہ قدیم میں اس سزا کی حکمت بیان کرتے ہوئے کہا گیا: ایسا کر کے اپنے میں سے ایک بُرائی کو ختم کرو گے، اسرائیل کے تمام لوگ سنیں گے اور ڈریں گے۔ (عہد نامہ قدیم، باب استثناء 21، آیت 21) ایک جگہ بائبل عہد نامہ قدیم میں اغواکاروں کی حد (سزا) کا ذکر یوں کیا گیا: اگر کوئی آدمی اپنے لوگوں (اسرائیلیوں) میں سے کسی کا اغوا کرتا ہوا پایا جائے اور وہ اس کا استعمال غلام کے طور پر کرتا ہو یا اسے بیچتا ہو تو وہ اغوا کرنے والا ضرور مارا جانا چاہئے۔ اس طرح تم اپنے درمیان سے اس برائی کو دور کرو گے۔ (عہد نامہ قدیم، باب استثناء 24، آیت 7)

اب آیئے عقلی دلائل کی طرف، کسی بھی رِیاست (State) کی سب سے بنیادی ذمہ داری لوگوں کی جان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اگر کسی کی جان محفوظ نہیں تو ریاست کے نظام کی مرکزی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ جان کی حفاظت کے لئے بہت سے اقدامات کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک اِقدام سزاؤں کا نظام و نفاذ بھی ہے جو ایک طرف مجرم کے لئے عبرت و اصلاح کا سبب بنتا ہے اور دوسری طرف لوگوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ ریاست کی نظر میں لوگوں کی زندگیوں کی بہت اہمیت ہے کہ ایک قاتل جب ایک قتل کر سکتا ہے تو سو قتل بھی کر سکتا ہے، لہٰذا ایک قاتل کو سزائے موت دی جاتی ہے تاکہ ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کی جان کی عظمت و اہمیت پورے رُعب و دبدبے کے ساتھ دِلوں میں بیٹھ جائے اور آئندہ کوئی قاتل بننے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچے اور انجام یاد کر کے انسانیت کے قتل سے بچے۔

سزا کے مخالفین کا کہنا یہ ہے کہ موت کی سزا مجرم کے خاندان کو سب سے زیادہ متأثر کرتی ہے حالانکہ یہ دلیل نہایت کمزور ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر قاتل کا خاندان ہو

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر اس کا کوئی خاندان نہ ہو تو اب اسے یہ سزا دینے میں کوئی حَرَج ورُکاوٹ نہیں جیسے غیر مسلم ممالک میں ایسی اولاد کی کثرت ہے جن کے باپ کا علم ہی نہیں ہوتا اور ماں کے چھوڑ جانے یا مر جانے کے بعد عموماً ایسوں کا کوئی خاندان باقی نہیں رہتا لہٰذا ایسے ممالک میں تو سزائے موت ہونی ہی چاہیے جبکہ یہی لوگ زیادہ مخالفت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن ممالک میں ریاست لوگوں کی معاشی و تعلیمی ضروریات پوری کرتی ہے وہاں یہ سزا ہونی چاہیے کہ وہاں خاندان صرف جذباتی متاثر ہوگا لیکن بے کسی و بے بسی و محتاجی کا شکار نہ ہوگا تو اس اعتبار سے اکثر غیر مسلم ممالک میں تو سزائے موت ہونی ہی چاہیے۔ یہ ایک معارضہ ہے ورنہ ہمارے نزدیک اسلامی احکام اپنی شرائط کے ساتھ ہر جگہ کے لئے برابر ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر خاندان کے متأثر ہونے ہی کا مسئلہ ہے تو پھر دہشت گردوں اور باغیوں کو سزائے موت بھی نہ دی جائے اور نہ ہی ان کے خلاف مسلح ایکشن لیا جائے کیونکہ ایسے ایکشن میں بہت سی موتیں لازمی ہیں اور ہر مرنے والے دہشتگرد کا خاندان بھی متأثر ہوتا ہے۔

سزائے موت کے مخالفین دوسری دلیل یہ دیتے ہیں کہ انسانی زندگی بہت قیمتی ہے۔ اس کی قدر و قیمت کے پیشِ نظر سنگین سے سنگین جرم کے مرتکب افراد سے بھی اُن کی زندگی کا حق نہیں چھیننا چاہیے۔ اس کا جواب بھی یہی ہے کہ زمین میں بیج پھینک کر اگر پوری فصل ملتی ہو تو بیج کو نہیں دیکھا جاتا، یونہی دہشت گردوں کے خلاف فوجی ایکشن کرکے سینکڑوں زندگیوں کا خاتمہ کرکے اگر لاکھوں کروڑوں جانوں کو تحفظ ملتا ہو تو سینکڑوں موتوں کو نہیں دیکھا جاتا، یونہی اگر ایک قاتل کو سزائے موت دے کر ہزاروں کو قاتل بننے سے روک کر لاکھوں کروڑوں جانوں کی حفاظت ہوسکتی ہے تو قاتل کو سزا دینے میں کوئی حرج نہیں۔

بعض لوگ یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ اگر کسی کو سزائے موت دے دی اور وہ بے گناہ نکلا تو کوئی تلافی نہیں ہوسکتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فوجی کاروائیوں میں بکثرت بے گناہ مرتے ہیں اور ان کی بھی کوئی تلافی نہیں ہوتی تو کیا ایسی کاروائیاں ختم کردی جائیں؟ نیز جنہیں عمر قید ہوتی ہے اور اسی قید میں مر جاتے ہیں یا بڑھاپے میں جاکر باہر نکلتے ہیں تو ان کی عذاب والی زندگی کی کیا قیمت ہوئی اور اگر بعد میں پتہ چلے کہ بے گناہ تھے تو اب تلافی کیا ہوگی؟ ان تمام چیزوں کا حل یہ ہے کہ جرائم کی تحقیق اور عدالتی نظام بہتر سے بہترین کیا جائے، نہ کہ اصل قانون ہی کو ختم کردیا جائے۔

ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ سزائے موت جرائم کی کمی کا باعث نہیں بنتی، اس لئے اس کا فائدہ نہیں۔ اس وجہ سے اسے ختم کردینا چاہیے۔ یہ دلیل بھی غلط اور غور و فکر کی کمی کا نتیجہ ہے کیونکہ سزائے موت جرائم میں کمی کا سبب تو یقیناً ہے ورنہ اگر اس سے کوئی کمی نہیں ہوتی تو ساری سزائیں ہی ختم کردیں کہ جب سزائے موت جیسی بڑی اور سنگین سزا سے جرائم میں فرق نہیں پڑ رہا تو بقیہ چھوٹی موٹی سزاؤں سے کیا فرق پڑے گا لہٰذا سزاؤں کا پورا نظام ہی ختم کردیا جائے۔ بات یہ ہے کہ جرائم بڑھنے کے اسباب بہت سے ہوتے ہیں مثلاً غربت، تربیت کی کمی، جان و مال کی اہمیت لوگوں کو نہ سکھانا، قانون سے انصاف نہ ملنا، مجرموں کو چھوٹ ملنا، پیسے کی طاقت سے وکیل و جج خرید لینا اور ریاست کا اس پر ایکشن نہ لینا وغیرہ۔ دہشت گردوں اور باغیوں کے خلاف کاروائیوں کے باوجود دوبارہ دہشت گردی بھی ہوتی ہے اور بغاوت بھی۔ تو کیا اب یہ کہہ کر کاروائیاں چھوڑ دی جائیں کہ اس سے دہشت گردی و بغاوت کا مستقل خاتمہ نہیں ہو رہا یا کمی نہیں ہو رہی۔ ایسا نہیں کیا جائے گا بلکہ دیگر اقدامات مثلاً تعلیم و تربیت، افہام و تفہیم، حقوق کی ادائیگی، ظلم کا تدارک وغیرہا بھی ساتھ میں کئے جائیں تو دہشت گردی اور بغاوت ختم ہوگی، بِعَیْنِہٖ یہی چیز سزائے موت میں ہے۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

ٹھیکیدار کام میں تاخیر کرے تو اس کے پیسے کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم کسی کو اپنے گھر کے لئے فرنیچر بنانے کا ٹھیکہ دیتے ہیں اور وقت بھی طے ہو جاتا ہے کہ اس ٹائم تک بنا کر دے گا، رقم بھی طے ہو جاتی ہے کہ اتنے پیسے ایڈوانس دیئے جائیں گے اور اتنے پیسے بیچ میں دینے ہوں گے۔ پھر وہ دو چار مہینے لیٹ کر دیتا ہے جو پیسے طے ہوئے کیا ان میں سے ہم پیسے کاٹ سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی نہیں! یہ مالی جُرمانے کی صورت ہے اور دینِ اسلام کی تعلیمات کے مطابق مالی جُرمانہ لینا جائز نہیں، فقہائے اَحناف کا یہی موقف ہے۔ لہٰذا یہ معاملہ اِفہام و تفہیم سے حل کیا جائے۔ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ آپ اس سے کہیں کہ ہمارے پیسے واپس دے دو اور باہمی رضامندی سے سودا کینسل کر دیا جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چیز خریدنے کے بعد اس کے ریٹ طے کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر میں کسی ورکشاپ یا کارخانے کے مالک سے مال اٹھاتا ہوں اور اپنے ڈسپلے سینٹر شوروم پر لے کر آتا ہوں اور اسے فروخت کر دیتا ہوں۔ اور فروخت کرنے کے بعد پھر کارخانے کے مالک سے اس کے ریٹ طے کرتا ہوں۔ میرا ان سے بعد میں ریٹ طے کرنا درست ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ شریعتِ مطہّرہ کا اُصول ہے کہ جو چیز آپ خرید رہے ہیں اس کی قیمت معلوم ہونا ضروری ہے۔ شریعت کے اُصول و قوانین کے پیچھے حکمتیں ہوتی ہیں ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ بعد میں تنازُع نہ ہو، ایک دوسرے کا نقصان نہ ہو، ایک دوسرے کو ضَرر نہ پہنچے۔ لہٰذا سوال میں بیان کیا گیا طریقہ جائز نہیں اور نہ ہی ایسے سودے کی آمدنی حلال ہوگی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کمپنی کی طرف سے دکان دار کو دیئے گئے تحائف لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میری فوم کی دکان ہے میرا سوال یہ ہے کہ کمپنی اپنی تشہیر

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

(Advertising) کے لئے جو تحفے دیتی ہے کیا وہ لینا ٹھیک ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اس مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں، جن کا حکم درج ذیل ہے: 1 معمولی نوعیت کا گفٹ جس کا مقصد تشہیر ہوتا ہے جیسے عام طور پر کیلنڈر دے دیا جاتا ہے کہ دکان پر لگایا جائے گا کمپنی کا نام لکھا ہوا نظر آئے گا جس سے کمپنی کی تشہیر ہوگی، بعض اوقات کوئی ایسا پیپر دے دیتے ہیں جو ٹیبل پر رکھا جاتا ہے کہ یہ ٹیبل پر رکھا رہے گا اس پر کمپنی کا نام لکھا ہوا ہے تو اس سے کمپنی کی تشہیر ہوگی، اس کا مقصد تشہیر ہوتا ہے۔ یہ گفٹ لینا جائز ہے۔

2 ایک وہ انعام ہوتا ہے جو پروڈکٹ کی فروخت پر لگایا ہوتا ہے کہ آپ اتنی پروڈکٹس فروخت کریں گے تو آپ کو یہ انعام ملے گا، یہ بھی جائز ہے۔

3 ایک گفٹ وہ ہوتا ہے جس میں یہ طے ہوتا ہے کہ آپ صرف ہماری کمپنی کا مال فروخت کرو، دیگر کمپنیوں کا مال چھوڑ دو تو ہم آپ کو یہ گفٹ دیں گے۔ یہ رشوت کی صورت ہے۔ ڈاکٹروں کو میڈیکل کمپنیاں جو مختلف پیکیجز دیتی ہیں تحفہ تحائف کی صورت میں وہ بھی یہی تیسری صورت ہوتی ہے۔

اگر آپ اپنی مرضی سے دیگر کمپنیوں کا مال چھوڑنا چاہیں تو چھوڑ سکتے ہیں آپ اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ ہر کمپنی کا مال بیچیں یا کسی ایک ہی کمپنی کا مال بیچیں۔ کمپنی اگر آپ کو سیل پر انعام دے تو حرج نہیں، لیکن یہ کہہ کر دینا کہ آپ دیگر کمپنیوں کا مال چھوڑو گے تو یہ انعام ملے گا، یہ رشوت ہے اور یہ جائز نہیں۔

یہ جواب ایک عُمومی پس منظر میں تھا البتہ فوم کی کمپنیوں میں ڈیلر شپ ہوتی ہے کہ ڈیلر صرف ایک ہی برانڈ کا کام کرتا ہے کوئی اور کام کرتا ہی نہیں ہے چونکہ اس نے پہلے ہی سے ایک برانڈ منتخب کرلی ہے لہٰذا بیان کردہ صورتوں میں سے اب پہلی اور دوسری صورت ہی یہاں پائی جائے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لیبر سے تنخواہ کے ساتھ روزانہ کا دودھ طے کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ گوالے سے اگر اس طرح تنخواہ طے کی جائے کہ ماہانہ 8 ہزار روپے تنخواہ اور روزانہ ایک کلو دودھ ملے گا۔ اس طرح تنخواہ طے کرنا کیسا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: یہ جائز ہے۔ اس میں شرعاً حرج نہیں۔

عُموماً ہمارے یہاں جو لیبر رکھی جاتی ہے ان سے یہ بھی طے ہوتا ہے کہ کھانا ملے گا، اگر اس میں یہ طے کرلیا کہ ایک کلو دودھ بھی ملے گا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شوال المکرم کے چھ روزوں کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ روزے شوّال میں رکھے تو گویا کہ اُس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا۔ (مسلم، ص456، حدیث:2758)

عید کے بعد یہ چھ روزے ایک ساتھ بھی رکھ سکتے ہیں لیکن متفرق یعنی الگ الگ رکھنا افضل ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، 3/485 ملخصاً)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبانُ المعظم 1441ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: محمد فہد عطاری، محمد علی مقصود عطاری (راولپنڈی)، بنتِ محمد طفیل (حیدر آباد)، انہیں چیک روانہ کردیئے گئے۔ دُرست جوابات: 1 چار بزرگوں نے 2 ایک سال کے برابر۔ دُرست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام: 1 غلام مُرتضیٰ (خانیوال) 2 بنتِ اعجاز عطاریہ (گجرات) 3 عامر عطاری (سرگودھا) 4 محمد مُعَظَّم رضا عطاری (بدین) 5 بنتِ عبدُ الجبار (فیصل آباد) 6 محمد عثمان رضا عطاری (راولپنڈی) 7 عبدُ الرّحمٰن عطاری (عمرکوٹ) 8 محمد عمر عطاری (وہاڑی) 9 اویس اسلم (سیالکوٹ) 10 وقاص علی (حیدر آباد) 11 صابر علی عطاری (جھنگ) 12 بنتِ محمد آصف (لاہور)۔

تاجر صحابۂ کرام (قسط:01)

عبد الرحمٰن عطاری مَدَنی*

تجارت (Trade) انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی سنّت ہے، اس کے بہت فضائل ہیں۔ تجارت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ مخلوقِ الٰہی میں بہترین، اللہ کے بندوں میں اس کے پسندیدہ ترین یعنی رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کا ایک حصہ بھی تجارت میں گزرا ہے نیز اس اُمّت کی بُزُرگ ترین شخصیات یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے بھی اسے اپنایا ہے۔ حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ ترجمہ: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے۔[1] یعنی وہ دستکاری یا تجارت یا زراعت کے ذریعے کمائی کرتے تھے۔[2]

آیئے اب ان صحابہ کا ذکرِ خیر کرتے ہیں جنہوں نے تجارت کو اپنایا۔

حضرت صَخْر بن وَداعہ غامِدی رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدُنا صَخْر بن وَداعہ غامِدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا یعنی اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت عطا فرما۔[3]

حضرت سیّدُنا صَخْر رضی اللہ عنہ تاجر تھے اور اپنا مالِ تجارت دن کی ابتدا میں (سفر پر) بھیجا کرتے تھے، اس کی برکت یہ ہوئی کہ آپ بہت امیر ہوگئے اور آپ کا مال اتنا بڑھ گیا کہ آپ کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ مال کہاں رکھوں۔[4]

علامہ مُظْہِر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دن کے ابتدائی حصے میں سفر سنّت ہے اور حضرت سیّدُنا صَخْر رضی اللہ عنہ اس سنّت کی رعایت کرتے تھے تو (حضور کی دعا اور) اس سنّت پر عمل کی برکت سے آپ کا مال زیادہ ہوگیا کیونکہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا ضرور مقبول ہے۔[5]

حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ عبدُ اللہ بن قَیس اَشْعَرِی رضی اللہ عنہ زبردست فقیہ اور مُقْرِیْ یعنی قراٰن پڑھاتے تھے اور قراٰنِ مجید بڑی پیاری آواز میں پڑھتے تھے۔ آپ کے ذریعۂ معاش کے متعلق ملتا ہے کہ آپ دوائیاں فروخت کرتے تھے اور اس پر دلیل یہ واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دورانِ گفتگو آپ سے فرمایا: اِنَّمَا اَنْتَ مُدَاوِی (یعنی آپ تو محض دوائی دینے والے ہیں)۔ علّامہ ابن اَبِی زَمَنِیْن محمد بن عبدُ اللہ مُرِّی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 399ھ) نے حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کی وضاحت میں فرمایا کہ كَانَ يَبِيْعُ الْعَقَاقِيْرَ یعنی حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رضی اللہ عنہ ادویات بیچا کرتے تھے۔[6]

(1) بخاری، 2/11، حدیث: 2071 (2) عمدۃ القاری، 8/329 (3) ابو داؤد، 3/51، حدیث: 2606 (4) ابو داؤد، 3/51، حدیث: 2606، التاریخ الکبیر للبخاری، 4/259 (5) مرقاۃ المفاتیح، 7/454، تحت الحدیث: 3908 (6) التراتیب الاداریۃ... الخ، 2/57، سیر اعلام النبلاء، 4/44۔

* تاجر اسلامی بھائی

حضرت سیّدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

دربارِ صدیقِ اکبر میں ایک باوقار عورت داخل ہوئی تو امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس عظیم شخص کی بیٹی ہے جس نے زمانۂ رسالت میں اپنی جان راہِ خدا میں قربان کرکے اپنا ٹھکانہ جنّت میں بنالیا۔[1] انبیاء و مُرسلین علیہمُ السّلام کے بعد سب سے افضل شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس ذات کے بارے میں یہ اِعزازی کلمات ادا کئے وہ مُعزّز و محترم اور عظیم شخصیت حضرت سیّدنا سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ آپ عظیم صحابی ہیں، اسلام لانے کے بعد آپ نے اپنی زندگی عشقِ رسول میں بسر کی اور اس دنیا سے کُوچ کرتے ہوئے محبتِ رسول کے وہ انمول ہیرے عطا کر دیئے جن کی چمک سے تاریخ کے اوراق روشن اور عاشقانِ رسول کے سینے منوّر ہوگئے۔ آیئے! اس عظیم صحابی رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات پڑھتے ہیں۔

قوم کا سردار: حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کا شمار انصار کے ان 70 یا 72 خوش نصیب مرد حضرات میں ہوتا ہے جنہوں نے اعلانِ ہجرت سے قبل عُقبہ (مکہ کے قریب گھاٹی) میں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ اَقدس پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔[2] اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے رب کے حکم سے نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے جن بارہ معتبر اور قابلِ اعتماد افراد کو نقیب (قوم کا سردار) بنایا ان معزز افراد میں آپ بھی شامل تھے۔[3] آپ زمانۂ جاہلیت سے ہی لکھنا جانتے تھے، حالانکہ اس دور میں اہلِ عرب میں بہت کم لوگوں کو لکھنا آتا تھا۔[4]

ایثار کی اعلیٰ مثال: حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سعد بن ربیع اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، حضرت سعد کے پاس دو باغ تھے اور آپ کی دو بیویاں تھیں، آپ رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ گھر لے آئے پھر کھانا منگوایا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر کہا: تم میرے دینی بھائی ہو تمہارے پاس کوئی زوجہ بھی نہیں ہے، میری دو عورتوں میں سے جو آپ پسند کریں میں اس کو طلاق دے دوں اور آپ اس سے نکاح کرلیں۔ میرے دو باغ ہیں جو آپ کو پسند آئے رکھ لیجئے، لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہ تمہاری عورت کی ضرورت ہے نہ تمہارا باغ چاہئے، میں نے اس لئے اسلام قبول نہیں کیا، تم مجھے (کاروبار کرنے کے لئے) بازار کا راستہ بتادو۔[5]

غزوات میں شرکت: آپ رضی اللہ عنہ جنگِ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے اور غزوۂ اُحد سن 3 ہجری ماہِ شوّال میں ہی شہادت کا درجہ پایا۔[6] اپنے اس پیارے صحابی سے پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت اور شفقت ملاحظہ کیجئے۔

خیریت دریافت فرمائی: غزوۂ اُحد میں مشرکین 70 کے قریب مسلمانوں کو شہید کرکے مکہ کی طرف لوٹ چکے تھے، مسلمان اپنے شُہدا کو ڈھونڈ رہے تھے اس موقع پر نبیِّ رحمت صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے کلمات اور جذبات آپ کے لئے یہ تھے: کیا کوئی

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

ایسا شخص ہے جو جاکر دیکھے کہ سعد بن ربیع کے ساتھ کیا ہوا؟ وہ زندہ ہیں یا شہید ہو چکے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے حضرت سعد بن ربیع کی خبر معلوم کرنے کے لئے بھیجا اور فرمایا: اگر تم سعد کو دیکھو تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اسے بتانا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم پوچھ رہے ہیں کہ تم کیسے ہو؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شُہَدا کے درمیان چکر لگاتے ہوئے حضرت سعد بن ربیع کو کئی مرتبہ پکارا مگر کوئی جواب نہ ملا، اچانک ایک جگہ سے کمزور سی آواز آئی: کیا ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ اس جانب بڑھے تو دیکھا کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ میں کچھ زندگی باقی ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بھیجا ہے کہ دیکھوں کہ تم زندہ ہو یا نہیں؟ زندگی کے آخری لمحات میں اس سچے عاشقِ رسول کے جذبات کیا تھے، ملاحظہ کیجئے۔ **خوشی کی خبر:** حضرت زید رضی اللہ عنہ کے کلمات سُن کر حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور پوچھا: رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم حیات ہیں، حضرت زید نے جواب دیا: ہاں وہ صحیح سلامت ہیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے تمہیں سلام بھیجا ہے، آپ نے جواب دیا: رسولُ اللہ پر سلام ہو اور تم پر بھی! تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں کہ پیارے آقا محفوظ ہیں اب میرا دل مرجانے پر خوش ہو رہا ہے، تم بارگاہِ رسالت میں میرا سلام پہنچا دینا اور عرض کرنا کہ یارسولَ اللہ! میں جنّت کی خوشبو محسوس کررہا ہوں، عرض کرنا کہ سعد کہہ رہا ہے: اللہ پاک ہماری طرف سے آپ کو اس سے بھی بہتر بدلہ عطا کرے جو کسی نبی علیہِ السّلام کو ان کی اُمّت کی طرف سے عطا فرماتا ہے۔ **قوم کو پیغام:** میری قوم انصار کو سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ بیعتِ عُقبہ میں تم نے رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے عہد کیا تھا، اگر تم میں کوئی پلک جھپکنے والا بھی ہوا اور رسولُ اللہ شہید ہوگئے تو بارگاہِ الٰہی میں تمہارا کوئی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا۔ یہ کہہ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس دنیائے فانی سے کُوچ کرگئے۔ آپ کے جسم پر تیروں، نیزوں اور تلواروں کے 70 نشانات موجود تھے۔[7] **دُعائے خیر:** جنابِ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو جب یہ خبر پہنچی تو زبانِ رسالت پر یہ دُعائیہ کلمات تھے: اس پر رَحمت ہو کہ زندگی و موت ہر حال میں اللہ و رسول کے لئے مخلص رہا۔[8] **جسم سلامت رہا:** شُہَدائے اُحد میں حضرت خارِجَہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، حضرت سعد بن ربیع اور حضرت خارِجَہ رضی اللہ عنہما کو ایک ہی قبر میں دفنایا گیا، 46 سال کے طویل عرصے بعد حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں کنوؤں کے درمیان نہر کی کھدائی کا کام شروع ہوا تو اعلان کیا گیا: شُہَدائے اُحد کے وُرَثاء حاضر ہو جائیں، لوگ وہاں آئے (قبروں میں نمی آچکی تھی چنانچہ کھدائی کی گئی) تو شُہَدا کے جسم تروتازہ تھے، شہدا کو قبروں سے نکالا گیا تو یوں لگتا تھا کہ نیند کی حالت میں ہیں اور کل ہی دفن ہوئے ہیں، قبریں مُشک جیسی خوشبو سے مہک رہی تھیں، حضرت خارِجَہ بن زید اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کی قبر (نمی والی قبروں سے) علیحدہ تھی (یعنی اس میں پانی نہیں آیا تھا) لہٰذا ان کے اجسام کو نہیں نکالا گیا اور قبر کو دوبارہ بند کردیا۔[9]
بچیوں کو وِراثت دلوائی: آپ رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ آپ کی دو بیٹیوں کو بارگاہِ رسالت میں لائیں اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم! یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اب ان کے چچا نے کُل مال لے لیا ہے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہو ان کی شادی نہیں کی جاسکتی، حُضورِ اکرم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادے گا، پھر آیتِ مِیراث نازل ہوئی اور رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لڑکیوں کے چچا کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو ثُلُث (دو تہائی) دے دو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصّہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔[10]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) معجم کبیر، 6/25، حدیث: 5401 ملخصاً (2) معجم کبیر، 6/24، حدیث: 5395، زرقانی علی المواھب، 2/85 (3) الاحاد والمثانی، 3/397، حدیث: 1822 (4) طبقات ابن سعد، 3/396 (5) معجم کبیر، 6/27، حدیث: 5407، طبقات ابن سعد، 3/396 ملخصاً (6) طبقات ابن سعد، 3/396 (7) سیرت حلبیہ، 2/333، زرقانی علی المؤطا، 3/64، تحت الحدیث: 1028، محیط البرھانی، 2/292، سیر اعلام النبلاء، 1/198، 199 ملخصاً (8) اسد الغابہ، 2/414 (9) طبقات ابن سعد، 3/396، سیرت ابن کثیر، 3/87 (10) ترمذی، 4/28، حدیث: 2099۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

حضرت خواجہ حافظ احمد یسوی علوی حنفی

حضرت مولانا شیخ عیسٰی جند اللہ صدیقی

شوّالُ المکرّم اسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 45 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوّالُ المکرّم 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 13 کا تعارف مُلاحَظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) حضرت ابو عامر عُبید بن سلیم اشعری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے چچا تھے، قدیمُ الاسلام صحابی ہیں، ابتدا میں نابینا تھے، پھر اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی روشنی عطا فرمادی، پہلے حبشہ اور پھر مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی، غزوۂ حُنین (10 شوال 8ھ) میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے لئے لواء (جھنڈا) باندھا اور دشمنوں کی جانب روانہ فرمایا، آپ نے بہت بہادری و شجاعت کے ساتھ اس غزوے میں حصہ لیا پھر بالآخر اسی جنگ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ عَامِرٍ وَّ اجْعَلْهُ مِنْ اَعْلٰی اُمَّتِیْ فِی الْجَنَّةِ (اے اللہ! ابو عامر کی مغفرت فرما اور انہیں جنّت میں میری اُمّت کے اعلیٰ طبقے میں شامل فرما)۔[1]

(2) حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن ابو بکر تیمی قرشی رضی اللہ عنہما کی ولادت مکّۂ مکرّمہ میں ہوئی۔ آپ اور حضرت اسماء بنتِ ابو بکر رضی اللہ عنہم ایک ہی والدہ سے تھے، آپ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے اور ہجرتِ مدینہ کا شرف پایا، آپ غزوۂ طائف میں زخمی ہو کر تندرست ہوگئے تھے مگر پھر اس زخم کے کھل جانے پر شوّال 11ھ میں شہید ہوگئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام: (3) پیرِ ترکستان حضرت خواجہ حافظ احمد یسوی علوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پانچویں صدی کے آخر میں سیرام جنوبی قازقستان میں ہوئی۔ 27 شوّال 562ھ کو وصال فرمایا، مزار یسہ (نزد ترکستان) جنوبی قازقستان میں ہے۔ آپ مُرید و خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، صاحبِ دیوان صوفی شاعر، مُبلّغِ اسلام اور سلسلۂ یسویہ کے بانی تھے۔ آپ ترکوں کی مؤثر شخصیت ہیں۔[3]

(4) شہزادۂ نبیرۂ غوثُ الاعظم حضرت سیّد ابو نصر محمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد حضرت سیّد ابو صالح نصر بن سیّد عبدُ الرّزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہما اور دیگر عُلَمائے کرام سے علم حاصل کیا، آپ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بہت مشابہ، عالمِ دین، مُتّقی اور مدرسہ بابُ الازج کے مُدرِّس تھے، 12 شوّال 656ھ کو فوت ہوئے اور مدرسہ بابُ الازج (بغداد) میں دفن کئے گئے۔[4]

(5) مسیحُ الاولیا حضرت مولانا شیخ عیسٰی جند اللہ صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایلچ پور (ضلع امراوتی، مہاراشٹر) ہند میں 962ھ کو ہوئی اور 14 شوّال 1031ھ کو محلہ سندھی پورہ برہانپور (مدھیہ پردیش) ہند میں وصال ہوا، یہیں مزار مرجعِ خاص و عام ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، 13 سے زیادہ کُتُب و رَسائل کے مُصنّف اور سلسلۂ قادریہ شطاریہ کے شیخِ طریقت تھے۔[5]

(6) قطبُ الاقطاب حضرت علّامہ پیر سیّد آدم خان بنوری مشوانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت قصبہ ہودہ (نزد سرہند شریف، پٹیالہ) ہند میں 997ھ میں ہوئی اور وصال 13 شوّال 1053ھ کو مدینۂ منوّرہ میں فرمایا، جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ مادرزاد ولی، علمِ لَدُنّی سے مالامال، نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار، صاحبِ کرامات، بانیِ خانقاہِ نقشبندیہ بنور (نزد چنڈی گڑھ ہند) اور حضرت مُجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اَجلّہ خلفا

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی
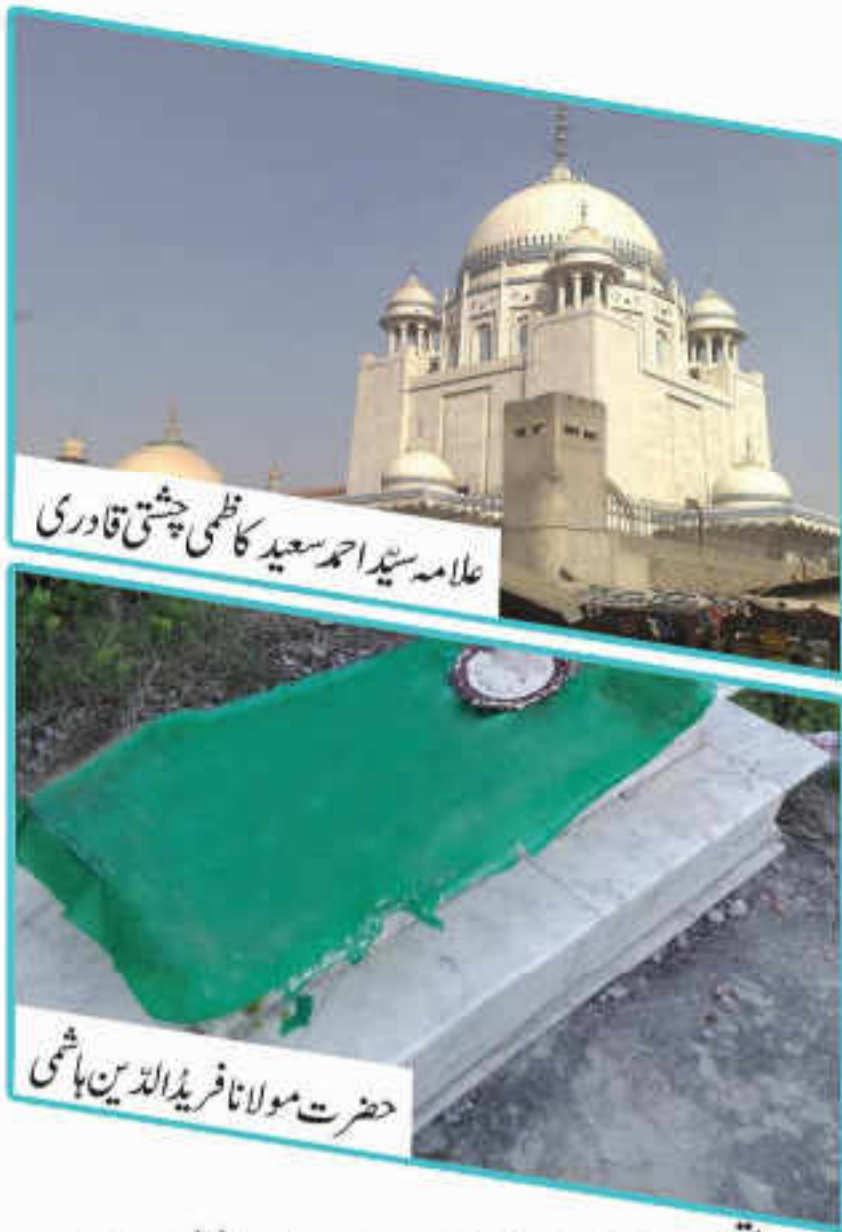
علامہ سید احمد سعید کاظمی چشتی قادری

حضرت مولانا فریدُالدّین ہاشمی

میں سے تھے۔[6] 7 ولیِ شہیر حضرت شاہ گدا سید ابو تراب حسینی قادری شطّاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شیراز ایران میں ہوئی اور وفات 14 شوال 1071ھ کو لاہور میں ہوئی، آپ کا دربار (ریلوے کالونی، گڑھی شاہو) لاہور میں ہے۔ آپ حضرت علّامہ شاہ وجیہُ الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے مُرید و خلیفہ، صاحبِ کرامت اور مجذوبانہ و قلندرانہ انداز کے حامل تھے۔[7] 8 حضرت جی کلاں حضرت پیر شاہ میاں غلام محمد پشاوری سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1101ھ میں پشاور کے علمی و صوفی خاندانِ مجددی میں ہوئی اور یہیں یکم شوال المکرم 1175ھ کو وصال فرمایا، مزار باغ اسدُاللہ خان ریلوے روڈ پشاور میں ہے۔ آپ عالمِ باعمل، جامع شرائط شیخِ طریقت اور خانقاہ مجددیہ پشاور کے سجّادہ نشین تھے۔[8] **عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:** 9 شیخُ الاسلام حضرت علّامہ شیخ ابوحامد احمد اِسْفَرَائینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اِسفرائین (نزد نیشاپور، خراسان) ایران میں 344ھ میں ہوئی جبکہ وفات 19 شوال 406ھ کو بغداد میں ہوئی، مزار بابِ حرب میں ہے۔ آپ فقہِ شافعی کے عظیمُ المرتبت مفتی، عالم، مُناظر، کئی کُتُب کے مُصَنِّف، حدیثِ پاک کے ثقہ راوی، استاذُ العُلَماء، مُتّقی و زاہد اور چوتھی صدی ہجری کے مُجَدِّدِ اسلام تھے۔[9] 10 حضرت مولانا مفتی شاہ محمد رُکنُ الدّین اَلْوَری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع کھیڑلہ (ضلع گڑگانوہ نزد دہلی ہند) میں ہوئی اور انتقال 21 شوال 1355ھ کو اَلْور (راجستھان ہند) میں ہوا، مزارِ مبارک یہیں ہے۔ آپ ایک فقیہ، عالم، سلسلۂ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت، صاحبِ تصنیف بُزرگ ہیں، "رکن دین" آپ کی ہی تصنیف ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوال کرکے استفادہ کیا۔[10]

11 تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، استاذُ العُلَماء حضرت مولانا فریدُالدّین ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1324ھ میں بھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال، ضلع اٹک، پنجاب) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 2 شوال 1392ھ کو وصال ہوا، آپ تلمیذِ مولانا مشاق احمد کانپوری رحمۃ اللہ علیہ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم درجہ (Class Fellow)، جیّد عالمِ دین اور ماہر مُدرّس تھے۔[11] 12 غزالیِ زماں، رازیِ دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1331ھ محلہ کٹوتی امروہہ (ضلع مرادآباد یوپی) ہند میں ہوئی، آپ شیخُ الحدیث، استاذُ العُلَما، بانیِ جامعہ اسلامیہ عربیہ انوارُ العُلوم، بہترین خطیب، مُصنّفِ کُتُب، دینی، قومی اور ملّی رہنما، شیخِ طریقت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ وصال 26 رمضان 1406ھ کو ہوا، سالانہ عرس چار پانچ شوال کو ہوتا ہے۔ مزار عید گاہ مدینۃُ الاولیاء ملتان میں ہے۔[12] 13 صاحبزادۂ قطبِ مدینہ، حضرت مولانا حافظ فضلُ الرّحمٰن قادری مَدَنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1344ھ کو محلہ بابُ السّلام زقاق الزرندی مدینۂ مُنوّرہ میں ہوئی اور 27 شوال 1423ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، بہترین قاری اور شیخِ طریقت تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری مدّظلّہُ العالی کو آپ سے سلاسلِ کثیرہ کی خلافت حاصل ہے۔[13]

---

(1) طبقاتِ ابنِ سعد، 2/115، اصابہ، 7/210 (2) اسد الغابہ، 3/305 (3) اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 2/157، 158، مرآۃ الاسرار، ص533، وفیات الاخیار، ص16 (4) اتحاف الاکابر، ص396 (5) برہان پور کے سندھی اولیا، ص82 تا 115 (6) سوانح حیات سید آدم بنوری، ص31 تا 103 (7) تذکرہ اولیائے لاہور، ص231 تا 234 (8) تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد، 1/101 تا 103 (9) وفیات الاعیان، 1/94 (10) جہانِ امام احمد رضا، 5/386 تا 390 (11) علامہ قاضی عبد الحق ہاشمی اور تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص131 (12) فیضانِ علامہ کاظمی، ص3 تا 60 (13) سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 2/406 تا 417، انوار قطب مدینہ، ص576، تعارف امیر اہل سنت، ص73۔

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

سب سے اچھی کتاب

حیدر علی مدنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خوبصورت ارشاد ہے: "فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ" یعنی بہترین بات اللہ کی کتاب (قراٰنِ مجید) ہے۔ (مسلم، ص335، حدیث:2005)

اچھے بچو! قراٰنِ کریم اللہ پاک کی آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اپنے بندوں کی راہنمائی (Guidance) کیلئے اُتاری ہے۔ جیسے اللہ پاک اپنی تمام مخلوقات سے اعلیٰ اور بَرتَر (Superior) ہے یونہی اس کی کتاب یعنی قراٰنِ مجید بھی تمام کتابوں سے افضل اور بہترین ہے۔

پیارے بچو! قراٰنِ مجید دنیا کی واحد بے مثال (Matchless) کتاب ہے کہ اس جیسی کتاب ساری دنیا کے عُلَما (Scholars) بھی مل کر نہیں لکھ سکتے۔ دوسری کتابوں میں تبدیلی ہو سکتی ہے بلکہ پہلے کی آسمانی کتابوں زبور، توریت، انجیل میں تبدیلی کی بھی گئی لیکن قراٰنِ مجید کی حفاظت کا ذِمّہ خود اللہ پاک نے لیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب سے قراٰنِ مجید نازل ہوا ہے اس میں ایک حرف کی بھی کمی بیشی یا تبدیلی نہیں ہوئی۔

اس کے پڑھنے والے کو ہر ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس میں لکھے گئے سبق آموز (Moralizer) تاریخی واقعات، اچّھی اور کامیاب زندگی گزارنے کے راہنما اصول، ہر ایک بات ہی انسان کے لئے مُفید ہے جن سے نصیحت حاصل کرنے والا دنیا و آخرت میں کامیاب (Successful) ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں قراٰنِ مجید پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچوں کے امیرِ اہلِ سنّت

امّی ابّو کو پریشان نہ کریں

محمد عباس عطّاری مدنی*

پیارے بچو! عید خوشی کا دن ہے اور اس دن بچّے اور بڑے اچّھے کپڑے پہنتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس نئے کپڑے لینے کے لئے پیسے نہیں ہوتے لیکن بچّے نئے کپڑے لینے کے لئے ضد کرتے ہیں۔ آیئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا عید کے دن نئے کپڑے ہی پہننا ضروری ہیں؟

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "عید کے دن نئے کپڑے پہننا ثواب کے لئے ہو اور شریعت کے مطابق ہوں تو مستحب ہے کہ عمدہ کپڑے پہنیں، نئے کپڑے نہیں ہیں تو گھر میں جو عمدہ کپڑے ہیں وہ پہن لیں ورنہ کوئی سے بھی دُھلے ہوئے کپڑے پہن لیں۔ (مَدنی مذاکرہ، 25رمضان 1438ھ)

پیارے بچو! آپ بھی نئے کپڑوں کی ضد کرکے اپنے ابّو امّی کو پریشان نہ کیا کریں بلکہ نئے کپڑے نہ ہونے کی صورت میں اچّھے بچّوں کی طرح جو صاف ستھرے کپڑے ہوں وہی پہن لیا کریں۔ کپڑے بھی وہ پہنیں جو شریعت کے مطابق ہوں یعنی ان پر کارٹون یا کسی بھی جاندار کی تصاویر بنی ہوئی نہ ہوں، اسی طرح بچّے بچّیوں کے اور بچّیاں بچّوں جیسے لباس نہ پہنیں بلکہ جو بچّوں کے کپڑے ہیں وہ بچّے اور جو بچّیوں کے کپڑے ہیں وہ بچّیاں پہنیں۔

پیارے بچو! نیّت کریں کہ ہمیشہ سنّت کے مطابق لباس پہنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

خُدارا! میری مدد کرو! مجھے اس مصیبت سے باہر نکالو! میری مدد کرو! مگرمچھ (Crocodile) دوسرے جانوروں سے مدد کی اپیل کرتا رہا لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

سارے جانور اور پرندے جنگل کی سب سے زیادہ خوبصورت جگہ "آسمانی تالاب" کے کنارے ہاتھی کی شادی میں دعوت اُڑا رہے تھے جب مگرمچھ کے حلق (Throat) میں کانٹا پھنس گیا اور وہ مدد کے لئے پکارنے لگا۔ مگرمچھ کی یہ حالت دیکھ کر ٹِلّو گدھا غصے سے بولا: ارے میاں! کس نے کہا تھا کہ جلدی جلدی کھاؤ، اب بھگتو! لیکن آخر مگرمچھ تھا تو اس کا پُرانا دوست، اس لئے ٹِلّو نے ہمدردی دِکھاتے ہوئے کہا: سوری بھائی! میں تمہاری مدد کرنا تو چاہتا ہوں مگر سمجھ نہیں آرہا کہ کس طرح تمہارے گلے سے کانٹا نکالوں؟

مگرمچھ نے کہا: شکریہ بھائی! کم اَز کم تم نے میری بات تو سُنی باقی سارے تو کھانا کھانے میں مگن ہیں۔ ویسے غلطی میری ہی ہے، مچھلیاں دیکھ کر جلد بازی میں کھانے لگ گیا اور اس تکلیف میں پڑ گیا، تم کھانا کھاؤ میں کسی اور سے کہہ کر دیکھتا ہوں۔

بگلا (Egret) اپنے حصّے کا کھانا ختم کرکے بیٹھا ڈکاریں لے رہا تھا، اسے فارغ دیکھ کر مگرمچھ اس کے پاس آکر بولا: بگلے بھائی! میں بہت تکلیف میں ہوں اور میرے خیال سے اس وقت صرف تم ہی میری مدد کرسکتے ہو۔ بگلے نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا: جاؤ جاؤ! میں تمہاری مدد کیوں کروں؟ تم میرے رشتہ دار لگتے ہو؟

مگرمچھ کو اس کی عادت کا پتا تھا اسی لئے مچھلیوں کا لالچ دیتے ہوئے کہنے لگا: ارے بھیّا! اگر تم اپنی لمبی سی گردن میرے گلے میں ڈال کر یہ کانٹا نکال دو تو میں تمہیں کھانے کے لئے اپنے حصے کی بھی مچھلیاں دے دوں گا۔

مگرمچھ کی پیشکش (offer) سُن کر تو بگلے کے منہ میں پانی آگیا اور وہ فوراً مگرمچھ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ جھٹ سے لمبی سی گردن مگرمچھ کے منہ میں ڈالی اور کچھ ہی دیر میں اس کے حلق سے کانٹا نکال دیا۔

بگلے نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا: چلو بھائی! اب جلدی سے اپنا وعدہ پورا کرو اور میرے کھانے کے لئے مچھلیاں لے آؤ۔

مگرمچھ ہنستے ہوئے بولا: تم نے اپنی نازُک سی گردن میرے خونخوار (Blood thirsty) منہ میں ڈالی، میں نے تمہیں کچھ کہا؟ نہیں نا؟ دیکھو! تم بالکل سلامت ہو، کیا یہ تھوڑا ہے؟ شکر کرو کہ میں نے تمہیں کھایا نہیں۔ چلو شاباش! جلدی یہاں سے اُڑ جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ اب مجھے بھوک لگ جائے اور تم میری خوراک بن جاؤ!

ناراض بگلا یہ کہہ کر اُڑ گیا: اگر آئندہ تمہارے گلے میں کانٹا پھنسا تو میں بالکل بھی تمہاری مدد نہیں کروں گا، اور تم چیختے رہنا!

پیارے بچّو! کسی کی مدد کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن اس بات کا خیال رہے کہ مدد میں لالچ شامل (Include) کرنا اچھی بات نہیں، پریشان لوگوں کی مدد کسی فائدے کے لئے نہیں بلکہ صرف اللہ پاک کو خوش کرنے کے لئے کرنی چاہئے نیز مدد کرنے سے پہلے اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں کہ کہیں آپ خود ہی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

عید میٹھی کیسے ہوئی؟

ابو عُبید عطاری مدنی*

عید مبارک امّی جان! اب جلدی سے شِیر خُرما(Sheer khurma) دے دیں، ننّھے میاں عید کی نماز پڑھ کر آ چکے تھے سب سے عید ملنے کے بعد اب کچن میں امّی جان کے پاس کھڑے تھے۔

خیر مبارک ننّھے میاں! سفید کُرتا شلوار میں ننّھے میاں خوب چمک رہے تھے، امّی جان نے پہلے تو مَا شَآءَ اللہ کہا پھر پیار سے بولیں: آپ لاؤنج میں اپنے ابو جان کے پاس چل کر بیٹھیں، ابھی لاتی ہوں۔

امّی جان شِیر خُرما لائیں تبھی ابو کے فون کی بیل بجی، ابو نے فون ریسیو کیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کہتے ہوئے کال کاٹ دی: آپ پریشان نہ ہوں میں ابھی آپ کی طرف آتا ہوں۔

ابو کے فون رکھتے ہی دادی بولیں: خیریت ہے بیٹا، کس کا فون تھا؟ جی وہ برابر والے جنید صاحب کا فون تھا، کہہ رہے تھے کہ آج صبح سے بجلی نہیں آرہی ان کے گھر، پتا نہیں کیا خرابی ہوگئی ہے، میں ذرا دیکھ کر آتا ہوں، اتنا کہہ کر ابو جانے کے لئے اٹھے تو ننّھے میاں فوراً کہنے لگے: ابو جان! آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کو جُھولے دِلوانے لے جاؤں گا!

جی جی بیٹا مجھے یاد ہے، بس! میں تھوڑی دیر میں آرہا ہوں پھر چلیں گے تب تک آپ شِیر خُرما کھائیں، پورا پیالہ ختم کرنا ہے میرے بیٹے نے، ابو نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلے گئے۔

ننّھے میاں شِیر خُرما ختم کر چکے لیکن ابو نہیں پہنچے، کافی دیر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام، صفحہ اور لائن نمبر لکھئے۔
1 قراٰنِ مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ پاک نے لیا ہے 2 تم کھانا کھاؤ میں کسی اور سے کہہ کر دیکھتا ہوں 3 تم ابھی بچّے ہو اس بارے میں بات نہ کرو 4 مدد تو اسی وقت کرنی چاہئے جب کسی کو ضرورت ہو 5 ہم نے تو پانی نہیں ضائع کیا۔ ◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔
(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

انتظار کرتے رہے، آخر کار ٹی وی آن کیا تو مدنی چینل پر بہت پیارا پروگرام آرہا تھا "بچوں کی عید امیرِ اہلِ سنّت کے ساتھ"، ننھے میاں دلچسپی سے پروگرام دیکھنے لگے۔

کافی دیر بعد ابو واپس گھر آئے تو ننھے میاں جو مدنی چینل دیکھتے دیکھتے سب کچھ بھول چکے تھے ابو کو دیکھتے ہی انہیں یاد آیا کہ آج تو جھولے لینے باہر جانا تھا، اتنے میں ابو ان کے پاس پہنچ کر کہنے لگے: چلو بھئی ننھے میاں! جھولے لینے چلیں۔ مجھے اب آپ کے ساتھ نہیں جانا آپ نے میری عید پھیکی کر دی، ننھے میاں نے رُوٹھے لہجے میں کہا۔ پھیکی عید؟ ننھے میاں کی امی! آپ نے شیر خرما میں چینی نہیں ڈالی تھی کیا؟ ابو نے مِزاحاً کہا۔ ابو جان! میں صبح سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں اور آپ مجھے چھوڑ کر کسی اور کے کام میں لگ گئے اور اتنی دیر بھی لگادی، ننھے میاں رونی صورت بنا کر بولے۔

بیٹا پہلے آپ سنیں تو کہ مجھے دیر کیوں ہوئی، پہلے تو الیکٹریشن ہی نہیں مل رہا تھا ساری دکانیں بند تھیں، آخر کار ایک الیکٹریشن کو اس کے گھر سے بلایا مگر بجلی کی خرابی اسے بھی پتا نہیں چلی تو اس نے ہمارے گھر سے ایک تار کے ذریعے بجلی کا کنیکشن جوڑا تب جا کر ان کے گھر پنکھے چلنے لگے۔ ابو نے اپنی بات ختم کی تو ننّھے میاں جلدی سے بولے: لیکن مدد بعد میں بھی تو ہو سکتی تھی؟

بیٹا! جنید صاحب ہمارے پڑوسی ہیں، اتنی گرمی میں ان کے گھر پنکھا بھی نہیں چل رہا تھا، کیا یہ اچھی بات تھی کہ ہم خود تو ایئر کولر کی ٹھنڈی ہوا کھائیں اور پڑوسی تکلیف میں ہو، ویسے بھی کچھ دن پہلے آپ ہی تو بتا رہے تھے کہ اچھا پڑوسی وہ ہوتا ہے جو اپنے پڑوسیوں کی مدد کرتا ہے، ابو نے ننّھے میاں کو ان کی بات یاد دِلائی تو ننّھے میاں نرم پڑ گئے۔

یہ دیکھ کر ابو جان نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: آپ حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کو جانتے ہیں؟ یہ کون ہیں؟ ننھے میاں نے جواب دینے کے بجائے خود سوال کر لیا۔ ابو بتانے لگے: یہ اللہ پاک کے بہت نیک بندے تھے، ان کا ایک پڑوسی غیر مسلم تھا، تب بجلی (Electricity) تو ایجاد ہوئی نہیں تھی تو لوگ گھروں میں چراغ جلا کر روشنی کیا کرتے تھے، ایک بار وہ پڑوسی کہیں سفر پر گیا تو غربت کی وجہ سے بیوی گھر میں رات کو چراغ بھی نہیں جلا سکی اندھیرے کی وجہ سے اس کا بچہ رات کو روتا رہا۔ حضرت بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کو پتہ چلا تو اس دن سے آپ روزانہ چراغ میں تیل بھر کر اسے روشن کرتے اور اس کے گھر بھیج دیا کرتے۔ پڑوسی سفر سے واپس آیا تو اس کی بیوی نے اپنے شوہر کو ساری بات بتادی۔ پڑوسی بولا: کتنی افسوس ناک بات ہے کہ ایسے نیک پڑوسیوں کے ہوتے ہوئے بھی ہم کفر کی حالت میں زندگی گزاریں، یہ کہہ کر دونوں میاں بیوی حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آئے اور مسلمان ہوگئے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص:142 ملخصا)

دیکھا ننّھے میاں! پڑوسی کی مدد اسے صِرَاطِ مُسْتَقِیْم یعنی سیدھے اور سچے راستے کی طرف بھی لا سکتی ہے، اب آپ کیا کہتے ہیں کہ مدد کب کرنی چاہئے جب پڑوسی مشکل میں ہو یا بعد میں اپنے کاموں سے فارغ ہو کر؟ ابو جان نے واقعے کے آخر میں ننّھے میاں سے سُوال کیا۔

ننّھے میاں نے جواب دیا: نہیں ابو جان! مدد تو اسی وقت کرنی چاہئے جب کسی کو ضَرورت ہو بعد میں کرنے کا کیا فائدہ۔

شاباش اب جلدی سے ریڈی ہو جائیں آپ کی عید میٹھی بناتے ہیں۔ ابو جان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ننّھے میاں دل ہی دل میں پلان بنا رہے تھے کہ آج تو میں ساری قسم کے جُھولے جُھولوں گا۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے۔ (جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 22 شوال المکرم)

نام مع ولدیت: ------------ عمر: ---- مکمل پتا: ------------

1 مضمون ------------ صفحہ ---- لائن ------، 2 مضمون ------------ صفحہ ---- لائن ------

3 مضمون ------------ صفحہ ---- لائن ------، 4 مضمون ------------ صفحہ ---- لائن ------

5 مضمون ------------ صفحہ ---- لائن ------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ذوالحجۃ الحرام 1441ھ کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

دودھ کا پیالہ

ابو طیب عطّاری مَدَنی*

ایک دن ہمارے پیارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کِرام کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ کی سیدھی طرف آپ کے چچا حضرت عباس کے چھوٹے بیٹے عبدُاللہ بیٹھے تھے جبکہ دوسری طرف بڑی عمر کے صحابہ تھے۔

اسی دوران ایک شخص آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے دودھ کا پیالہ لے آیا، آپ نے اس سے تھوڑا پیا باقی صحابہ میں تقسیم کرنا چاہا۔ اب رائٹ (دائیں) سائیڈ پر چھوٹا بچّہ اور لیفٹ (بائیں) سائیڈ پر بڑی عمر کے صحابہ تھے اور پیارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادت تھی کہ کام سیدھی طرف سے شروع کیا کرتے تھے اس لئے عبدُ اللہ بن عباس سے فرمانے لگے: بچے! اگر اجازت دو تو بڑوں کو دے دوں؟

عبدُاللہ بن عباس نے عرض کی: آپ کے بچے ہوئے پر کسی کو ترجیح (Priority) نہیں دوں گا۔ پھر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ آپ کو دے دیا۔

(بخاری، 2/95، حدیث: 2351، 1/81، حدیث: 168، فتح الباری، 6/27)

پیارے بچو! حضرت عبدُ اللہ بن عباس کو ابنِ عباس بھی کہتے ہیں، آپ بہت سمجھ دار اور ذہین تھے، آپ کا لقب حِبْرُالاُمَّۃ ہے یعنی اُمّتِ اسلامیہ کے بڑے عالم۔ آپ کی ذہانت کی وجہ سے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کو اپنے ساتھ رکھتے اور اہم معاملات میں آپ سے مشورہ کرتے تھے۔

نماز کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰى اَبْنَائِكُمْ فِي الصَّلَاةِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں پر توجّہ دو۔ (مصنف عبدالرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچوں کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنایئے۔ والدیا سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

شوّالُ المکرّم 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

1 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! میرا نام میمونہ عطّاریہ بنتِ مفتی شفیق عطّاری ہے۔ میں دارُ المدینہ اِسلامک اسکول سسٹم میں پڑھتی ہوں۔ میں کلاس 10 تک پڑھوں گی۔ پھر مجھے میرے والدِ گرامی عالِمہ کورس میں داخل کروائیں گے، میں دینی و دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم (شریعت کے دائرے میں رہ کر) حاصل کروں گی، ماں باپ کی فرمانبردار بنوں گی، ان کا نام روشن کروں گی اور اگر اللہ نے چاہا تو قراٰن بھی حفظ کروں گی۔ (ریگل چوک، کراچی)

2 میں بڑی ہو کر مُعَلِّمَہ اور نعت خواں بنوں گی۔ (نور فاطمہ، عمر 8 سال، جدہ شریف) 3 میں بڑی ہو کر عالِمہ اور حافظہ بننا چاہتی ہوں۔ (علیزہ صغیر، عمر 9 سال، لندن UK) 4 میں بڑا ہو کر عالِمِ دین بنوں گا۔ (رافع، لاڑکانہ) 5 میں بڑا ہو کر قاریِ قراٰن بنوں گا۔ (منیب احمد، عمر 10 سال، گوجر خان) 6 میں بڑا ہو کر حافظ، نعت خواں اور مفتی بنوں گا۔ (سیّد ہلال رضا بن سیّد محمد سلیم، عمر 7 سال، کراچی) 7 میں بڑا ہو کر نعت خواں اور عالِم بنوں گا۔ (سیّد شایان رضا بن سیّد اسلم عطّاری، کراچی) 8 میں بڑا ہو کر مفتی بننا چاہتا ہوں، میں اِنْ شَآءَ اللہ مفتی قاسم صاحب جیسا مفتی بنوں گا۔ (اُسید رضا بن عبد الحفیظ، عمر 9 سال، سکھر)

شوّالُ المکرّم 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام ---------------- ولدیت ----------------

عمر ---------- والد یا سرپرست کا فون نمبر ----------

گھر کا مکمل پتا ----------------------------

بذریعہ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: 90 فیصد حاضری والے بچے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان ذوالحجۃ الحرام 1441ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں

ابو عتیق عطاری مدنی*

سوال: مقامِ ابراہیم کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کعبہ معظمہ کی تعمیر فرمائی۔ (صراط الجنان، 1/205)

سوال: وہ کون سا کھانا ہے جس میں 100 سال گزرنے کے بعد بھی بُو پیدا نہیں ہوئی تھی؟

جواب: اللہ کریم کے نبی حضرت سیّدُنا عُزیر علیہ السّلام کا کھانا۔ (پ3، البقرۃ:259)

سوال: قراٰنِ مجید میں کتنی آیاتِ سجدہ ہیں؟

جواب: 14۔[1]

سوال: حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام کس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے؟

جواب: بنی اسرائیل کی طرف۔ (پ3، اٰل عمرٰن:49)

سوال: سُورۂ یوسف میں حضرت سیّدُنا یوسف علیہ السّلام کا مبارک نام کتنی بار آیا ہے؟

جواب: 25 بار۔ (بصائر ذوی التمیز، 6/48)

سوال: اُمّہاتُ المؤمنین میں سے کن کا انتقال پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیات میں ہوا تھا؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رضی اللہ عنہما کا۔ (مواہب لدنیہ، 1/402)

سوال: وہ کون سا کیڑا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا اور اسی میں رہتا ہے؟

جواب: "سَمَنْدَل" نام کا ایک کیڑا ہے۔ (خزائن العرفان، ص537)

(1) قراٰنِ مجید میں چودہ (14) آیتیں ایسی ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔ (جنتی زیور، ص297)

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! علمائے کرام نے قراٰنِ پاک کی سورۃ الفاتحہ کے بہت سے نام بیان کئے ہیں۔

خانوں کے اندر سورۃ الفاتحہ کے چھ نام چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف مِلا کر وہ چھ نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظِ "شُکر" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 6 نام: 1 حَمد 2 کَنز 3 شِفاء 4 کافِیہ 5 دُعاء 6 شافیہ۔

(تفسیر بیضاوی، 1/16)

ہ	د	ک	ی	ف	ا	ک	م	ح
ی	ع	ن	ی	ر	ک	ش	ن	ک
ک	ا	ذ	ح	ش	ز	ن	ح	ک
ف	ء	ہ	ی	ف	ا	ش	م	ا
ی	ز	ن	ک	ہ	ش	ع	د	ف
ا	ف	ش	ء	ا	ف	ش	ف	ی
ہ	ے	ف	ا	ش	ء	ع	د	ہ

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ابو معاویہ عطاری مدنی*

بچّوں کی تین عادات

زندگی کے مختلف مَراحل میں ایک مرحلہ بچپن کا ہے جو سب سے اہم اور بعد کے مراحل کے لئے بنیاد ہے۔ اگر یہ مرحلہ اچھے انداز میں گزر گیا تو مُثبت ثَمرات اور سکون آپ کی زندگی کا حصّہ بنے گا۔ اگر اس کو اہمیت نہ دی گئی، دُرست معلومات کے ساتھ تربیت کا سامان نہ کیا گیا تو کل کو یہی بچّے آپ کو اچھے کردار میں دکھائی نہیں دیں گے۔ زندگی کے اس اہم مرحلہ کی اہمیت کو سمجھئے اور بچّوں کی دُرست تربیت کی فکر کیجئے۔

ذیل میں بچّوں کی تین عادات اور ان کا مُثبت استعمال اِختصار کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے، انہیں پڑھئے، سمجھئے اور عمل کیجئے:

1 **شوخی و کھیل کود:** اس عادت کی وجہ سے بچے ایک جگہ بیٹھتے نہیں بلکہ کبھی اس کو چھیڑا تو کبھی اس کو توڑا، سارا وقت کوئی نہ کوئی حرکت کرتے رہتے ہیں اور چیزوں کو آگے پیچھے کرتے رہتے ہیں۔ اس عادت سے پریشان نہ ہوں کہ یہ اس کے ذہین ہونے کی علامت ہے، ایک حدیث پاک میں ہے: بچپن میں بچے کا شوخی اور کھیل کود، جوانی میں اس کے عقل مند ہونے کی علامت ہے۔ (جامع صغیر، ج2، ص335، حدیث:5413)

محترم والدین! بچے کی اس عادت کا فائدہ اٹھایئے اور ایسے کاموں میں مصروف رکھیں جو اس کی عمر و عقل کے مطابق ہوں، اِنْ شَآءَ اللہ اس سے آپ کا بچہ بہت کچھ آسانی کے ساتھ سیکھ بھی جائے گا اور صحت بھی بحال رہے گی۔ مثال کے طور پر گھر کے کاموں میں والدہ اپنے ساتھ شریک کرے، مثلاً دستر خوان بچھانا، اسے اُٹھانا، خالی گلاس اپنی جگہ واپس رکھنا۔ یونہی بچّوں کو کھلی فضا میں ساتھ لے جائیں اور انہیں واک کرنے کا موقع دیں۔

2 **نقل اُتارنا:** بچّہ تو آخر بچّہ ہے اچھے بُرے کی تمیز بھلا اس میں کہاں! اس لئے وہ اپنے بڑوں کو جو کام کرتا دیکھتا ہے اسے کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے لہٰذا اس کے سامنے اچھے اور نیک کام کئے جائیں مثلاً تلاوتِ قراٰن پاک، مسجد جانا، محافلِ میلاد میں شرکت کرنا اور غریبوں کو خیرات دینا، کتابیں پڑھنا تاکہ بچہ آپ کی دیکھا دیکھی ان کاموں کو کرنا شروع کردے اور ذہنی طور پر ان کاموں کو اچھا سمجھنے لگ جائے۔

محترم والدین! بچّوں کے اچھے مستقبل کے لئے ہر وہ کام جو زبان یا عمل کے ذریعے بچے کے ذہن میں منفی سوچ پیدا ہونے کا سبب بن سکتا ہے وہ گھر کے بڑوں کو ترک کرنا ہوگا۔

3 **سُوالات کرنا:** بچے کے اندر کا بچگانہ پن اسے مختلف انداز میں مختلف سُوال کرنے پر آمادہ کرتا ہے: بابا! بارش کیسے برستی ہے؟ آسمان کس چیز سے بنا ہے؟ اور کبھی ڈر و خوف کی وجہ سے سُوال کرے گا کہ کیا آپ دونوں مجھے چھوڑ کر دنیا سے چلے جائیں گے؟

محترم والدین! اس طرح کے بہت سے سوال وہ آپ سے پوچھتا ہے اگر آپ اسے جواب نہیں دیتے اور ٹالتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ "تم ابھی بچے ہو اس بارے میں بات نہ کرو۔" تو اس کا جواب جاننے کا جُنون مزید بڑھ جائے گا اور وہ دوسروں سے پوچھنا شروع کردے گا اور کسی نے جواب دیتے ہوئے غلطی کردی تو یہ جواب عُمر بھر اس کے ذہن میں بیٹھ سکتا ہے۔ لہٰذا بعد کے پچھتانے سے بہتر ہے کہ ابھی خود دُرست معلومات حاصل کریں اور بچّوں کو ان کے سوالات کے بارے میں احسن انداز سے سمجھائیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس سے آپ کی دنیا بھی سنورے گی اور آخرت میں بھی سکون ملے گا۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

عید کیسے گزاریں؟

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اللہ پاک کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ہمیں رمضانُ المبارک کے بعد عیدُ الفطر کی نعمت عطا فرمائی۔ احادیثِ کریمہ میں عیدِ سعید کے کئی فضائل بیان کئے گئے ہیں چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جو زمین پر اتر کر راستوں کے کناروں پر کھڑے ہو کر ندا دیتے ہیں جسے انسان اور جنّ کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے، وہ کہتے ہیں: اے اُمّتِ محمدیہ! اپنے ربِّ کریم کی طرف آؤ، وہ تمہیں بہت دے گا اور تمہارے بڑے گناہ معاف فرمائے گا۔ جب لوگ عید گاہ میں آجاتے ہیں تو اللہ پاک فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! مزدور کا بدلہ کیا ہے جب وہ اپنا کام مکمل کرلے؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے معبود اور ہمارے مالک! اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پوری اجرت دی جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی رضا اور مغفرت کو ان کے رمضان میں روزے رکھنے اور قیام کرنے کا ثواب بنا دیا۔ (اخبار مکہ للفاکہی، 2/316، حدیث:1575 ملخصاً)

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اس نعمت کے ملنے پر اپنے ربِّ کریم کا خوب شکر ادا کریں۔ شکر ادا کرنے کے کئی طریقے ہوسکتے ہیں، مثلاً: سجدۂ شکر ادا کریں،[1] اپنے اعضاء (Body Parts) کو نیکی کے کاموں میں لگائیں اور اس دن کو غفلت میں گزارنے کے بجائے اپنے رب کی اطاعت میں گزاریں ❁ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کریں ❁ شکرانے کے نوافل ادا کریں ❁ زبان سے شکر ادا کریں یعنی اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کریں۔ **غریبوں کی مدد کیجئے:** اس موقع پر اپنی زکوٰۃ و صدقات میں غریب و نادار اور سفید پوش لوگوں کو بھی یاد رکھیں جس طرح ہوسکے ان کی مدد کریں اللہ اگر مزید توفیق دے تو دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات (donations) میں جمع کروا دیجئے۔ **خوشیاں بانٹئے:** مسلمان کا دل خوش کرنے کی نیّت سے اپنے رشتہ داروں اور دوست واحباب کو مبارکباد دیں۔ خدا نخواستہ اگر کسی سے کوئی ناراضی ہے تو عید کے موقع سے فائدہ اٹھا کر ان سے بھی رابطہ کریں، عید کی مبارک باد دیں اور اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے صلح کی جانب قدم بڑھائیں۔ **خوشیاں منائیے مگر...؟** عید مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے، اس میں خوب خوشیاں منائیں مگر ایسا لباس ہرگز نہ پہنیں اور نہ ہی اپنی بچیوں کو پہنائیں جس سے بے پردگی کا اندیشہ ہو۔ ایسے زیورات بھی نہ پہنیں جو شریعت نے منع فرمائے ہیں جیسے بعض صورتوں میں جھانجن یعنی گھنگرو والا زیور کہ حدیث پاک کے مطابق اُس گھر میں رحمت کے فِرِشتے نہیں آتے جس میں جھانجھ ہو۔ (ابوداؤد، 4/125، حدیث:4231) اسی طرح افشاں (یعنی Glitter Powder) کے استعمال سے بھی پرہیز کریں کہ یہ اگرچہ ناجائز نہیں مگر وضو و غسل میں رکاوٹ بنتی ہے۔ **ایسی بھی کیا خوشی!** کہ جس میں اللہ پاک کی یاد سے غفلت برتی جائے! جس میں فرائض وواجبات کو فراموش کر دیا جائے! لہٰذا خوشیاں مناتے ہوئے فرائض وواجبات کی بجا آوری کا بھی خوب خیال رکھیں اللہ پاک نے چاہا تو ان کی برکت سے خواب میں دیدارِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عیدی مل جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی   مِرے خواب میں تو آنا مَدَنی مدینے والے   (وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص424)

---

(1) سجدۂ (شکر) کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ (بہار شریعت، 1/731)

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

مجھے پکڑ لو! تم نے مجھے دھکّا کیوں دیا ہے! سارا گھر بچّوں کے شور سے گونج رہا تھا، دَرْاَصل آج اُمِّ کلثوم کے بڑے بیٹے رضوان کی روزہ کُشائی کی تقریب تھی، اسی لئے آس پڑوس کی سبھی عورتیں اپنے اپنے بچّوں کے ساتھ ان کے گھر جمع تھیں۔ مائیں تو کمرے میں بیٹھیں ذِکْر و دُعا میں مشغول تھیں جب کہ بچے باہر صحن میں کھیل کُود رہے تھے۔

تبھی رضوان کے چھوٹے بھائی ارسلان کی چیخ سنائی دی، اُمِّ کلثوم فوراً بھاگ کر گئیں تو دیکھا کہ ارسلان نیچے زمین پر گِرا ہوا رو رہا تھا، باقی بچّے دُور دُور کھڑے تھے۔ کس نے دھکّا دیا ہے ارسلان کو؟ اُمِّ کلثوم نے غصے سے پوچھا تو سارے بچّوں نے عدنان کی طرف اشارہ کیا۔ عدنان جلدی سے گھبرا کر بولا: میں نے اسے دھکّا نہیں دیا، یہ خود ہی مجھ سے ٹکرا کر گرا ہے۔

لیکن اُمِّ کلثوم نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی آگے بڑھ کر اسے چپت (Slap) لگا دی، اتنے میں عدنان کی امّی بھی وہیں آچکی تھیں، انہیں دیکھ کر اُمِّ کلثوم کو کچھ شرمندگی تو ہوئی مگر فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے بولیں: دیکھ لیں اپنے لاڈلے کے کام، اتنے زور سے دھکّا دیا ہے میرے بیٹے کو کہ وہ ابھی تک رو رہا ہے۔

اُمِّ عدنان نے آگے بڑھ کر عدنان کو گود میں اٹھا لیا جو آنٹی کی پٹائی کی وجہ سے رو رہا تھا اور اُمِّ کلثوم کو مخاطب کرتے ہوئے بولیں: بہن! آپس میں کھیلتے ہوئے بچّوں کے تھوڑی بہت چوٹ لگ ہی جاتی ہے اس میں غصّہ کرنے والی کوئی بات نہیں ہے، پھر بھی میں عدنان کی طرف سے مُعافی مانگتی ہوں۔ اتنا کہہ کر اُمِّ عدنان نے ارسلان کا گال سہلانے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن اُمِّ کلثوم ان کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے ارسلان کو گود میں اٹھائے اندر چلی گئیں۔

"تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو عِیْدُ الْفِطْر کا چاند مبارک ہو!" مساجد میں چاند رات کا اعلان ہوتے ہی گھروں میں چہل پہل شروع ہوگئی تھی، اعتکاف پہ بیٹھنے والے مرد حضرات کی واپسی پر استقبال کی تیاری، عید کے لئے شِیر خُرما، زردہ کی تیاری، خواتین کو تو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی۔ اُمِّ کلثوم بھی کچن میں سوّیوں کے ڈونگوں پر کٹا ہوا پستہ بادام وغیرہ سجا رہی تھیں اور لاؤنج میں مدنی چینل بھی چل رہا تھا جس پر ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سفید عمامہ باندھے عید کے حوالے سے یہ مدنی پھول ارشاد فرما رہے تھے: مدنی چینل کے ناظرین! عید اللہ پاک کے انعامات سمیٹنے، خوشیاں بانٹنے، بچھڑوں کو ملانے اور روٹھوں کو منانے کا موقع ہے، کتنی عجیب بات ہے کہ ہم کپڑے تو نئے اور صاف ستھرے پہنیں جبکہ دل میں رنجشوں اور ناراضگیوں کی میل کچیل جمع ہوئی ہو، آیئے میں آپ کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیثِ پاک سناتا ہوں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں، جس نے تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رکھا اور مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔[1]

یہ سنتے ہی اُمِّ کلثوم دل ہی دل میں روزہ کُشائی والی تقریب میں اپنائے گئے رویّے پر شرمندہ ہوئیں اور اُمِّ عدنان کے گھر جاکر ان سے مُعافی مانگنے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ وہ خود سوّیوں کی پلیٹ اُمِّ عدنان کے گھر دینے گئیں اور ان سے اپنے رویّے پر معذرت کی۔

(1) ابو داؤد، 4/364، حدیث: 4914

حضرتِ سیّدتُنا حَوْلاء بنتِ تُوَیت رضی اللہ عنہا

اُمِّ زُلیخا

مختصر تعارف: نام حَولاء اور والد کا نام تُوَیت بن حبیب ہے، آپ کا تعلق خاندانِ قریش سے ہے۔ مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت اور رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ تہجّد گزاری، کثرتِ عبادت اور شب بیداری کے حوالے سے مشہور ہیں۔[1]

رات بھر عبادت میں مشغول رہتیں: ایک بار آپ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزریں، اس وقت حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی آپ کے پاس ہی تشریف فرما تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی کہ یہ حَولاء بنتِ تُوَیت ہیں، "لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں (بلکہ عبادت میں مصروف رہتی ہیں)" تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (حیرت سے) فرمایا: رات بھر نہیں سوتیں! (پھر فرمایا) اتنا ہی عمل کرو جتنا کرسکتے ہو، بخدا! اللہ پاک (اجر عطا فرمانے سے) نہیں اُکتائے گا بلکہ تم اُکتا جاؤ گے۔[2]

حضرت خدیجہ کی سہیلی: حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حَولاء بنتِ تُوَیت نے حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو اجازت عطا فرمادی اور جب یہ گھر میں آئیں تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی طرف خصوصی توجّہ کی اور ان کی مزاج پُرسی فرمائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ ان پر اس قدر زیادہ توجہ فرمارہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ خدیجہ کے زمانے میں بھی ہمارے گھر آیا جایا کرتی تھیں، اور پُرانے ملاقاتیوں کے ساتھ اچّھا سلوک کرنا ایمانی خصلت ہے۔[3]

محترم اسلامی بہنو! بیان کئے گئے واقعات سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ اپنی پُرانی ملنے والیوں کے ساتھ بھی اچّھے اخلاق سے پیش آئیں اور ان کی خیر خواہی کریں کیونکہ یہ ایمان والوں کی خصلت ہے مزید یہ کہ حضرت حَولاء رضی اللہ عنہا کی سیرت کو اپناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادتیں کریں لیکن یاد رکھیں کہ اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو استقامت کے ساتھ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو[4] لہٰذا اعمال میں اعتدال (Moderation) سے کام لیں اور عبادت کرنے میں خود کو بہت زیادہ تکلیف میں ڈالنے سے گریز کریں تاکہ اعمال میں استقامت عطا ہو جو کہ دینِ اسلام کو مطلوب و محبوب ہے۔

---

(1) الاستیعاب، 4/377، حلیۃ الاولیاء، 2/78 (2) مسلم، ص308، حدیث: 1833 (3) الاستیعاب، 4/377، جنّتی زیور، ص522، 523 (4) بخاری، 4/67، حدیث: 5861۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری*

عورت کے پاس کتنی رقم ہو تو حج فرض ہوتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسلمان عاقلہ بالغہ تندرست عورت کے پاس کتنی مالیت ہو تو اس پر حج کرنا فرض ہوتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو عاقلہ بالغہ تندرست مسلمان خاتون اپنی حاجت سے زائد اتنی مالیت رکھتی ہو کہ حج کے زادِ سفر اور آنے جانے کے خرچ پر قادر ہو اور کسی قابلِ اعتماد محرم کے اخراجات کی استطاعت ہو تو اُس پر حج کرنا لازم ہے اور اس محرم کے اخراجات بھی عورت کے ذمے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عدت میں عورت کا بلا عذر گھر سے نکلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ ہندہ کا شوہر فوت ہوا، ہندہ دورانِ عدت کپڑے وغیرہ کی شاپنگ کے لئے گھر سے نکل جاتی ہے حالانکہ ہندہ کو کپڑے خریدنے کی حاجت نہیں ہے، اور زینت بھی اختیار کرتی ہے، ہندہ کا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ ہندہ ابھی عدت میں ہے اور اس کے پاس عدت گزارنے کے لئے کافی مال موجود ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ صورت میں ہندہ کا دورانِ عدت گھر سے نکلنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے گھر سے نکلنے کی بعض صورتوں میں اجازت دی ہے اور ہندہ کا نکلنا بلا اجازتِ شرعی ہے اور اسی طرح دورانِ عدت اس کا زینت اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ دورانِ عدت سوگ کا حکم ہے اور زینت سوگ کے منافی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خواتین کا اپنے پاس مُوئے مبارک رکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا خواتین اپنے پاس تبرکات، خصوصاً نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے مُوئے مبارک رکھ سکتی ہیں؟

سائل: محمد بلال عطاری (موہنی روڈ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس طرح مردوں کو تبرکات رکھنے کی اجازت ہے، اسی طرح خواتین کو تبرکات رکھنے کی اجازت ہے، دیگر تبرکات کے ساتھ ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے موئے مبارک بھی رکھنا شرعاً جائز ہے۔ کئی صحابیات رضی اللہ عنھن سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے موئے مبارک اور دیگر تبرکات اپنے پاس رکھنا ثابت ہے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا کمبل شریف اور تہبند مبارک تھا، حضرت اسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس جبہ مبارک تھا اور حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا پسینہ مبارک اور بال مبارک تھے۔ اس کے علاوہ بھی کئی صالحات کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بال مبارک تھے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنت، لاہور

سلیقے کی باتیں

داخلی راستہ
Main Entrance

بنتِ شوکت عطاریہ

کہتے ہیں کوئی بھی گھر خاتونِ خانہ کی سلیقہ شِعاری کا آئینہ ہوتا ہے، گھر کو سجانا سنوارنا، چیزوں کو سلیقے سے سنبھال کے رکھنا، عُموماً سبھی خواتین کا مشغلہ ہوتا ہے۔ لیکن مکمل احتیاط و شوق کے باوجود بعض جگہوں کے متعلق اس معاملے میں دانستہ یا نادانستہ بے توجہی برتی جاتی ہے انہی میں سے ایک گھر میں آمد و رفت کا راستہ بھی ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! مرکزی دروازہ (Main Entrance) اور زینہ گھر کا سب سے اہم حصّہ ہے کیونکہ ہمارے گھر آنے والے مہمان نے لازمی ان جگہوں سے گزرنا ہے اور ان جگہوں کی صورتِ حال دیکھ کر بآسانی ہمارے ذوق اور ہماری نَظافت و نَفاست پسندی کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان جگہوں کو صاف ستھرا رکھیں اور اگر ممکن ہو تو اپنے بجٹ (Budget) کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ نا کچھ Decorate بھی کر دیں تاکہ اسلام نے جو ہمیں صفائی ستھرائی کی تعلیم دی ہے اس پر بھی عمل ہو اور آنے والوں پر بھی ہمارے گھرانے کا خوشگوار تاثر پڑے کہ First impression is the last impression یعنی پہلی بار میں پڑنے والا تاثر ہی آخری تاثر ہوا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں نیچے لکھے گئے کچھ نِکات (Points) امید ہے آپ کے لئے فائدہ مند ہونگے:

✽ سب سے پہلی بات تو یہ کہ ان جگہوں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں، مثلاً دروازے کی باہری اور اندرونی طرف یونہی سیڑھیوں کی ریلنگ پر پڑی مٹی بروقت جھاڑی نہ جائے تو جَم جاتی ہے ✽ ان جگہوں کو مصنوعی (Artificial) اور ممکن ہو تو قدرتی (Natural) پودوں سے بھی سجانے کا اہتمام کیا جاسکتا ہے لیکن دونوں صورتوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ سیڑھیوں پر ان کا رکھنا گزرنے والوں کی پریشانی کا باعث تو نہیں ہے یوں ہی قدرتی پودے رکھنے کی صورت میں ان کی مناسب دیکھ بھال کا انتظام بھی ہونا چاہئے۔ سیڑھیوں کی ریلنگ پر مصنوعی بیل بھی لگائی جا سکتی ہے ✽ خوبصورت قدرتی مناظر پر مشتمل وال پیپرز بھی چسپاں کیے جاسکتے ہیں ✽ Wall Clock سے بھی Main Entrance اور سیڑھیوں کے راستے کو Decorate کیا جاسکتا ہے جبکہ وہاں وقت دیکھنے کی ضرورت بھی پڑتی ہو ✽ گھر میں داخل ہوتے ہی پھیلی ہوئی چپلیں اور جوتے طبیعت پر گراں گزرتے ہیں لہٰذا چپلوں اور جوتوں کے لئے ایک الگ ریک کا انتظام کریں ✽ اس بات کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں کہ اللہ پاک ہے اور صفائی ستھرائی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ڈیکوریشن نہ بھی کریں تو کم اَز کم صفائی ستھرائی کا خیال لازمی رکھیں۔

نوٹ: ضروری نہیں ہے کہ بہت مہنگی چیزیں ہی استعمال کی جائیں ضرورت صرف اس سلیقے کی ہے کہ جس کے ذریعے ہم اپنے پیارے گھر کو ضرور تاً Decorate کرسکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمارے ظاہر و باطن دونوں کو ستھرا اور پاکیزہ بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُمِّ میمونہ عطاریہ

میمارانی کڑاہی

درکار اشیاء:

- مکھن: دو چمچ

- تیل: ایک کپ

- مرغی کا گوشت: ایک کلو

- اَدرک لہسن کا پیسٹ: دو چمچ

- کالی مِرچ پاؤڈر: ایک چمچ

- نمک: حسبِ ذائقہ

- کُٹی ہوئی لال مرچ: ایک چمچ

- پسی ہوئی لال مرچ: ایک چمچ

- دھنیا پاؤڈر: ایک چمچ
- دہی: ایک کپ

- گرم مسالا پاؤڈر: ایک چمچ

- سبز مرچ: چھ عدد کٹی ہوئیں
- کریم: پانچ سو گرام
- لیموں: دو عدد
- ہلدی پاؤڈر: آدھا چمچ

بنانے کا طریقہ: چکن میں نمک، اَدرک لہسن کا پیسٹ، کالی مرچ پاؤڈر، گرم مسالا پاؤڈر، دھنیا پاؤڈر، ہلدی پاؤڈر، پسی ہوئی لال مرچ، کُٹی ہوئی لال مرچ اور دہی لگا کر 10 منٹ میرینیٹ (Marinate) کرلیں یعنی ان مسالوں میں ڈبو لیں۔ اس کے بعد مکھن ملا کر چولہے پر ہلکی آنچ پر فرائی پین میں گرم کرلیجئے (اس طرح مکھن جلنے سے محفوظ رہے گا)۔

اب کڑاہی میں تیل گرم کرلیجئے اور میرینیٹ کیا ہوا چکن ڈال کر اچھی طرح فرائی کرلیں یہاں تک کہ چکن کا پانی خشک ہوجائے اور چکن گل جائے۔ اس کے بعد کریم اور لیموں مکس کریں اور 15 منٹ دَم پہ لگا دیں۔

اب ڈش میں نکال کر کٹی ہوئی سبز مرچ کے ساتھ کھانا شروع کیجئے۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

مدنی کورسز:◆ مجلس شارٹ کورسز کے تحت یکم (1st) مارچ 2020ء سے تمام اسلامی بہنوں بالخصوص جاب ہولڈرز، شعبۂ تعلیم سے منسلک ٹیچنگ و ایڈمن اسٹاف نیز اسٹوڈنٹس کیلئے ایک دن کا **"واقعۂ معراج کورس"** منعقد کیا گیا جس میں شریک اسلامی بہنوں کو معراجِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کی گئیں۔ یہ کورس **124 مقامات** پر ہوئے جن میں تقریباً **1ہزار962** اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مجلس شعبۂ تعلیم** کے زیرِ اہتمام یہ کورس **150 مقامات** پر ہوئے جن میں تقریباً **4ہزار165** اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ یہ کورس آن لائن بھی کروایا گیا جس میں 38ہزار586 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ◆9مارچ 2020ء سے اسلامی بہنوں کی حج سے متعلق تربیت کرنے والی اسلامی بہنوں کے لئے 7 دن پر مشتمل **"فیضانِ رفیقُ الحرمین کورس"** منعقد کیا گیا۔ کورس کا دورانیہ 3 گھنٹے تھا۔ کورس میں حج و عمرہ کا طریقہ، نماز، وُضو، غسل اور انفرادی کوشش کا طریقہ نیز ویڈیو کلپس کے ذریعے مسائلِ حج وغیرہ سکھانے کا سلسلہ ہوا۔ شعبۂ تعلیم کی مدنی خبریں: گزشتہ دنوں اسلامی بہنوں کی مجلس شعبۂ تعلیم کے زیرِ اہتمام گوجرانوالہ میں G.C یونیورسٹی اور Elite group of colleges میں جبکہ نواب شاہ میں قائم Apwa ladies club میں **"میرا راستہ میری منزل"** کے نام سے سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں کم و بیش **230 شخصیات** خواتین نے شرکت کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور اس اجتماع میں شریک اسلامی بہنوں کی تربیت کی ◆ پیر محل (ضلع ٹوبہ) کے مہر آباد اسکول نمبر 3 میں 22 فروری 2020ء کو **"درس اجتماع"** کا انعقاد ہوا جس میں پرنسپل، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس سمیت 180 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اس میں شریک اسلامی بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے متعلق آگاہی فراہم کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی ◆ سالاروالا شہر شاہکوٹ کابینہ، فیصل آباد زون میں قائم اَلفلاح ہائی اسکول اور کالج میں مدنی حلقوں کا انعقاد کیا گیا جن میں کئی اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور مدنی حلقوں میں شریک اسلامی بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے متعلق آگاہی فراہم کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی۔

دارُ المدینہ:◆ 26فروری 2020ء دارُالمدینہ زینب مسجد کیمپس فیصل آباد میں پری پرائمری کے رزلٹ کے سلسلے میں تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس پُروقار تقریب میں فیصل آباد ریجن نگران، فیصل آباد زون نگران، فیصل آباد کابینہ نگران (اسلامی بہنیں)، دارُالمدینہ کے مدنی عملے اور دارُالمدینہ میں پڑھنے والی بچیوں کی سرپرست اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اختتام پر بچیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اسناد اور تحائف بھی پیش کئے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جواب دیجئے (شوال المکرم 1441ھ)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: کس کی چیخ سے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے دل پھٹ گئے؟ سوال 2: آیت میراث کس کے حق میں نازل ہوئی؟

جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ 923012619734+ کیجئے ◂ جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

◆ 27 فروری 2020ء فیصل آباد کے علاقے **رضا آباد** میں قائم دارُالمدینہ رضا کیمپس میں بسلسلۂ **رزلٹ ڈے** (Result Day) تقریب کا اِنعقاد کیا گیا جس میں دارُالمدینہ میں زیرِ تعلیم بچیوں کی سرپرست اور شخصیات خواتین نے شرکت کی۔ دارُالمدینہ کی بچیوں نے تلاوتِ کلامِ پاک سے اس تقریب کا آغاز کیا، اس کے بعد مختلف مدنی خاکوں کی صورت میں بہت شاندار پرفارمنس پیش کی۔ آخر میں فیصل آباد ریجن نگران اسلامی بہن نے پوزیشن لینے والی بچیوں میں اسناد اور تحائف تقسیم کئے۔

مجلس برائے کفن دفن: اسلامی بہنوں کو شریعت اور سنّت کے مطابق غسلِ میت کا طریقہ سکھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس برائے کفن دفن کے تحت فروری 2020ء میں پاکستان بھر میں تقریباً 920 مقامات پر کفن دفن تربیتی اجتماعات ہوئے جن میں کم و بیش 14 ہزار 730 اسلامی بہنوں نے تربیت حاصل کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور اجتماعات میں شریک اسلامی بہنوں کو غسل و کفن کا دُرست طریقہ سکھایا نیز ان اسلامی بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور مجلس برائے کفن دفن کے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔

مدنی کورسز: اسلامی بہنوں کی مجلس شارٹ کورسز کے زیرِ اہتمام 02 اپریل 2020ء کو سینٹرل افریقہ کے ملک تنزانیہ میں 5 دن پر مشتمل **"فیضانِ زکوٰۃ"** کورس کا انعقاد ہوا۔ اس کورس میں رُکنِ عالمی مجلسِ مشاورت ذمّہ دار اسلامی بہن سمیت مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو قراٰن و حدیث کی روشنی میں زکوٰۃ کا بیان، چندہ کرنے کی شرعی حیثیت نیز اہم تنظیمی نکات اور مدنی عطیات جمع کرنے سے متعلق معلومات فراہم کیں۔

◆ دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃُ المدینہ للبنات کے زیرِ اہتمام کیم اپریل 2020ء سے آسٹریلیا اور ہند میں قراٰنِ کریم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے **"ناظرہ کورس"** کا آغاز ہوا۔ آسٹریلیا کے شہر سڈنی (Sidney) اور میلبرن (Melbourne) میں 6 ماہ میں اسلامی بہنوں کو **"ناظرہ کورس"** بذریعہ اسکائپ کروایا جائے گا جس میں اسلامی بہنوں کو مکمل قراٰنِ کریم تجوید کے ساتھ پڑھایا جائے گا۔ اسی طرح ہند کے شہر پٹنہ میں قراٰنِ کریم پڑھی ہوئی اسلامی بہنوں کو تقریباً 2 ماہ میں بذریعہ اسکائپ ناظرہ کورس کروایا جائے گا۔ کورس کے اختتام پر اسلامی بہنوں کا ٹیسٹ لیا جائے گا، کامیاب ہونے والی اسلامی بہنیں اِنْ شَآءَ اللہ مدارسُ المدینہ للبنات میں پڑھانے کی خدمات انجام دیں گی۔

یومِ قفلِ مدینہ: یومِ قُفلِ مدینہ سے مراد ہر اسلامی مہینے کی پہلی پیر (Monday) کو رسالہ خاموش شہزادہ کا انفرادی یا اجتماعی طور پر مطالعہ کرنا یا بولتا رِسالہ (Audio) سننا ہوتا ہے، اس کا وقت اتوار (Sunday) مغرب تا پیر شریف (Monday) مغرب تک ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں شعبانُ المعظم 1441ھ کی پہلی پیر شریف 30 مارچ 2020ء کو یوکے، ہند، آسٹریلیا، نیپال، نیوزی لینڈ، کویت، عرب شریف، ناروے اور بنگلہ دیش سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں یومِ قفلِ مدینہ منایا گیا جس میں ہزاروں اسلامی بہنوں نے رِسالہ **"خاموش شہزادہ"** کا مطالعہ کیا اور قفلِ مدینہ لگانے (یعنی زبان کو فضول گوئی سے بچانے اور نظر کی حفاظت) کی سعادت حاصل کی۔

جواب یہاں لکھئے (شوال المکرم 1441ھ) (جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 22 شوال المکرم)

جواب 1: .... جواب 2: ....

نام .... ولدیت .... موبائل / واٹس اپ نمبر ....

مکمل پتا ....

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

آزمائش میں پھنسے اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے "مجلس اسپیشل افراد" کے نگران، مبلغِ دعوتِ اسلامی، انیس رضا عطاری اور دیگر اسلامی بھائی جو کانپور (ہند) میں اِشاروں کی زبان (Sign Language) کا کورس کرتے ہوئے آزمائش میں آگئے ہیں ان سب کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

28مارچ2020ء کو میں نے رُکنِ شوریٰ حاجی عماد مدنی کے ذریعے آپ کا آڈیو پیغام (Voice Message) سنا، سُن کر پتا چلا کہ آپ لوگ آزمائش کا شکار ہیں۔ آپ حضرات راہِ خدا میں سفر کرتے ہوئے پہلے "نیپال" تشریف لے گئے اور پھر چند دن بعد "کانپور" تشریف لائے۔ 22 مارچ 2020ء کو ہند میں "لاک ڈاؤن" ہوا، 25مارچ کو آپ کا کورس پورا ہوا اور اب (28مارچ 2020ء) تک آپ حضرات واپس اپنے گھروں کو نہیں جاسکے۔ اللہ! اللہ! اِمتحان ہے، میرے مدنی بیٹو! صَبْر کرو اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہو۔ اللہ کریم آسانی کردے اور آپ حضرات کے لئے اپنے والدین اور بال بچوں کے پاس اپنے اپنے گھر واپسی کی کوئی صورت بنادے۔ اللہ کی رَحمت بہت بڑی ہے، دُعا کریں اور ہوسکے تو صَلوٰۃُ الحاجات پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہوجائے گا۔ مصیبت بعض اوقات مؤمن کے حق میں رَحمت ہوتی ہے اور صبر کرکے عظیم اجر کمانے اور بے حساب جنّت میں جانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے چھپائے رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمادے۔[1] ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں کئی سُوالات کئے جن میں سے ایک سُوال یہ تھا کہ کون سی نیکی اللہ پاک کے نزدیک سب سے افضل ہے؟ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اپنانا، عاجزی کرنا، مصیبتوں پر صبر کرنا اور تقدیر پر راضی رہنا۔[2]

میرے مدنی بیٹو! گھر واپسی کی صورت بننے تک آپ کو جو وقت مل رہا ہے اسے "مدنی انعامات" کے مطابق عمل کرکے خوب نیکیوں میں گزاریں، روزانہ اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرتے رہیں، خوب قراٰنِ کریم کی تلاوت، نوافِل اور دُرودِ پاک کی کثرت کا اہتمام فرمائیں۔ دینی کتابیں میسر (Available) ہوں تو ان کا مطالعہ کریں نیز دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والا کوئی آن لائن کورس کرلیں۔ آئندہ کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرلیں مثلاً ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت، رمضانُ المبارک میں اعتکاف اور ہر مہینے تین دن مدنی قافلے میں سفر کی پکی نیت ہوجائے تو مدینہ مدینہ۔

میرے مدنی بیٹو! ہمت رکھیں اور وسوسوں کو قریب نہ آنے دیں، اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہوجائے گا، یہ مشکل وقت بھی گزر جائے گا اور پھر ہم دین کا کام آسانی سے کرسکیں گے۔ اللہ پاک آپ سب کی بے حساب مغفرت فرمائے اور آپ کی کوششیں قبول فرمائے، اٰمین۔

مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھنے کی مدنی التجا ہے۔

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

(1) معجم اوسط، 1/214، حدیث: 737 (2) کنزالعمال، جز: 16، 8/54، حدیث: 44147

سفر نامہ

بیلجیئم میں 2 دن

مولانا عبد الحبیب عطاری*

پُرتگال سے بیلجیئم روانگی: پُرتگال (Portugal) میں شبِ بَراءَت گزارنے کے بعد اگلے دن ہم مختلف ملکوں کے 4 اسلامی بھائی 2 مختلف فلائٹوں کے ذریعے پُرتگال سے بیلجیئم روانہ ہوئے۔ لسبن (Lisbon) ایئرپورٹ سے ہم ہوائی جہاز کے ذریعے بیلجیئم کے شہر برسلز (Brussels) پہنچے۔ بیلجیئم برِّاعظم یورپ کا ایک اہم ملک ہے جس کے دارُالحکومت برسلز میں یورپی یونین کا ہیڈ کوارٹر واقع ہے۔ پُرتگال کا وقت پاکستان کے وقت سے 4 گھنٹے جبکہ بیلجیئم کا وقت 3 گھنٹے پیچھے ہے۔ لسبن سے برسلز کی فلائٹ تقریباً ڈھائی گھنٹے کی ہوتی ہے۔ مقامی وقت کے مطابق شام تقریباً ساڑھے 4 بجے ہماری فلائٹ برسلز ایئرپورٹ پہنچی۔ اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہمیں خوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھی۔ ایئرپورٹ سے ہم ایک اسلامی بھائی کے گھر گئے جہاں نَماز ادا کی اور کھانا کھایا۔

یورپی ممالک کے طویل روزے: یورپی ممالک میں ان ایام میں دن کافی طویل ہوتے ہیں۔ رَمَضانُ المبارک کی آمد آمد ہے اور کئی یورپی ممالک میں 20 سے 21 گھنٹے کے روزے بھی ہوتے ہیں۔ یقیناً اتنا طویل روزہ رکھنا ایک صبر آزما اور ہمت والا کام ہے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان روزہ رکھتے ہیں۔ یہاں پاک و ہند اور ایشیائی ممالک کے ان مسلمانوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو 15 سے 16 گھنٹے کے روزے رکھنے میں بھی مَعَاذَ اللہ سُستی کر جاتے ہیں۔

سنّتوں بھرا اجتماع: برسلز میں ان دنوں 8:45 پر نَمازِ مغرب کا وقت شروع ہوتا تھا۔ نَمازِ مغرب کے بعد سنّتوں بھرا اجتماع تھا لیکن گزشتہ دن و رات کی مصروفیات (Activities) اور پھر سفر کے باعث تھکن غالب تھی نیز نمازِ مغرب و عشا کے درمیان وقفہ بھی کم تھا۔ اسلامی بھائیوں سے مشورہ کر کے میں نے مغرب کے بعد کچھ دیر آرام کیا جبکہ مغرب تا عشا مسجد میں نعت خوانی کا سلسلہ رہا۔ نمازِ عشا کے فوراً بعد تقریباً 11 بجے میں نے بیان شروع کیا جو ایک گھنٹے سے زیادہ جاری رہا لیکن عاشقانِ رسول توجہ سے سنتے رہے۔

آج کے سنّتوں بھرے اجتماع کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں بیلجیئم کے قریبی ممالک سے بھی عاشقانِ رسول کے قافلے شریک ہوئے تھے۔ فرانس، ہالینڈ، جرمنی اور ڈنمارک سے اسلامی بھائی قافلوں کی صورت میں طویل سفر کر کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

اجتماع کے بعد رات دیر تک ملاقات کا سلسلہ رہا۔ اس موقع پر یہ طے ہوا کہ اجتماع میں شرکت کے لئے بیلجیئم کے پڑوسی ممالک سے آنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے اگلے دن تربیت کا سلسلہ (Training Session) ہو گا۔ اگلا دن اتوار تھا، لہٰذا آنے والے کئی اسلامی بھائی رات کو یہیں رُک گئے۔

دعوتِ اسلامی کو ملنے والی جگہ کا دورہ: چند ماہ پہلے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی عمران عطّاری یورپی ممالک کا دورہ کرتے ہوئے بیلجیئم بھی تشریف لائے تھے۔ برسلز میں آپ کے بیان کے دوران ایک شخصیت نے کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا کہ ہم دعوتِ اسلامی کو اپنی جگہ دینا چاہتے ہیں۔ صبح ہم نے اس جگہ کا دورہ کیا اور جگہ دینے والے اسلامی بھائی سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ اس جگہ پر کچھ قرض (Loan) باقی ہے۔ اسلامی بھائیوں سے مشورہ کرکے یہ طے پایا کہ آنے والی رات تاجر اجتماع میں اس حوالے سے ترغیب دلائی جائے۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم واپس اس مسجد میں پہنچے جہاں دعوتِ اسلامی کے مختلف ملکوں کے ذِمّہ داران اور دیگر عاشقانِ رسول جمع تھے۔ یہاں اسلامی بھائیوں کے ساتھ یورپ میں مَدَنی کاموں کی ترقی سے متعلق مَدَنی مشورہ ہوا۔

پُرتگال سے مَدَنی قافلے کی آمد: پُرتگال میں ہم نے کچھ تاجران کو یہ ذہن دیا تھا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ بیلجیئم اور جرمنی کا سفر کریں، یہ اسلامی بھائی برسلز پہنچ کر ہمارے قافلے میں شامل ہوگئے۔ نمازِ عصر سے نمازِ مغرب کے دوران ہم نے نماز کا عملی طریقہ (Practical) کروایا جو کئی اسلامی بھائیوں کے لئے زندگی کا پہلا اور دلچسپ تجربہ تھا۔ اس موقع پر یہ ذہن بھی دیا گیا کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح کی مزید معلومات بھی حاصل ہوتی رہیں گی۔

مسجد بنوانے کی نیّت: نمازِ مغرب کے بعد ایک شخصیت سے ملاقات کے لئے ان کے گھر جانا ہوا۔ بات چیت ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں ترغیب دلائی گئی تو انہوں نے نیّت کی کہ آپ بیلجیئم میں پلاٹ خرید کر ایک عالیشان مسجد بنائیں، اس کام میں جتنے بھی اخراجات ہوں گے وہ میں پیش کروں گا۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! یہاں یہ بات پیشِ نظر رہے کہ یورپی ممالک میں پلاٹ لے کر مسجد بنانے پر کروڑہا کروڑ کا خرچ ہوتا ہے۔ ہم نے ان سے درخواست کی کہ کل صبح ہم جرمنی روانہ ہو رہے ہیں جہاں ایک تاریخی (Historical) اور یادگار کام ہونے والا ہے، آپ ہمارے ساتھ سفر کرکے اس عظیمُ الشّان کام کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں، مَا شَآءَ اللہ وہ تیار ہوگئے۔ اللہ کریم انہیں اپنی نیّت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ان کی، ان کے والدین کی اور ہم سب کی مغفرت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تاجر اجتماع: اس کے بعد ہم تاجر اجتماع میں حاضر ہوئے جہاں سنّتوں بھرا بیان کرنے کا موقع ملا۔ اس دوران جب دعوتِ اسلامی کو ملنے والی عمارت پر قرض سے متعلق ترغیب دلائی گئی تو چند اسلامی بھائیوں نے نیّت کی کہ یہ قرض ہم ادا کردیں گے۔ اب یہ طے ہوگیا کہ اس عمارت میں نمازِ باجماعت، مَدْرسہ اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

اللہ پاک کے فضل و کرم سے بیلجیئم میں دو دن کا یہ سفر اختتام پذیر ہوا اور اس میں کئی اہداف (Targets) حاصل ہوئے۔ کئی ملکوں کے اسلامی بھائیوں سے ملاقاتیں ہوئیں، مدنی قافلوں میں سفر کے لئے نیّتیں پیش کی گئیں نیز کئی ذِمّہ داران اور شخصیات نے رَمَضانُ المبارک میں اعتکاف کے لئے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آنے کی نیّت کی۔

اللہ کریم ہمارے سفر کو قبول فرمائے اور بیلجیئم میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو خوب ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تعزیت وعِیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ماہرِ علمِ میراث حضرت علّامہ مفتی محمد صالح نقشبندی کے انتقال[1] پر عبد الحی نقشبندی اور عبد القیوم نقشبندی سے ❁ حضرت مولانا مفتی محمد حیاتُ القادری (مہتمم دارُالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ، ڈیرہ مراد جمالی، بلوچستان) کے انتقال[2] پر مولانا اقبال قادری سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا جبکہ مولانا حافظ محمد ضیاءُ الرّحمٰن قادری رضوی ❁ صاحبزادہ محمد داؤد رضوی اور صاحبزادہ محمد رءوف رضوی کی والدہ کے لئے دعائے صحت و عافیت کی اور انہیں صبر وہمت کی تلقین بھی کی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تعزیت و عیادت کے ایک پیغام میں ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بنی اِسرائیل کے دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا جن میں ایک عالِم تھا جو صرف فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا اور لوگوں کو علم سکھاتا جبکہ دوسرا شخص دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت کرتا ان دونوں میں افضل کون ہے؟ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ عالم جو فرض پڑھ کر بیٹھ جاتا اور لوگوں کو علمِ دین سکھاتا اس کی فضیلت دن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے والے عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں ادنیٰ (یعنی کم مرتبہ شخص) پر ہے۔ (دارمی، 1/109، حدیث:340) یہاں علم سے مراد علمِ دین سکھانا ہے، چاہے تدریس (یعنی پڑھانے) کے ذریعے ہو یا کتابیں وغیرہ تحریر کرنے یا کسی اور ذریعے سے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/510، تحت الحدیث:250، مراٰۃ المناجیح، 1/216)

نیز ایک پیغام میں فرمایا: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے، زہے نصیب! ایصالِ ثواب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل فرمائیں، بالغان جبکہ عاقل بھی ہوں اپنی جیب سے 2500 روپے کے رسائل مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کرکے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم فرمائیں، کتاب "فیضانِ نماز" بھی تقسیم کرسکتے ہیں، اس کا مطالعہ بھی کیجئے، ایصالِ ثواب کے لئے کم اَز کم 12 مدنی مذاکروں میں حاضری ہوجائے تو کیا بات ہے! ورنہ مدنی چینل کے ذریعے کم اَز کم 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھ لیجئے۔
بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ بھی کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کی ترکیب کی، جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخِ وفات: 19 جمادی الاُخریٰ 1441ھ بمطابق 14 فروری 2020ء

(2) تاریخِ وفات: 30 جمادی الاُولیٰ 1441ھ بمطابق 26 جنوری 2020ء

موسم کی تبدیلی اللہ پاک کی قدرت کا بہترین شاہکار اور اس کی عظیم نعمت ہے۔ اللہ پاک کی اس نعمت سے لُطف اندوز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اُس موسم میں ان کاموں سے پرہیز کیا جائے جو انسانی صحّت کے لئے نقصان دہ ہوں اور ان کاموں کو کیا جائے جو فائدہ مند ہوں، اور جب تک ہمیں موسموں کے بارے میں خاطر خواہ معلومات نہ ہوں تب تک ان کے مضر اثرات (Side Effects) سے ہمارا محفوظ رہنا دشوار ہے۔ موسمِ گرما عموماً مئی سے اگست تک رہتا ہے، اسی مناسبت سے موسمِ گرما کی غذاؤں اور احتیاطوں کے بارے میں کچھ مفید معلومات پیشِ خدمت ہیں: یہ موسم اکثر گرم و خشک رہتا ہے، اس موسم میں خون میں ایک مادہ "صفرا" غالب آنے کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خون میں صَفرا غالب ہونے کی چند علامات یہ ہیں: 1 منہ کا ذائقہ کڑوا ہونا 2 پیاس زیادہ لگنا 3 آنکھیں زرد 4 ناک خشک 5 زبان پیلی و خشک 6 جسم کا رنگ پیلا زرد 7 پیشاب کا رنگ پیلا زرد 8 بھوک کم لگنا 9 نیند کم آنا۔

جسم میں "صفرا" کی مقدار کو کنٹرول رکھنے کیلئے ان اشیا کا استعمال فائدہ مند ہے: 1 بِہی دانہ 2 تُخمِ کاہو 3 تُخمِ خیادین 4 تُخمِ خرفا 5 خشک دھنیا 6 صندل سفید 7 کافور 8 تُخمِ تربوز 9 گل بنفشہ 10 گل نیلوفر 11 آلو بخارا 12 ثمار ند 13 عناب 14 شربت نیلوفر 15 گاؤزبان 16 سکنجبین 17 شربتِ صندل۔ (یہ تمام چیزیں پنسار اسٹور سے مل جاتی ہیں۔)

موسمِ گرما میں حتَّی الْاِمکان ٹھنڈی اور ہلکی غذائیں استعمال کریں مثلاً: • سرکہ • خرفے کا ساگ • کھیرا • جَو کا پانی • انار دانہ کی چٹنی • ٹھنڈے مشروبات وغیرہ۔

موسمِ گرما کے مہینوں کے اعتبار سے مفید پھلوں اور سبزیوں کا چارٹ ملاحظہ کیجئے:

موسمِ گرما میں مُفید پھل اور سبزیاں: مئی کے پھل: • فالسہ • آلوچہ • لوکاٹ۔ **سبزیاں:** • بھنڈی • توری • ٹنڈا • اُبلی ہوئی سبزیاں • خشک سبزیاں • ادرک۔ **جون کے پھل:** • خوبانی • آلوچہ • جامن • آڑو • آم • خربوزہ • تربوز۔ **سبزیاں:** • کریلا • کدو • پیاز • کھیرا • لیموں۔ **جولائی کے پھل:** • آم • ناشپاتی • آڑو • انگور • آلوچہ • جامن • آلو بخارا • کھجور۔ **سبزیاں:** • کریلا • کدو • گھیاتوری • بھنڈی • بینگن • پیاز • لیموں • سٹیم کی ہوئی سبزیاں۔ **اگست کے پھل:** • انگور • جامن • ناشپاتی • انار • کھجور۔ **سبزیاں:** • کریلا • کدو • گھیاتوری • بھنڈی • بینگن • پیاز • لیموں۔

موسمِ گرما کی احتیاطیں: موسمِ گرما میں ان کاموں میں احتیاط کرنی چاہئے: • مسالاجات سے پرہیز کریں • جسم میں خشکی پیدا کرنے والی خوراک کا استعمال نہ کریں • زیادہ غسل نہ کریں (یعنی زیادہ دیر تک نہ نہائیں) • کھانے کے بعد تیراکی (Swimming) نہ کریں • زیادہ ٹھنڈے یا زیادہ گرم پانی سے غسل نہ کریں بلکہ نارمل پانی سے غسل کریں، آخر میں کچھ ٹھنڈا پانی جسم پر ضرور انڈیلیں تاکہ جسم کی ٹھنڈک برقرار رہے۔

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔

املی کے فوائد

آصف جہانزیب عطاری مَدَنی*

موسم گرما کا خاص تحفہ: اِملی جسے فارسی میں تمرِ ہندی اور انگریزی میں Tamarind کہتے ہیں، شِفا بخش، غذائیت سے بھرپور اور کھٹّی میٹھی ہوتی ہے، اس کے نئے پتے اپریل، مئی کے مہینے میں نکلتے ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ سردی ہو یا گرمی، اِملی ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے نیز کھانوں میں ذائقہ بڑھانے کے لئے اِملی ہر گھر کی اہم ضرورت ہے۔ اس سے اَچار (Pickle)، مُرَبّہ اور چٹنی وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ املی کا مزاج خشک اور سَرد ہے۔ اس کا گُودا، بیجوں کا مغز اور اُوپر کا چھلکا بھی شِفائی اثرات سے مالا مال ہے املی کے مغز اور گُودے کو دواؤں (Medicines) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ **اِملی کے فوائد:** (1) اِملی میں گوشت بنانے والے روغنی سوڈیم، پوٹاشیم اور گرمی میں تسکین دینے والے اَجزاء وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں (2) اس میں وٹامن اے، بی بھی ہوتے ہیں اور وٹامن سی کا تو یہ نادر مجموعہ ہے (3) یہ بلڈ پریشر (Blood Pressure) کو کم کرتی ہے (4) صفرا کے غلبہ کو مٹاتی ہے (5) بے ضرر ہلکی قبض کُشا گھریلو دوا ہے (6) نظامِ ہضم (Digestive System) کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ہے (7) قبض، گیس اور معدے (Stomach) کے دیگر مسائل سے بچا کر معدہ کو طاقت دیتی اور بھوک لگاتی ہے (8) دل کو فرحت بخشتی ہے (9) گرمی میں چلنے پھرنے یا لُو لگنے سے جب طبیعت بے چین، سر گرم اور ہاتھ پاؤں بے جان معلوم ہونے لگیں تو عُناب (ایک پھل جو خشک بیر کی طرح ہوتا ہے) پانچ دانے، خربوزے کے کُٹے ہوئے بیج 12 گرام، ایک لیٹر پانی میں جوش دے کر اِملی 35 تا 70 گرام ملا کر دن بھر گھونٹ گھونٹ اس کا چھنا ہوا پانی میٹھا ملا کر پینا مفید ہے (10) وزن (Weight) میں کمی کے لئے اِملی یا اس سے بنائے گئے شربت کا استعمال فائدہ مند ہے (11) املی جسم میں فولاد (Iron) کی کمی دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے (12) جسمانی پٹھوں اور اعضاء کی بہتر کار کردگی کے لئے اِملی مفید ثابت ہوتی ہے (13) متلی اور قے (Vomiting) کی شکایت دور کر کے غذا کو ہضم کرتی ہے۔ متلی ہونے کی صورت میں اگر اِملی کا شربت استعمال کیا جائے تو فائدہ ہوتا ہے (14) اِملی میں موجود وٹامن سی اور دیگر اینٹی آکسیڈنٹ انسانی جسم کے لئے بہترین دوا کا کام کرتے ہیں نیز املی مدافعتی نظام کو فروغ دے کر انسانی جسم کو بیماریوں سے بچا کر صحت مند زندگی کو یقینی بناتی ہے (15) اِملی کا استعمال ذیابیطس (Diabetes) کے اتار چڑھاؤ کو بھی کنٹرول کرتا ہے (16) جگر (Liver) کے جملہ مسائل کا حل اس میں موجود ہے (17) یہ خون میں خراب کولیسٹرول کی سطح کو کم کر کے دل کو صحت مند رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ **احتیاطیں:** کھانسی کی حالت میں اس کا استعمال مُضر (Harmful) ہے کہ حلق میں خراش پیدا کر کے کھانسی بڑھاتی ہے نیز پھیپھڑوں (Lungs) کے لئے نقصان دہ ہے۔

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔

اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ "رَجَبُ المرجب 1441ھ کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد مدثر (کراچی)، عبدُالرّحمٰن عطاری (فیصل آباد)، فضیل احمد عطاری (کشمیر)، انہیں چیک روانہ کر دیئے گئے۔ **نماز کی حاضری بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** (1) محمد ایان العرفان (لاہور) (2) محمد عثمان مقصود (ضلع لودھراں) (3) محمد واصف بن عرفان علی (4) محمد ابراہیم (ملتان) (5) محمد زاہد نواز (وہاڑی) (6) محمد افنان رضا (فیصل آباد) (7) عبدُالرّحمٰن عطاری (لودھراں) (8) محمد ہریرہ شاہد (لاہور) (9) احمد طارق۔

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

عُلَمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 **مولانا نعمت اللہ صاحب** (جامعہ غوثیہ ہدایت القران، ممتاز آباد، ملتان): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا شرف حاصل ہوا، مَاشَآءَ اللہ! اس میں روحانی و جسمانی فیوضات ہیں جس کو پڑھنے کے بعد مذہبی راہنمائی اور روحانی پاکیزگی ملتی ہے۔ دورِ جدید کے بہت سے مسائل کے حل کے لئے اس سے راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ پاک اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے توسّل سے اس سعیِ جمیل کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

2 **مولانا طارق حسین صادقی صاحب** (مدرّس جامعہ سعیدیہ کاظمیہ خورشید المدارس، ظاہر پیر، ضلع خان پور): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ میرے مطالعے میں آتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پڑھ کر سکون ملتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہیں اور اپنی زندگی کو بہتر بنائیں۔ دعوتِ اسلامی کی محنت لائق صد تحسین ہے۔

متفرق تاثرات

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے کیا کہنے! عبادات، معاملات، عقائد و اصلاحِ اعمال کے رنگ برنگے پھولوں پر مشتمل خوبصورت گلدستہ ہے گویا کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔
(کاشف عطاری، چکوال)

4 میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھتا ہوں، اس میں بچّوں کی کہانیاں بہت اچھی لگتی ہیں۔ (جمیل رضا، ڈھرکی سندھ)

5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی برکت سے ہمیں بزرگوں، صحابیات اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اجمعین کے بارے میں معلومات اور دیگر مسائل کا حل ملتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس ماہنامے کی برکت سے ہماری کردار سازی بھی ہو رہی ہے۔
(بنتِ عمران، کورنگی کراچی)

6 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" یوں تو پورا ہی علم کا خزانہ ہے بِالخصوص بچّوں اور بچیوں کے لئے جو نئے مضامین اور کارکردگی وغیرہ کے ٹیبل شامل کئے گئے ہیں بہت ہی عمدہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اِس میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (بنتِ فاروق، سرگودھا)

7 Since it is released I have been reading "Monthly Magazine Faizaan e Madinah" curiously. After reading it I get abundance of knowledge and get countless treasure of knowledge about shariah. It is really full of interesting information when I start reading it, I don't leave until it is complete. If anyone asks "What is in it?" then I will surely say "What is not in it?" According to my point of view almost every instance of Islam and general aspects of life/ other general knowledge is also included in it. (Ume Hunain, Larkana Sindh)

خلاصہ: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جب سے جاری ہوا ہے میں اسے بغور پڑھ رہی ہوں۔ اس کو پڑھنے کے بعد مجھے شریعت اور بہت سی چیزوں کی معلومات کا خزانہ ہاتھ لگا ہے۔ جب میں اسے پڑھنا شروع کرتی ہوں تو دلچسپ معلومات کی وجہ سے مکمل کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ اگر کوئی پوچھے کہ "اس میں کیا ہے؟" تب میں ضرور کہوں گی "اس میں کیا نہیں ہے؟" میرے نقطہ نظر کے مطابق اسلام، زندگی اور دیگر عام معلومات اس ماہنامے سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (ام حنین، لاڑکانہ)

وقت کی اہمیت

اللہ کریم کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت ہی پیاری اور قیمتی نعمت وقت ہے۔ وقت ایک ایسی نعمت ہے جو ہر انسان کو یکساں ملتی ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ غریب کے لئے دن ورات میں 24 گھنٹے ہیں اور امیر کے لئے 27، بلکہ اللہ پاک نے ہم میں سے ہر ایک کو دن ورات میں ڈبل بارہ (24) گھنٹوں میں 1440 منٹ یا 86400 سیکنڈ عطا فرمائے ہیں۔

اب یہ ہم پر ہے کہ کون ان اوقات کی قدر کرتا ہے اور کون انہیں برباد کرتا ہے۔ وقت کی قدر کے متعلق اللہ کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اس زمانہ محبوب کی قسم: بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔ (پ30، العصر: 1تا3)

بیشک وقت سے زیادہ قیمتی کوئی شے نہیں، اگر آپ کے پاس وقت ہے تو زندگی ہے اور اگر وقت نہیں تو زندگی نہیں۔

وقت انتہائی قیمتی ہے۔ سورۃ العصر ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ہم اپنی زندگی اور وقت کی اہمیت کو سمجھیں اور زندگی یوں گزاریں کہ ہمارے پاس ایمان ہو، نیک اعمال ہوں، ہم سنتوں کے پابند ہوں، نیکی کی دعوت دینے والے ہوں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہوگا جو اللہ پاک کے فضل سے محروم نہیں ہوں گے۔

وقت کی اہمیت کے متعلق پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت۔ (بخاری، 4/222، حدیث: 6412)

ہماری زندگی کے لمحات انمول ہیرے ہیں اگر ان کو ہم نے ضائع کردیا تو حسرت و ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ہمیں چاہئے کہ وقت کی قدر کریں کیونکہ اگر یہ ضائع ہوگیا تو دوبارہ نہیں مل سکتا جبکہ اگر دولت ضائع ہوگئی تو پھر مل سکتی ہے۔ وقت ایک ایسی دولت ہے جس کے درست استعمال سے انسان بلندی پر پہنچ سکتا ہے جبکہ غلط استعمال اسے پستی کا شکار کرسکتا ہے۔

بزرگانِ دین وقت کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: یا امیر المومنین! یہ کام آپ کل پر موخر کر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کر پاتا ہوں، اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیسے کر سکوں گا۔

(انمول ہیرے ص، 17)

وقت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر کامیاب انسان بھی کہتا ہے وقت کی قدر کرو اور ناکام انسان بھی کہتا ہے وقت کی قدر کرو۔ کامیاب انسان وقت کا صحیح استعمال کر کے کہتا ہے جبکہ ناکام انسان وقت ضائع کر کے یہ بات کہتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم وقت کی قدر کریں اور اسے نیک کاموں میں صرف کریں تاکہ دونوں جہاں کی کامیابی ہمارا مقدر بن سکے۔

اللہ پاک ہمیں وقت جیسے انمول ہیرے کی قدر کرنے اور اس کا درست استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنت بابر حسین انصاری
درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ للبنات، حیدر آباد

قرآنی وحی کے ذریعے اسلامی تہذیب و تمدّن کی ابتدا لفظ "اِقْرَاْ" سے ہونا ہمیں اس بات کا درس دیتا ہے کہ انسان جب تک اس جہانِ رنگ و بُو میں ہے اس کیلئے ہر شعبۂ زندگی میں علم و کتاب بہت اہمیت کے حامل ہیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

عربی زبان کے ایک شعر کا مصرع ہے "خَيْرُ جَلِيْسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَابٌ" یعنی: زمانے میں بہترین ہم نشین کتاب ہے کہ اچھی کتاب اپنے قاری کیلئے ایسے دوست کی حیثیت رکھتی ہے جو اس کو کبھی تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیتی۔ صدیوں پہلے کے ایک مُصنِّف نے ایک پریشان حال شخص کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ کتاب ایک ایسا دوست ہے جو آپ کی خوشامدانہ تعریف نہیں کرتا اور نہ آپ کو برائی کے راستے پر ڈالتا ہے، یہ دوست آپ کو اکتاہٹ میں مبتلا ہونے نہیں دیتا یہ ایک ایسا پڑوسی ہے جو آپ کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا یہ ایک ایسا واقف کار ہے جو آپ سے جھوٹ اور منافقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

شوق کا کوئی مول نہیں (حکایت): کتابوں سے حد درجہ عقیدت، ان کو جمع کرنے کا شوق اپنے ذاتی کتب خانے کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی جستجو اہلِ ذوق میں نمایاں رہی ہے، چھٹی صدی کے ایک عالم امام ابن خشاب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ موصوف نے ایک دن پانچ سو دینار میں کتابیں خریدیں، قیمت ادا کرنے کے لئے کوئی چیز نہ تھی لہٰذا تین دن کی مہلت طلب کی اور مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر مکان بیچنے کا اعلان کیا اور یوں اپنا مکان بیچ کر اپنے شوق کی تکمیل کی۔ (ذیل علی طبقات الحنابلۃ، 2/ 251)

کتاب تحفے میں دیجئے: اچھی کتاب ایک ایسا تحفہ ہے جو انسان کے لئے محض مادی حیثیت کا ہی حامل نہیں ہوتا بلکہ اس سے وہ تاحیات فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ کتاب اگر کسی طرح ضائع بھی ہو جائے تو اس کے مطالعے سے حاصل شدہ فوائد، علمی نِکات اور عملی ترغیبات سے انسان ساری زندگی مستفید ہو سکتا ہے، بالفاظِ دیگر کتاب کا نفع دیرپا ہے لہٰذا اگر اس دور میں بھی تحائف کا تبادلہ مفید کتابوں کی شکل میں کیا جائے تو معاشرے میں علمی ذوق پروان چڑھے گا نیز علمی، عملی اور فکری ترقی کا ذریعہ بھی ہو گا۔

انتخابِ کتب میں احتیاط کیجئے: کُتب بینی سے انسان کے اخلاق اور کردار پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ غلط کتابیں انسان کو برائی کی ترغیب بھی دے سکتی ہیں اس لئے مطالعے کی خاطر کتاب کا انتخاب کرتے وقت احتیاط کرنی چاہئے۔ کتاب ایسی ہونی چاہئے جس کا موضوع تعلیماتِ شرعیہ کے مطابق ہو، اخلاقی اور تعمیری رُجحانات کا حامل ہو۔ اسلامی تعلیمات سے دور کرنے والی کتابیں ہماری بدترین دشمن تو ہو سکتی ہیں دوست نہیں۔ ایک اچھی کتاب وہ ہے جس کو پڑھ کر دین و دنیا کے فوائد حاصل ہوں، اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا جذبہ ملے اور ہمارے اخلاق و کردار کی تعمیر میں مدد ملے، اگر مطالعۂ کتب سے یہ فوائد حاصل ہوں تو یقیناً کتاب بہترین دوست ہے۔

امین احمد عطاری بن عبد الرزاق
درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ سیالکوٹ

اصلاح کرنے کا انداز کیسا ہونا چاہئے؟

ہمارے معاشرے میں کم و بیش سبھی کو اصلاح کی حاجت رہتی ہے۔ جس طرح غلطیاں کرنے والوں کی کمی نہیں اسی طرح اصلاح کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، اگرچہ اصلاح کا انداز ہر ایک کا جداگانہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو غلطیوں کے مُرتکب (یعنی غلطیاں کرنے والے) کو سمجھانا بے فائدہ سمجھتے ہیں اور یوں کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ بھائی! اسے سمجھانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ پیارے اسلامی بھائیو! کسی کی اصلاح سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہئے، اللہ پاک کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ(۵۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ27، الذٰریٰت:55)

لہٰذا یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ سمجھانا فائدہ نہیں دیتا، ہاں اندازِ تفہیم و اصلاح درست کرنا ہوگا۔ عام طور پر سمجھانے والے سمجھانے کے بجائے صرف منع کرنے کو ہی کافی سمجھتے ہیں مثلاً کسی نے کوئی ایسا کام کردیا جو نقصان دہ تو ہو لیکن کرنے والے کو اس کے نقصان کا علم نہ ہو، تو اسے سمجھاتے ہوئے یوں کہہ دیا جاتا ہے "آئندہ ایسا نہ کرنا"۔ اب اگر وہ پوچھ لے کہ ایسا کیوں نہیں کرنا تو سامنے سے یوں جواب ملتا ہے: "بس میں نے کہہ دیا نا کہ ایسا نہیں کرنا تو نہیں کرنا۔"

یقیناً ایسے بہت سے کام ہوتے ہیں جن سے منع کرنے کی حکمت بیان نہیں کی جاسکتی لیکن منع کرنے والے کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اس طرح منع کرنے سے کچھ لمحات کے لئے تو روکا جاسکتا ہے لیکن مستقل طور پر روکنا بہت مشکل ہے کیونکہ انسان ان کاموں کے کرنے کا حریص ہوتا ہے جن سے اسے منع کیا جائے چنانچہ "کنزُالعُمّال" کی حدیث پاک میں فرمایا گیا: اِنَّ ابْنَ آدَمَ لَحَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ ترجمہ: بیشک آدمی اس کام کو کرنے کا حریص ہے جس سے اُسے منع کیا جائے۔ (کنزالعمال، حدیث:44095)

لہٰذا سمجھانے والا اگر کسی کام کے فوائد اور نقصانات بیان کرکے سمجھائے گا تو اس کے اثرات دیرپا ہوں گے۔

اکیلے میں سمجھائیں: بہتر یہ ہے کہ جس کی غَلَطی ہو اس کی الگ سے اکیلے میں اصلاح کی جائے۔ یوں اس کو سب کے سامنے ندامت نہیں ہوگی اور بات بھی جلدی سمجھ آئے گی۔ اگر عَلَی الْاِعْلان اِصلاح کی کوشش کریں گے تو شیطان اس کو ضد میں مبتلا کرسکتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی غَلَطی کو دُرُست ثابت کرنے کے لئے مزید 10 غَلَطیاں کرے گا۔ حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: جس نے کسی کے عیب کی الگ سے اِصلاح کی اس نے اسے سُدھار دیا اور جس نے کسی کے عیب کی سب کے سامنے اِصلاح کی اس نے اسے بگاڑ دیا۔

(شعب الایمان، 6/112، حدیث:7641)

مسلمان کی عزت کا خیال رکھیں: سمجھاتے ہوئے مسلمان کی عزت کا خیال رکھیں اور اچھے الفاظ کے ذریعے سمجھائیں تاکہ اسے آپ سے وحشت نہ ہو اور وہ آئندہ بھی آپ سے تربیت لینے میں کسی ہچکچاہٹ کا شکار نہ ہو۔ اللہ پاک ہمیں اچھے انداز کے ساتھ اصلاح کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محمد عنصر خان عطاری مدنی
مدرس جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن، سرگودھا

دعوتِ اسلامی
کے شعبہ جات کی مدنی خبریں

عالمی مدنی مرکز میں قافلہ اجتماع اور نگرانِ شوریٰ کا بیان: 8مارچ 2020ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں عظیمُ الشّان قافلہ اجتماع ہوا جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ نگرانِ شوریٰ کا کہنا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں کی برکت سے علمِ دین کی بہار آتی ہے، عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، عشقِ رسول میں اضافہ ہوتا ہے، خوفِ خدا کی لازوال دولت ہاتھ آتی ہے، حُقوقُ العِباد کی فکر پیدا ہوتی ہے، حقوقُ اللہ میں ہونے والی سُستی و غفلت دور ہوتی ہے، نمازوں کی اُلفت نصیب ہوتی ہے اور مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ اس موقع پر کثیر عاشقانِ رسول نے 1ماہ کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّت بھی کی۔

حیدرآباد میں قافلہ اجتماع اور نگرانِ شوریٰ کا بیان: 6مارچ2020ء مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدرآباد میں عظیمُ الشّان قافلہ اجتماع ہوا جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے ”دعوتِ اسلام“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ نگرانِ شوریٰ کا کہنا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں دعوتِ اسلام ہے، مدنی قافلے دعوتِ اسلامی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہیں۔ مولانا عمران عطاری نے صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ کی دِین کے لئے دی جانے والی قربانیوں کا ذِکر کرتے ہوئے شُرکا کو مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ نگرانِ شوریٰ کی ترغیب پر ہاتھوں ہاتھ سینکڑوں عاشقانِ رسول 1ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار ہوئے، اس اجتماع میں حیدرآباد، ٹنڈوجام، کوٹری، جام شورو اور اَطراف سے تقریباً10ہزار سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی اور نگرانِ شوریٰ کی ترغیب پر 7مارچ کی صبح مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (حیدرآباد) سے تقریباً 500 سے زائد اسلامی بھائیوں نے 1ماہ کے لئے راہِ خدا کا سفر کیا۔

نگرانِ شوریٰ کا دورۂ سندھ اور پنجاب: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے مارچ میں پنجاب کا دورہ کیا۔ اس دوران مختلف مقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں اور مدنی مشوروں میں بیانات کئے اور سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں ✿ نگرانِ شوریٰ نے دورانِ سفر 9مارچ2020ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں انجینئرز، آئی ٹی پروفیشنلز اور Finance کے شعبے سے وابستہ افراد کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا اور شُرکا کو دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی ✿ 7مارچ 2020ء کو نگرانِ شوریٰ نے حیدرآباد میں حضرت سخی عبدُالوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مفتی خلیل میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر حاضری دی اور ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی۔ اس موقع پر ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی موجود تھے۔

نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی شاہد عطاری کے مدنی کام: ✿ یکم مارچ2020ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں مجلسِ رابطہ برائے شوبز (Showbiz) کا مدنی مشورہ ہوا جس میں اس شعبے کے نگرانِ مجلس، رِیجن اور زون ذمّہ داران نے شرکت کی۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری نے شرکا کی تربیت کی اور شعبے کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کے اہداف طے کئے ✿ 3مارچ2020ء کو مجلس مدنی انعامات کا مدنی مشورہ ہوا جس میں نگرانِ مجلس مدنی انعامات، رِیجن اور زون ذمّہ داران نے شرکت کی۔ اس موقع پر رُکنِ شوریٰ حاجی محمد فضیل رضا عطاری بھی موجود تھے ✿ 4مارچ 2020ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں مدنی مشورہ ہوا جس میں مجلس اجتماعی اعتکاف، مجلس مدنی

انعامات، مجلس مدنی قافلہ کے رِیجن اور زَون ذِمّہ داران کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ جات (جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ، اِجارہ، مدنی مذاکرہ، شعبۂ تعلیم، مالیات، کارکردگی، حفاظتی اُمور، لنگرِ رضویہ، ائمہ مساجد، مدرسۃُ المدینہ بالغان، فیضانِ مدینہ) کے نگران نے شرکت کی۔ اس موقع پر رُکنِ شوریٰ حاجی محمد فضیل رضا عطاری بھی موجود تھے ❁ 5 مارچ 2020ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں قائم فیصل آباد ریجن آفس کے کارکردگی ذِمّہ داران کا مدنی مشورہ فرمایا اور ذِمّہ داران کو ان سے متعلق مدنی کاموں کا جائزہ لیا اور مفید مدنی پھول ارشاد فرمائے ❁ 7 مارچ 2020ء کو پاکپتن شریف میں شخصیات مدنی حلقے میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اوکاڑہ میں جامعاتُ المدینہ کے طَلَبہ اور ذِمّہ داران کا مدنی مشورہ فرمایا۔

فیضانِ مدینہ کا سنگِ بنیاد: 3 مارچ 2020ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ڈُلّے والا (ضلع بھکر، لیّہ زون) کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ رُکنِ شوریٰ حاجی محمد رفیع عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو مدنی مرکز جلد تعمیر کرنے کی ترغیب دلائی۔

دارُالمدینہ کا افتتاح: پچھلے دنوں بھلوال (سرگودھا زون) میں دارُالمدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکولنگ سسٹم کی برانچ کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ رُکنِ شوریٰ حاجی و قاڑ المدینہ عطاری نے علمِ دین کے فضائل پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ بیان کے بعد مجلس دارُالمدینہ کے ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے دارُالمدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکولنگ سسٹم کا تعارُف پیش کیا اور دارُالمدینہ کے نصاب و دیگر خصوصیات پر حاضرین کو تفصیلی بریفنگ دی۔

تاجر اجتماع کا انعقاد: دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چیمبر آف کامرس رحیم یار خان میں عظیمُ الشّان تاجر اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مفتی علی اصغر عطاری نے پروگرام میں شریک چیمبر آف کامرس کے ممبران و دیگر تاجر حضرات کی شرعی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں بتایا کہ کاروبار میں حلال و حرام کی معلومات کتنی اہمیت کی حامل ہیں؟ مفتی صاحب نے مشترکہ خاندانی کاروبار کے مسائل اور اُدھار لین دین کے اہم مسائل بھی بیان کئے۔ پروگرام کے اختتام پر سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ شرکا نے اس پروگرام کو بہت ہی معلوماتی اور اصلاحی قرار دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی خدمات کو سراہا۔

سحری اجتماعات کی بہاریں: دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی انعامات کے تحت ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کی برکات سمیٹنے کے لئے ملک و بیرونِ ملک 1 تا 6 رَجَبُ المُرَجَّب سحری اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں لاہور رِیجن کے مختلف شہروں (گوجرانوالہ، ڈیرہ غازی خان، گلگت، پشاور اور ہزارہ) میں تقریباً 1705 سحری اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں تقریباً 16 ہزار 509 عاشقانِ رسول نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

سنّتوں بھرے اجتماعات: 13 مارچ 2020ء کو جامع مسجد بہارِ مدینہ کراچی میں عظیمُ الشّان محفلِ نعت منعقد کی گئی جس میں رُکنِ شوریٰ مولانا عبدُالحبیب عطاری نے اللہ سے دوستی کے عُنوان پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ رُکنِ شوریٰ نے شرکا کو ذہن دیا کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور مدنی مذاکرے میں خود بھی شرکت کریں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں ❁ دعوتِ اسلامی کے تحت 10 مارچ 2020ء اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے اسلامک آڈیٹوریم ہال میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد ثوبان عطاری نے "شراب نوشی اور نوجوان نسل" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا ❁ دعوتِ اسلامی کی مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت 4 مارچ 2020ء کو کامسیٹس یونیورسٹی وہاڑی کیمپس مین آڈیٹوریم میں Career Counselling seminar کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈائریکٹر کیمپس سمیت فیکلٹی ممبرز اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد ثوبان عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔

مختلف مدنی خبریں: 7 مارچ 2020ء کو دعوتِ اسلامی کی مجلسِ تاجران اور مجلس مدنی کام برائے چائنیز کے تحت لاہور کی منٹگمری مارکیٹ میں مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں چائنہ کی کاروباری شخصیات نے شرکت کی۔ نگرانِ مجلس ڈاکٹر مُطیعُ اللہ عطاری نے شعبہ چائنیز کے تحت ہونے والے مدنی کام اور مستقبل کے اَہداف کا تعارف پیش کیا اور شرکا کو مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی جس پر شرکا نے اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا ❁ 3 مارچ 2020ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں پروفیشنل اسلامی بھائیوں کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں: دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران نے مارچ 2020ء میں جن علما و مفتیانِ کرام اور ائمہ و خطبا سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: * مفتی عارف محمود خان قادری (مہتمم جامعہ قادریہ، میانوالی) * مولانا ضیاءُ الرّحمٰن نقشبندی (مہتمم جامعہ انوارُ القرآن حنفیہ غوثیہ، اسکندر آباد) * مولانا محمد سیف سیالوی (امام و خطیب مرکزی جامع مسجد، چنیوٹ) * مولانا نواز سعدی (صدر مدرس دارُالعلوم پرانی عید گاہ جھنگ فیصل آباد زون) * مولانا وارث علی قادری (شیخُ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ، فیصل آباد) * مولانا بلال نقشبندی (ناظم ادارہ تبلیغُ الاسلام انٹرنیشنل، فیصل آباد) * مولانا فیضان نقشبندی (پیر سیاق شریف، نوشہرہ) * مولانا فیصل جمیل سیالوی (خطیب جامع مسجد بلال، گوجرانوالہ) * مولانا عطا محمد (خطیب جامع مسجد جمالِ مصطفیٰ، گوجرانوالہ) * مولانا رفاقت نقشبندی (خطیب جامع مسجد بہارِ مدینہ، گوجرانوالہ) * پیر سیّد ریاض حسین شاہ بخاری (مہتمم جامعہ محمدیہ، سبی) * مولانا اظہر القادری (مدرس جامعہ حنفیہ قادریہ، سبی) * مفتی حماد برکاتی الشامی (دارُالعلوم احسنُ البرکات، حیدرآباد) * مفتی شاہد برکاتی (سینئر مدرس دارُالعلوم احسنُ البرکات، حیدرآباد) * مفتی عبدالطیف (دارُالعلوم غوثیہ صدیقیہ سکندریہ فیض باہو، جیکب آباد) * مولانا غلام مصطفےٰ شیرازی (بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ قادریہ، سمبڑیال ضلع سیالکوٹ) * مولانا محمد انور رضوی (ناظمِ اعلیٰ جامعہ اسلامیہ قادریہ، سمبڑیال ضلع سیالکوٹ) * مولانا تنویر قادری وٹالوی (سینئر مدرس جامعہ قاسمیہ، ڈھوڈا شریف) * مولانا محمد طاہر رضا قادری (مہتمم و ناظمِ اعلیٰ جامعہ غوثیہ تجویدُ القرآن، بورے والا) * مولانا مطیعُ الرحمٰن صدیقی (ناظمِ اعلیٰ جامعہ عربیہ احیاءُ العلوم، بورے والا) * مولانا سیّد محمودُ الحق شاہ (نائب خطیب اکبر مسجد غلہ منڈی، بورے والا) * مولانا محمد عثمان پسروری (ناظم جامعہ ہدایتُ القرآن، ملتان) * مولانا محمد میاں نوازی (شیخُ الحدیث جامعہ کاظمیہ ضیاءُ الاسلام، ملتان) * پیر سیّد محمد ارشد نقیبی قادری الازہری (مہتمم جامعہ عربیہ تعلیمُ القرآن، ملتان) * مولانا سیّد عبدالرزاق (مہتمم مدرسہ فیضُ المعارف ضلع رحیم یار خان) * مولانا غلام مرتضیٰ بندیالوی (مہتمم جامعہ نورِ مصطفےٰ، کوٹ اڈو سندھ) * مولانا عبدالرزاق (مدرسہ جامعہ غوثیہ مہریہ، خانیوال) * مولانا نصیرُ الدّین نصیری (مہتمم جامعہ رضویہ شمسُ العلوم، کبیر والا) * مولانا عاصم شہزاد شاہ (ناظمِ اعلیٰ جامعہ نورُ الاسلام، منچن آباد) * علّامہ عبد الرسول اشرفی (مہتمم جامعہ رضائے مصطفےٰ، بہاول نگر) * مولانا بشیر احمد فردوسی (مہتمم جامعۃ السعید، حاصل پور) * مولانا غلام محمد سعیدی (مہتمم جامعہ سیّدُ المرسلین، علی پور) * مولانا قاسم فیضی (مہتمم مدرسہ جامعہ حلیمہ سعدیہ قاسم العلوم ڈیرہ غازی خان)۔

نگرانِ شوریٰ کی شخصیات سے ملاقاتیں: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العَالِی نے مارچ میں پنجاب کا دورہ فرمایا۔ اس دوران آپ کی کئی سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں ہوئیں۔ چند کے نام یہ ہیں: **لاہور:** * چودھری سرور (گورنر پنجاب) * راجہ بشارت (صوبائی وزیر قانون) * مراد راس (صوبائی وزیرِ تعلیم) * زبیر خان نیازی (چیئرمین وزیرِ اعلیٰ کمپلینٹ سیل، پنجاب) * اسامہ غازی (اینکر پرسن) * اسد کھرل (اینکر پرسن) * بابر ڈوگر (صحافی و اینکر پرسن) * چودھری اقبال گجر (M.P.A) * حاجی حبیبُ الرّحمٰن (سابق آئی جی، پنجاب)، جنرل (ر) جاوید اور پروفیشنل شخصیات۔ **اسلام آباد و راولپنڈی:** ڈاکٹر عبد القدیر خان (معروف ایٹمی سائنسدان)، شیخ رشید (وفاقی وزیر ریلوے)، شاہ محمود قریشی (وفاقی وزیرِ خارجہ)، بابر اعوان (سابق وفاقی وزیر)، اکبر درانی (وفاقی سیکرٹری اطلاعات)، مشتاق احمد (وفاقی سیکرٹری مذہبی امور)، علی نواز اعوان (مشیر وزیرِ اعظم)۔ نگرانِ شوریٰ نے شخصیات کے مدنی حلقوں میں بیانات بھی فرمائے۔
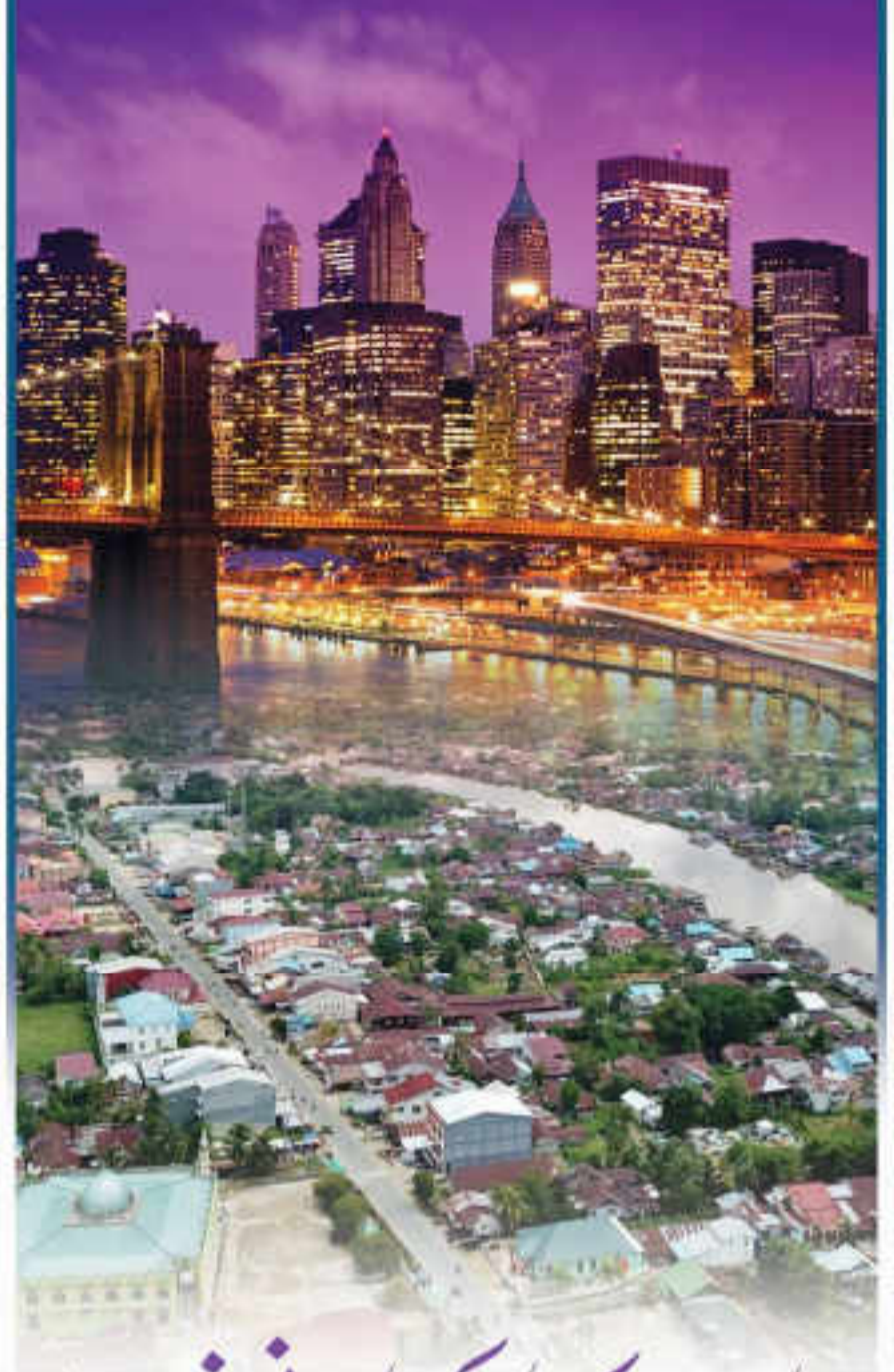
بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

حضرت سیّد شیخ محمد زینی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عُرس: 29 فروری اور یکم مارچ 2020ء کو انڈونیشیا کے صوبہ جنوبی کالیمانتان میں حضرت سیّد شیخ محمد زینی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عُرس عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ مبلّغِ دعوتِ اسلامی غلام یٰسین عطاری مدنی نے عُرس میں شرکت کی اور مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے آئے ہوئے شیخ ھُود الْعَیْدَرُوس سمیت یمن اور دیگر مقامات سے عُرس میں شرکت کے لئے آنے والے عُلَما و مشائخ سے ملاقاتیں کیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارُف بھی پیش کیا۔ مقامی افراد کے مطابق سیّد شیخ محمد زینی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شرکت کے لئے ہر سال تقریباً 10 لاکھ سے زائد اَفراد مزار شریف پر حاضر ہوتے ہیں اور ہر سال زائرین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ زائرین کی کثرت کے باعث مزار شریف کے اَطراف میں رہنے والے افراد اپنے گھروں پر زائرین کے لئے رِہائش، وُضو، نَماز اور لنگر کا انتظام کرتے ہیں۔ اس سال بھی لنگر کے لئے کھانے کے کم و بیش 12 لاکھ پیکٹ بنائے گئے تھے جبکہ سینکڑوں جانور ذبح کئے گئے۔

ہالینڈ میں مدنی حلقہ: ہالینڈ کے شہر دی ہیگ (The Hague) میں واقع مراکی مسجد میں مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں تُرکی، مراکی، سرینامی اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر نگرانِ ہالینڈ کابینہ نے شُکر کے فضائل اور آزمائش پر صبر کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ شُرکا نے شکر گزار بندہ بننے اور پابندی سے نَماز پڑھنے کی نیتیں کیں۔

شعبۂ تعلیم سے وابستہ اسلامی بھائیوں کا مدنی حلقہ: مانچسٹر (UK) میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں شعبۂ تعلیم سے وابستہ اسلامی بھائیوں کے درمیان مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں 12 ماہ کے مدنی قافلے کے مسافر عاشقانِ رسول نے بھی شرکت کی۔ مدنی حلقے میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرا بیان کیا۔

سُنّتوں بھرا اجتماع: برمنگھم یوکے میں کفن دفن کی بنیادی معلومات کی فراہمی کے لئے سُنّتوں بھرے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ شریک اسلامی بھائیوں کو کفن دفن کے مسائل کے علاوہ میت کو غُسل دینے، کفن پہنانے، نمازِ جنازہ اور دفن کرنے وغیرہ کا عملی طریقہ (Practical) بھی سکھایا گیا۔

جامعۃُ المدینہ کے اساتذہ و طلبہ کے درمیان مدنی حلقہ: گزشتہ دنوں مبلّغِ دعوتِ اسلامی مفتی عبدُ النبی حمیدی عطاری نے جامعۃُ المدینہ برمنگھم یوکے کیمپس کے اساتذہ و طلبہ کے درمیان مدنی حلقہ لگایا جس میں مدنی کاموں سے متعلق ان کی تربیت فرمائی۔

مدنی مشورہ: گزشتہ دِنوں ایسٹ مِڈ لینڈز، والسال یوکے اور ویلز یوکے کا مدنی مشورہ ہوا۔ مدنی مشورے میں ذمّہ دار اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر نگرانِ برمنگھم ریجن یوکے سیّد فضیل رضا عطاری نے ذمّہ داران کو مدنی کاموں کے حوالے سے مدنی پھول دیئے۔

شوّالُ المکرّم کے اہم واقعات ایک نظر میں

یکم شوّالُ المکرّم عُرس حضرت عَمرو بن عاص	صحابیِ رسول، حضرت سیّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا وِصال یکم شوّالُ المکرّم 43 ہجری کو ہوا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو عُمّان کا عامل بنایا، آپ بہترین سپہ سالار، فاتحِ مصر اور گورنرِ مصر بھی تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1439 اور 1440ھ)
یکم شوّالُ المکرّم عُرس امام بخاری	امیرُ المؤمنین فِی الحدیث، محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال یکم شوّالُ المکرّم 256 ہجری کو ہوا، آپ ایک لاکھ احادیثِ صحیحہ کے حافظ اور قراٰنِ کریم کے بعد صحیح ترین کتاب "صحیح بخاری" کے مصنف ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/546، مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438 اور 1439ھ)
5 شوّالُ المکرّم عُرس خواجہ عثمان ہارونی	حضرت خواجہ سیّد عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 5 شوّالُ المکرّم 617 ہجری کو ہوا، آپ عابد و زاہد، ولیِ کامل اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مرشدِ گرامی ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438ھ)
10 شوّالُ المکرّم یومِ ولادتِ اعلیٰ حضرت	امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 10 شوّالُ المکرّم 1272 ہجری کو ہوئی، آپ عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام، ولیِ کامل، زبردست عاشقِ رسول اور "فتاویٰ رضویہ" سمیت کئی کتب کے مصنف ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438، صفر المظفر 1439، 1440، 1441 اور خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" صفر المظفر 1440ھ)
15 شوّالُ المکرّم عُرس حضرت حمزہ و شہدائے اُحد	15 شوّالُ المکرّم 3 ہجری کو غزوۂ اُحد وقوع پذیر ہوا جس میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت 70 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438 اور 1439ھ)
عُرس شہدائے حُنین شوّالُ المکرّم 8ھ	شوّالُ المکرّم 8 ہجری میں غزوۂ حُنین رونما ہوا جس میں 4 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1439ھ)
عُرس اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا سودہ بنتِ زَمعہ شوّالُ المکرّم 54ھ	نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شریکِ حیات اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رضی اللہ عنہا کا وِصال شوّالُ المکرّم 54 ہجری میں مدینۂ منورہ میں ہوا، آپ حسنِ ظاہری و باطنی سے مالا مال اور خاندانِ قریش کی معزز خواتین میں سے ایک تھیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438 اور 1439ھ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتابیں کیسے لکھتے ہیں؟

ایک مدنی مذاکرے میں سِڈنی آسٹریلیا سے ایک بچے "عبدُاللہ عطاری" نے سوشل میڈیا کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال کیا کہ آپ نے (600 صفحات کی) کتاب "فیضانِ نماز" لکھی تو کیا اس کے لکھنے سے آپ کے ہاتھوں میں درد نہیں ہوا؟

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کے جواب میں جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عام طور پر کتاب ایک گھنٹے یا ایک دن میں نہیں لکھی جاتی اور نہ ہی مسلسل لکھتے رہنے کی ترکیب ہوتی ہے، اب تو کمپوزنگ کا دور ہے، مجھے کتاب کی کمپوزنگ نہیں آتی، دعوتِ اسلامی کی "مجلس المدینۃ العلمیہ" کی جانب سے کافی مواد کمپوز شدہ بھی مل جاتا ہے، کچھ مشورے دے کر منگوانا بھی پڑتا ہے، کچھ کتابوں سے نکال کر کمپوز کروانا بھی پڑتا ہے، جگہ بہ جگہ قلم بھی چلانا پڑتا ہے، کام کے دوران بیچ میں Gaps (وقفے) بھی آتے رہتے ہیں اس لئے ہاتھوں میں درد رہنا ضروری نہیں تاہم اب کی بار میرے ساتھ ایسا معاملہ ہوا، بسا اوقات قلم پکڑنے سے میرے ہاتھ کی انگلیاں اَکڑ جاتی تھیں، تو میں نے حکیم صاحب کا بتایا ہوا علاج کیا، جس سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری انگلیاں ٹھیک ہو گئیں، اب بھی کچھ نہ کچھ لکھنے کا کام تو کر رہا ہوں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی روز سے میری انگلیاں اَکڑی نہیں، مگر ظاہر ہے کہ کام کرتے کرتے کبھی آدمی کو تکلیف ہو بھی سکتی ہے، نیز لکھنا ایک دِماغی کام بھی ہے، تو لکھتے ہوئے کبھی دِماغ بھی تھکن کا شِکار ہو جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جو مجھ سے محبت کرتے ہیں، آپ غور فرمائیے کہ کتابیں کتنی محنت سے لکھی جاتی ہیں، مگر آپ میں سے کئی وہ ہوں گے کہ جو مکتبۃُ المدینہ کی کتب و رسائل کو پڑھنا تو دُور کی بات انہیں کھول کر بھی نہیں دیکھتے ہوں گے! آپ لوگوں کو مجھ پر ان معنوں میں رحم کرنا اور میری ہمدردی کرنی چاہئے، کہ میں اللہ کی رضا پانے کے لئے آپ لوگوں ہی کے لئے لکھتا ہوں، کہ میرے مدنی بیٹے اور مدنی بیٹیاں ان کتابوں کو پڑھیں اور اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کریں۔ اللہ پاک ہمیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے Print ہونے والے کُتب و رسائل پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

(مدنی مذاکرہ، 23 جمادی الاُولیٰ 1441 ہجری)

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net